جاپان میں اردو مکتوب نگاری

جاپانی مصنفین اور اساتذہ و طلبہ کے اُردو مکاتیب
بہ نام ڈاکٹر معین الدین عقیل

اُردو میں غیر ملکی و غیر اہلِ زبان کے خطوط کا اوّلین مجموعہ

تقدیم، تدوین و تحشیہ:
عامر علی خان

شعبۂ اردو، ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز، جاپان

جاپان میں اردو مکتوب نگاری

جاپانی مصنفین اور اساتذہ وطلبہ کے اردو مکاتیب
بہ نام ڈاکٹر معین الدین عقیل

اردو میں غیر ملکی و غیر اہلِ زبان کے خطوط کا اولین مجموعہ

تقدیم، تدوین وتحشیہ:
عامر علی خان

شعبۂ اردو، ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز، جاپان

انتساب

امی جان اور ابا جان

کے نام

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

Japan meN Urdu Maktoob Nigari

Compiled by: Amir Ali Khan

This work was supported by JSPS KAKENHI

Grant Number 20K20693

نام کتاب: جاپان میں اردو مکتوب نگاری

مرتب: عامر علی خان

اشاعت: ۲۰۲۳ء

ناشر: زیک بکس (ZAKBOOKS)

تقسیم کنندہ: زیک بکس، کراچی پاکستان۔

موبائل: 8224645 300 92+

Email: zakprint24@gmail.com

آن لائن کتاب منگوانے کے لیے رابطہ نمبر: 8224645 300 92+

فہرست

معروضات

زیرِنظر مجموعے کے تمام مکتوب نگار جاپانی اور مکتوب الیہ پاکستان کے معروف محقق، معلم، ماہرِتعلیم اور عالمی سطح کی نام ور یونیورسٹیوں اور جامعہ کراچی کے پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل ہیں۔

اس مجموعے میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ خطوط کے متن کو بعینہ پیش کیا جائے تاکہ غیر اہل زبان کے اسلوب کی چاشنی اور انفرادیت برقرار رہے، البتہ تدوین کے دوران مکتوب نگاروں کی ذاتی معلومات کے احترام اور تحفظ کے پیشِ نظر خطوط میں جہاں مکتوب نگاروں نے اپنے ٹیلی فون نمبر، اپنے رہائشی پتے اور ای میل کے پتے درج کیے ہیں انھیں مصلحتاً حذف کر دیا گیا ہے۔ مکتوب نگاروں کے خطوط الف بائی ترتیب کے تحت پیش کیے گئے ہیں۔ مکاتیب سے قبل ہر مکتوب نگار کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مجموعے کے آغاز میں مکتوب الیہ جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح امید ہے کہ قاری کو مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے درمیان تعلقات کی نوعیت، خطوط کے متن اور سیاق و سباق کے ادراک میں سہولت رہے گی۔

ڈاکٹر عقیل صاحب کے نام ان خطوط کی تاریخ یا مراسلت کا عرصہ پانچ دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط ہے۔ اس عرصے میں کچھ مکتوب نگار اس جہانِ فانی سے رخصت بھی ہو گئے۔ راقم نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ تمام مکتوب نگاروں سے ان کے تعارف کے ذیل میں ان سے راست معلومات حاصل کی جائیں۔ میں ان تمام مکتوب نگاروں کا بے حد شکر گزار ہوں جنھوں نے تعارف کے ضمن میں خاکسار کے پوچھے گئے سوالات کے کماحقہ جوابات عنایت کیے۔ تاہم اس کوشش میں بعض مکتوب نگاروں سے، جو ڈاکٹر عقیل کے تلامذہ میں شامل ہیں لیکن ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد اب رابطے میں نہیں ہیں، ان

تک رسائی نہ ہوسکی چناں چہ ان کا تعارف محض ڈاکٹر عقیل کے تلامذہ کے طور پر کر دیا گیا ہے۔

کتاب کی تیاری کے دوران کٹھن اور صبر آزما مرحلہ بعض مکتوب نگاروں سے ان کے خطوط کی اشاعت کی اجازت کا بھی تھا۔ اس مرحلے میں کافی وقت صرف ہوا۔ راقم ان تمام مکتوب نگاروں کا، جن تک رسائی ممکن ہوسکی، تہ دل سے ممنون ہے کہ انھوں نے ازراہ کرم اجازت مرحمت فرمائی۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے کمالِ شفقت و رضامندی یہ خطوط احقر کو عنایت کیے اور اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے محترم پروفیسر مامیا کین ساکو صاحب کا تہ دل سے سپاس گزار ہوں جنھوں نے مذکورہ کتاب کے حوالے سے بعض مکتوب نگاروں سے متعلق بنیادی معلومات، جاپانی زبان کے بعض الفاظ اور جاپانی اسماً کے درست تلفظ کے بارے میں رہنمائی فرمائی۔ اس موقعے پر برادر بزرگ جناب زاہد علی خان کا نہایت شکرگزار ہوں جنھوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کر کے اسے صوری ومعنوی جمال عطا کیا۔

کتاب چوں کہ الہامی نہیں ہے اس لیے سہو سے مبرا نہیں ہوگی۔ اگر آپ ان تسامحات کی نشان دہی کریں تو خاک سار متشکر ہوگا، نیز قارئین کے نقد و نظر کو خندہ پیشانی سے قبول کیا جائے گا۔

عامر علی خان
ٹوکیو، جاپان
Email:amiralikhan64@yahoo.com

مقدمہ

اردو دنیا کے لیے جاپان میں اردو کی تدریس و مطالعات اور تحقیقی کام ہمیشہ سے تعجب کا باعث رہے ہیں۔شاید اس کی ایک اہم وجہ طویل جغرافیائی فاصلہ اور تہذیب وثقافت کا تفاوت بھی ہے۔ایک زمانہ تھا جب جاپان اپنے منفرد جغرافیے اور مخصوص تہذیب کی وجہ سے طویل عرصے تک دنیا سے تقریباً لاتعلق رہا، لیکن جدید دور کے تقاضوں اور تجارتی مقاصد کے تحت جاپان کو دنیا کے دیگر ممالک سے رابطے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس طرح جاپان نے دیگر ممالک سے تعلقات استوار کرنے کا آغاز کیا۔تعلقات ریاستوں کے مابین ہوں یا افراد کے مابین، زبان ابلاغ کا سب سے اہم اور مؤثر ذریعہ اور بنیاد ہوتی ہے۔جنوبی ایشیا خصوصاً برعظیم سے جاپان کے مراسم کے بنیادی عناصر مذہب اور تجارت تھے۔مذہبی اور تہذیبی حوالے سے دیکھا جائے تو گندھارا کا علاقہ (موجودہ پاکستان) جنوبی ایشیا میں پانچویں صدی قبل از مسیح سے ہی بدھ مذہب کے اہم مرکز کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔یہاں سے بدھ مت کے مبلغ بدھ بھکشوؤں نے بدھ ازم کی تبلیغ کے لیے چین اور جاپان کا رخ کیا اور اس طرح چین و جاپان میں بدھ مت نے اپنی جڑیں مضبوط کیں اور ان خطّوں میں اہم اور مرکزی مذہب کی حیثیت اختیار کر لی۔

تعلقات کا دوسرا اہم عنصر تجارت تھا۔ازمنۂ قدیم سے بحری جہاز تجارت کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی حامل ریاستوں کے مابین مضبوط اور مستحکم تجارت کے لیے زبان سب سے اہم ذریعہ ہوتی ہے۔جاپان اور اردو کے درمیان تعلق کا نقطۂ آغاز کب اور کیسے ہوا اس کے بارے میں قطعیت سے رائے قائم کرنا ممکن نہ ہوگا، تاہم کسی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ڈانڈے اس بحری جہاز سے ملتے ہیں جو برصغیر سے چل کر ۱۶۶۳ء میں جاپان میں ناگاساکی کے ساحلوں پر تجارت کی غرض سے اترا۔اس جہاز کے ملاحوں کو جاپانی مؤرخین ''مور'' کے نام سے پکارتے تھے۔''مور'' کی اصطلاح مسلمانوں کے لیے بھی استعمال ہوا کرتی تھی۔ان ملاحوں اور جہاز پر سوار تاجروں سے ابلاغ کے لیے فارسی اور اردو الفاظ کے استعمال کے حوالے ملتے ہیں۔اس کا سراغ ہمیں انٹرنیشنل اکنومک یونی ورسٹی، ناگاساکی

کے جرنل کے شمارہ مارچ ۱۹۸۶ء میں پروفیسر ناگا شیما کے ایک مقالے ''چند زبانوں کی لغت'' سے ملتا ہے ۔اس مقالے میں پروفیسر ناگا شیما نے ناگا ساکی کے ایک تاجر'' گی گوزائے مان'' کی پانچ زبانوں، جاپانی،چینی، ویت نامی، پرتگالی اور مور پر مشتمل مرتب کردہ لغت کا تعارف اور تحقیقی تجزیہ پیش کیا ہے ۔لفظ ''مور'' مسلمانوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔اس زمانے میں برصغیر میں مغلیہ دور تھا اور مسلمانوں کی حکومت تھی اور ان کی زبان فارسی تھی جو اس وقت سرکاری زبان کا درجہ رکھتی تھی ۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ مور زبان سے مراد فارسی زبان ہی تھی ۔اس میں فارسی زبان کے الفاظ اور تجارتی غرض سے ضروری اور کارآمد فقرے شامل کیے گئے تھے ۔جس کی فہرست میں اردو زبان کے الفاظ بھی شامل تھے ۔مقصد ظاہر ہے یہی تھا کہ برصغیر کے ان تاجروں سے کاروباری لین دین کے لیے ابلاغ ممکن ہو۔ پروفیسر ناگا شیما کی تحقیقات کے مطابق یہ لغت سب سے پہلے ۱۷۹۶ء میں ناگا ساکی میں مرتب ہوئی تھی ۔اب تک کی تحقیق کے مطابق جاپان میں اردو کا یہ قدیم ترین اور اولین حوالہ ہے ۔

سترھویں صدی کے بعد سے طویل عرصے تک جاپان میں اردو کے حوالے سے کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ ۱۹ویں صدی کے اواخر اور ۲۰ویں صدی کے اوائل میں جب دنیا میں صنعت وحرفت کے میدان میں انقلاب برپا ہو رہا تھا اور دنیا تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہی تھی جاپان بھی جدید دور کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو رہا تھا، ایسے میں جاپان کو نئے علوم وفنون میں مہارت کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر تہذیبوں اور زبانوں کو جاننے کی ضرورت واہمیت کا احساس بھی شدت سے ہوا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے روز افزوں تعلقات کا تقاضہ تھا کہ ان کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے ان کی تہذیب وثقافت کے ساتھ ان کی زبانوں سے بھی واقفیت حاصل کی جائے، چناں چہ اس مقصد کے تحت غیر ملکی زبانیں سیکھنے کے لیے ۱۸۹۹ء کے اپریل میں ایک ادارہ ''ٹوکیوگائکوگواسکول'' قائم کیا گیا۔ جاپان میں غیر ملکی زبانیں سیکھنے کے لیے یہ اولین ادارہ تھا۔ ابتدا میں اس ادارے میں انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی اور کوریائی زبانوں کی تدریس ہوتی تھی لیکن بعدازاں جنوبی ایشیا میں برصغیر پاک وہند کی اہمیت کے پیش نظر ۱۹۰۸ء میں ہندوستانی (اردو) زبان پڑھانے کے لیے علاحدہ ایک نئے شعبے کا قیام عمل میں آیا۔ یوں گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جاپان میں اردو تدریس کا باقاعدہ، ٹھوس اور مستحکم آغاز ۱۹۰۸ء میں ہوا اور آج تادم تحریر جاپان میں اردو تدریس کے آغاز کو ۱۱۵ برس ہو چکے ہیں ۔آج بھی اردو دنیا میں جب لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ جاپان جیسے دور افتادہ خطے میں اردو تدریس ایک صدی سے زائد عرصے سے بلاتعطل جاری ہے تو وہ حیرت

زدہ رہ جاتے ہیں۔

''ٹوکیو گائکوکوگو اسکول'' کو بعد ازاں یونی ورسٹی کا درجہ دے کر ''ٹوکیو گائکوکوگو دائی گاکو'' یعنی ''ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز''(Tokyo University of Foreign Studies) کا نام دیا گیا۔خوش آئند امر یہ ہے کہ جاپان میں اردو تدریس محض ''ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز'' تک محدود نہیں رہی بل کہ اس کا دائرہ پھیل کر پورے جاپان پر محیط ہو چکا ہے۔''ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز''، ''اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز'' اور ''دائیتو بنکا یونی ورسٹی'' یہ وہ تین ادارے ہیں جنھیں جاپان میں اردو تدریس کے حوالے سے مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔''ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز'' کے بعد ۱۹۲۱ء میں قائم شدہ ''اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز'' جاپان میں اردو تدریس کے لیے دوسرا اقدیم ترین تعلیمی ادارہ ہے جہاں اردو کی تدریس کو ۲۰۲۱ء میں سو برس مکمل ہو چکے ہیں۔ان تعلیمی اداروں کے علاوہ کئی دیگر ادارے ہیں جہاں اردو زبان کی تدریس ہوتی ہے۔ ان میں ''جائیکا''(JICA) یعنی ''جاپان انٹرنیشنل کورپوریشن ایجنسی''، ''ڈیلا'' (DILA) انٹرنیشنل لینگوئج اکیڈمی، پولیس اکیڈمی، چُواو یونی ورسٹی (Chuo University)،منسٹری اوف فورن افیئر زاور ایشیا افریکا لنگوسٹک انسٹی ٹیوٹ جیسے ادارے قابل ذکر ہیں۔اردو تدریس کے علاوہ جاپان کے قومی نشریاتی ادارے این ایچ کے (NHK) یعنی ''نپون ہوسو کیوکائی'' کی اردو سروس میں خبریں اور حالات حاضرہ پر تبصرے اور جاپانی و پاکستانی اور جنوبی ایشیا کی ثقافت پر اردو زبان میں پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔

جاپان میں اردو زبان و ادب کی تدریس و مطالعات کی ۱۱۵ سالہ شان دار اور مستحکم روایت کا خوش گوار نتیجہ جاپان میں اردو کے جاپانی جاں نثاروں کی صورت میں ظہور پزیر ہوا ہے۔اردو زبان کے جاپانی اساتذہ اور طلبہ کی ایک کثیر تعداد ہے جس نے اردو کے گلشن کی آب یاری کی ہے۔ یہ ان ہی کی کاوشیں ہیں جس کے نتیجے میں جاپان میں اردو تدریس کی روایت مستحکم ہوئی ہے۔پروفیسر اینوئی ہیکو ایچی، پروفیسر رے ایچی گامو، پروفیسر سوزوکی تاکیشی، پروفیسر ساواء، پروفیسر ہیروشی کان کاگایا اور پروفیسر تسونیو ہاما گوچی جاپان میں اردو کے معماران اول تھے۔ یہ وہ اساتذہ تھے جنھوں نے جاپان میں اردو کی بنیادیں مضبوط کیں۔ان محبان اردو میں رے ایچی گامو اور سوزوکی تاکیشی کو تو ان کی ناقابل فراموش خدمات پر ''جاپان کا بابائے اردو'' بھی کہا جاتا ہے۔اسی طرح اوساکا یونی ورسٹی کے پروفیسر ساوا کو اردو کے لیے ان کی خدمات کے پیش نظر ''اوساکا کا بابائے اردو'' کہا جاتا ہے۔شمع اردو کے ان پروانوں کے بعد ان کے شاگردان رشید پروفیسر اسادا یوتاکا، پروفیسر ہیروجی کتاؤکا، پروفیسر تاکامتسو ماتسومورا، پروفیسر

ہیروشی ہا گیتا، پروفیسر سویامانے، پروفیسر مامیا کین سا کو اور پروفیسر تیتسو یا تسویو گوچی نے جاپان میں اردو زبان و ادب کی تدریسی روایت کو مزید استحکام بخشا۔ کتاؤ کا صاحب اور ہا گیتا صاحب تو ملازمت سے سبک دوشی کے بعد بھی اردو کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ نوجوان نسل میں مورا کا می آسوکا، توریا مساتو، میا موتو تا کاشی اور سُنا گا ایمیکو کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔

اردو کے ان چاہنے والوں کی اردو سے والہانہ محبت کا اظہار اس کی مختلف جہات میں اظہر من الشّمس ہے۔ خصوصاً لغت نویسی اور ترجمے کی صنف میں مستشرقین اردو میں سب سے زیادہ، ممتاز اور قابل قدر کام اہل جاپان نے کیا ہے لغت نویسی میں اردو بہ جاپانی اور جاپانی بہ اردو لغات میں پروفیسر سوزوکی تاکیشی، پروفیسر اسادا یوتاکا، پروفیسر کان کاگایا، اور پروفیسر ہیروشی ہا گیتا نے نہایت وقیع اور تاریخی اہمیت کا حامل کام کیا ہے۔

ترجمے سے تو گویا جاپانیوں کو گہرا لگاؤ ہے۔ اس حوالے سے نہ صرف اساتذہ بل کہ ان کے ہونہار شاگردوں نے بھی نظم ونثر دونوں اصناف میں لائق تحسین وقابل قدر کاوشیں کی ہیں۔ مذکورہ بالا تقریباً تمام اساتذہ نے اردو ادب کے جاپانی زبان میں تراجم کیے ہیں، ان کے علاوہ طلبہ میں جنکو واتاسے چی مورا، یوکاری ریکوکاوا، شاشورے، تاکومی کوادے اور مساؤ تسوزوکی نے بھی منتخب اردو نثر پاروں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ جن ادیبوں کی منتخب نگارشات کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے ان میں سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، قرۃ العین حیدر، غلام عباس، احمد ندیم قاسمی، خدیجہ مستور، ممتاز مفتی، عبداللہ حسین، احمد علی، کرشن چندر، یونس ادیب، سجاد ظہیر، ہاجرہ مسرور، مجتبیٰ حسین اور مظہر الاسلام کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔

شاعری کے ترجمے میں میرؔ، غالبؔ، سراجؔ اورنگ آبادی، مصحفیؔ، مومنؔ، اقبالؔ، فیضؔ، سوداؔ، میرا جی، حسرتؔ موہانی، منیرؔ نیازی، ناصرؔ کاظمی جیسے اردو کے بڑے شاعروں کا کلام شامل ہے۔ شاعری کے ترجمے میں پروفیسر ہیروجی کتاؤ کا اور پروفیسر تاکامتسو ماتسومورا کا کام نہایت بسیط اور وقیع ہے۔ کتاؤ کا صاحب نے تو غالبؔ اور فیضؔ کے کلام کا مکمل اور اقبالؔ کے کلام کے بیشتر حصے کا ترجمہ کر کے کمال کر دکھایا ہے۔ یہ تراجم کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ اقبال کے کلام کا مکمل ترجمہ بھی جلد متوقع ہے۔ پروفیسر ماتسومورا صاحب نے میرؔ کی منتخب غزلیات کا جاپانی ترجمہ کیا جو کتاب کی شکل میں طبع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے اردو کے کلاسیکی اور اہم شعرا کے منتخب کلام کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس کی تفصیلات زیر نظر

مجموعے میں ان کے تعارف کے ذیل میں دیکھی جاسکتی ہیں۔نظم ونثر کے ان تراجم نے اردو زبان اور اس کے ادب کو جاپانیوں میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

زیرنظر کتاب کے موضوع کے تناظر میں مکتوب نگاری کی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالنا بھی بے محل نہ ہوگا۔مکتوب نگاری کی ابتدا کب سے ہوئی اس کے بارے میں حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔بعض محققین و مؤرخین کے مطابق ہزاروں سال قبل چین میں پہلا خط تحریر کیا گیا لیکن اس کا کوئی بین ثبوت نہیں ملتا۔آثار قدیمہ کی کھدائی میں ملنے والی فراعنہ مصر کی تختیوں پر تحریروں کو بعض ماہرین نے خط قرار دیا ہے۔بہ ہر حال یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ مکتوب نگاری ایک قدیم عمل ہے اور اس کا سراغ دنیا کی تمام تہذیبوں میں ملتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہ سبا کے نام خط کا ذکر ملتا ہے۔تحقیق کے مطابق یونان میں قبل از مسیح دور میں خطوط نویسی کا ذکر ملتا ہے۔اسی طرح رومن تہذیب میں بھی مکاتیب کا سراغ ملتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے یونانی زبان میں محررہ خطوط کا سراغ بھی تاریخ میں محفوظ ہے۔ اسی طرح عربوں میں بھی اسلام کی آمد سے قبل بھی خطوط نگاری کا رواج تھا۔اسلام کی آمد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانے کے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط تو اب تاریخ میں محفوظ ہیں۔قدیم ایرانی تہذیب میں بھی بادشاہوں کے خطوط کا ذکر موجود ہے۔جنوبی ایشیا میں صوفیائے کرام نے تبلیغ کی غرض سے فارسی میں خطوط لکھے۔انگریزی زبان میں بھی خطوط نویسی کی طویل اور قدیم روایت موجود ہے۔ان سب مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مکتوب نگاری کا رواج نہ صرف خاصا قدیم ہے بل کہ اس کے آثار دنیا کی ہر تہذیب میں پائے جاتے ہیں۔ پرانے زمانے سے ہی مکتوب نگاری ابلاغ کا ناگزیر اور مؤثر ذریعہ رہی ہے۔

اردو زبان میں بھی مکتوب نگاری کی ایک قدیم اور شان دار روایت رہی ہے۔عام طور پر رجب علی بیگ سرور اور غلام غوث بے خبر کو اردو کا پہلا مکتوب نگار کہا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر لطیف اعظمی نے اپنے ایک مقالے''اردو مکتوب نگاری'' میں تحقیق سے یہ بات ثابت کی ہے کہ کرناٹک میں ارکاٹ کے نواب والا جاہ کے چھوٹے بیٹے حسام الملک بہادر کا اپنی بھابی نواب بیگم کو ۶ ردسمبر ۱۸۲۲ء میں لکھا گیا خط اردو کا پہلا دست یاب خط ہے۔گیان چند جین اور عنوان چشتی نے بھی اس تحقیق کو درست قرار دیا۔بعد ازاں ڈاکٹر خلیق انجم نے اپنے مضمون''غالب اور شاہان تیموریہ'' میں مرزا جان طپش (۔۱۸۱۴ء) اور راسخ عظیم آبادی (۔۱۸۲۲ء) کی باہمی مراسلت کا ذکر کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطوط جان طپش کی

وفات سے قبل کے ہیں۔ اس تحقیق سے حسام الملک بھی پہلا مکتوب نگار ثابت نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں پروفیسر ثریا حسین نے اپنی تحقیقی تصنیف ''گارساں دتاسی اردو خدمات اور علمی کارنامے'' میں دتاسی کی کتاب ''ضمیمۂ ہندوستان کی مبادیات'' کے تعارف میں بتایا کہ اس میں گارساں دتاسی نے اردو کے ۱۸ خطوط شامل کیے ہیں جو ہندوستان کے مختلف علاقوں سے تحریر کیے گئے تھے۔ اس میں سب سے قدیم خط جنوری ۱۸۱۰ء کا تحریر کردہ ہے۔ ان کے علاوہ حیدرآباد کے شاعر شیر محمد خان ایمانؔ کی کلیات ۱۸۰۶ء میں شائع ہوئی اس میں ایک منظوم خط ہے جو کسی نثری خط کے جواب میں ہے۔ مزید برآں ایمانؔ سے بھی کافی عرصہ پہلے ۱۷۶۱ء میں حیدرآباد کے منصب داروں مرزا یار علی بیگ اور میر ابراہیم کے ایک دوسرے کے نام منظوم خط دریافت ہوئے ہیں جو ۱۷۶۱ء میں تحریر کیے گئے۔ اس تمام تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اردو کا اولین مکتوب نگار کون ہے اور پہلا خط کب لکھا گیا ابھی تحقیق طلب ہے۔ لیکن یہ بات قطعیت کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اردو زبان میں مکتوب نگاری کی روایت کو دوام بخشنے والے اور اسے بہ طور ادبی صنف مستحکم کرنے والے مرزا غالبؔ ہیں۔ غالب انتہا کے انفرادیت پسند اور جدت طراز تھے اور مزاج میں شوخی ایسی کہ حالیؔ نے انھیں ''حیوان ظریف'' کا لقب دیا۔ انھوں نے اپنی افتادِ طبع کے عین مطابق شاعری کے ساتھ ساتھ نثر میں بھی جدت طرازی کے جوہر دکھائے۔ خطوط نویسی کو آداب والقاب اور پُر تکلف نثر کے تنگنائے سے آزاد کر کے بے تکلفی کی ایسی راہ ایجاد کی کہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔ خطوطِ غالب کی نثر میں سادگی، بے ساختگی اور شگفتگی نے اردو مکتوب نگاری کو نئے اور دل نشیں اسلوب سے آشنا کیا۔ غالب نے اپنی جدت پسندی سے مکتوب نگاری کو مسجع و مرصع نثر سے پاک کر دیا۔ لوگوں نے خطوط میں طویل آداب والقابات اور ثقیل عالمانہ اسلوب کو ترک کر کے اظہارِ مدعا کے لیے غالب کی ایجاد کردہ راہ اپنا لی۔ یوں غالب نے مکتوب نگاری کو ایک نئی جہت عطا کی۔ مکاتیبِ غالب کی نثر نے صرف خطوط نگاری کے اسلوب کو ہی متاثر نہیں کیا بل کہ دیگر اصنافِ نثر پر بھی اس کے واضح اثرات مرتسم ہوئے، منٹو، کرشن چندر وغیرہ کی نثر میں کہیں کہیں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اردو مکتوب نگاری کی عمارت خطوط غالب کی بنیادوں پر ایستادہ ہے۔ خطوط غالب کے بعد خطوط نویسی اردو میں باقاعدہ ایک صنف کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ سرسید، حالیؔ، شبلی نعمانی، مولانا آزاد، اقبال، جوش، سجاد ظہیر، فراق گورکھ پوری، ڈاکٹر تاثیر، مہدی افادی، مولوی عبدالحق، سلیمان ندوی، نیاز فتح پوری، محمد علی جوہر، خواجہ حسن نظامی، عبدالماجد دریابادی، محمد علی ردولوی، وغیرہ کے خطوط اردو مکتوب نگاری کی روشن مثالیں ہیں۔ آج اردو مکتوب نگاری

کا ذخیرہ ان قدآور علمی و ادبی شخصیات کے مکاتیب سے ثروت مند ہے۔

زیرِ نظر مجموعۂ خطوط کے تمام مکتوب نگار جاپانی ہیں۔ جاپانیوں سے ڈاکٹر صاحب کے تعلقات پانچ دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط ہیں۔ ان مکتوب نگاروں میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کے رفقائے کار اور دوستوں کے ساتھ ان کے ہونہار شاگرد بھی شامل ہیں۔ خط کے مندرجات اور موضوعات بنیادی طور پر مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی زندگی اور ان کے درمیان باہمی تعلقات کی نوعیت کا مظہر ہوتے ہیں۔ زیرِ نظر مکاتیب میں مکتوب نگاروں اور مکتوب الیہ کے درمیان باہمی تعلقات کا دل نشیں منظرنامہ اجاگر ہوتا ہے۔ یہ خطوط کیا ہیں بس مودّت نامے ہیں۔ ان خطوط میں علمی شان بھی ہے اور اخلاص بھی، عقیدت بھی ہے اور محبت کی چاشنی بھی۔ یوں تو اردو زبان میں خطوط کے بے شمار مجموعے ایسے ہیں جن کی اہمیت و وقعت مسلمہ ہے لیکن زیرِ نظر مجموعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یوں منفرد ہے کہ اس مجموعے کے تمام مکتوب نگار غیر ملکی (جاپانی) اور غیر اہل زبان ہیں! یہ اردو میں خطوط کا اولین مجموعہ ہوگا جس کا کوئی بھی مکتوب نگار اہل زبان نہیں ہے۔

مکتوب الیہ، ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے بھرپور علمی و تہذیبی زندگی بسر کی ہے۔ اس دوران علم و ادب کے مشاہیر و اکابرین سے ان کی بہ ذریعہ خطوط رابطے کی ایک طویل تاریخ رہی ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ لائق تحسین امر یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ خطوط نہ صرف اپنے پاس محفوظ رکھے بل کہ انھیں استفادۂ عام کے لیے پیش بھی کر دیا ہے۔ علمی و ادبی اکابرین کے خطوط کسی مخزن سے کم نہیں ہوتے کبھی ان میں علم و حکمت کے وہ موتی بھی دریافت ہو جاتے ہیں جو ضخیم کتابوں میں بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتے۔ اب محققین اور یارانِ نکتہ دان پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کے خزینے میں جاپانیوں کے اردو خطوط کا بھی قابلِ قدر ذخیرہ موجود تھا چناں چہ اسی تناظر میں راقم نے ڈاکٹر صاحب سے ان خطوط کی تدوین و اشاعت کی اجازت چاہی جو ڈاکٹر عقیل صاحب نے بہ خوشی مرحمت فرمائی اور یہ خطوط عنایت کیے۔ احقر اس کے لیے ان کا نہایت شکرگزار ہے۔

عامر علی خان

ٹوکیو، جاپان

مکتوب الیہ
پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل ۲۵ رجون ۱۹۴۶ء کو حیدر آباد دکن میں واقع ضلع بیدر کے نواحی شہر اُدگیر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں تقسیم ہند کے چھ برس کے بعد ان کے خاندان نے نامساعد حالات کے پیش نظر اپنا تمام مال و متاع چھوڑ کر ہندوستان سے پاکستان ہجرت کر کے کراچی شہر میں سکونت اختیار کی۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی ابتدائی تعلیم کا آغاز قرآن کے مطالعے سے ہوا اور آپ نے محض پانچ برس کی عمر میں ناظرہ قرآن مکمل کیا۔ ۱۹۶۳ء میں آپ نے گورنمنٹ ہائی اسکول لانڈھی سے میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اردو کالج، کراچی سے آپ نے ۱۹۶۵ء میں انٹرمیڈیٹ کیا۔ شعبۂ اردو، جامعہ کراچی سے ۱۹۶۸ء میں بی اے آنرز (اردو) اور ۱۹۶۹ء میں ایم اے (اردو) میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہو کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو ''بابائے اردو ایوارڈ'' عطا کیا گیا۔ اردو ادب میں ایم اے کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے آپ نے پی ایچ ڈی کے پروگرام میں داخلہ لیا اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی زیرِ نگرانی ''تحریک آزادی میں اردو کا حصہ'' کے عنوان کے تحت نہایت وقیع مقالہ تحریر کر کے ۱۹۷۵ء میں پی ایچ ڈی کی سند سے سرفراز ہوئے۔ قبل ازیں وہ ایم اے کے لیے بھی ایک اہم موضوع: ''تحریک پاکستان کا لسانی پس منظر'' کے اچھوتے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ماہرین سے ستائش وصول کر چکے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا تبحر علمی اور تعلیمی اسناد و اعزازات کا یہ سلسلہ پی ایچ ڈی تک محدود نہ رہا۔ ۲۰۰۳ء میں جامعہ کراچی کی جانب سے اردو کی اولین نسوانی خودنوشت ''بیتی کہانی'' کی دریافت اور تدوین پر آپ کو ڈی لٹ کی ڈگری عطا کی گئی۔ یہ وہ وقیع علمی اعزاز ہے جو پاکستان میں گنی چنی شخصیات کو ہی حاصل ہوا ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل نے تدریس کے پیشے کو اپناتے ہوئے اپنی عملی زندگی کا آغاز ۱۹۶۷ء میں امریکی سفارت خانے سے کیا جہاں آپ نے تین سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں سن ۱۹۷۰ء میں کراچی میں واقع ''شپ اونرز کالج'' سے بہ حیثیت لیکچرار منسلک ہوئے۔ اس درس گاہ میں ۱۴

برس کی تدریس کے بعد ۱۹۸۴ء میں کراچی یونی ورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر جمیل جالبی کے اصرار پر شعبۂ اردو میں استاد مقرر ہوئے۔ جامعہ کراچی میں ۲۲ برس تدریسی وانتظامی خدمات انجام دینے کے بعد جون ۲۰۰۶ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ دوران ملازمت آپ لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کے عہدوں پر فائز رہے اس کے علاوہ شعبۂ اردو کے صدر بھی مقرر ہوئے۔ علاوہ ازیں جامعہ کراچی میں ڈائریکٹر شعبۂ تصنیف وتالیف (فروری ۲۰۰۲ء تا جولائی ۲۰۰۳ء)، رکن مجلس اعلیٰ تعلیم و تحقیق (فروری ۲۰۰۲ء تا فروری ۲۰۰۵ء)، ڈائریکٹر ایوننگ پروگرام (جولائی ۲۰۰۳ء تا جنوری ۲۰۰۴ء)، ڈائریکٹر اسٹوڈنٹس گائڈنس، کاؤنسلنگ اینڈ پلیسمنٹ بیورو (دسمبر ۲۰۰۳ء تا فروری ۲۰۰۴ء) کے عہدوں پر اپنے فرائض انجام دیے۔ جامعہ کراچی سے سبک دوشی کے بعد ڈاکٹر عقیل صاحب اکتوبر ۲۰۰۸ء میں بین الاقوامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں بہ حیثیت صدرِ شعبۂ اردو منسلک ہوئے اور فروری ۲۰۱۰ء تک خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں اسی درس گاہ میں مارچ ۲۰۱۰ء تا اکتوبر ۲۰۱۰ء ڈین ،فیکلٹی اوف لینگویجز اینڈ لٹریچر کے عہدے پر فائز رہے۔

اپنی پیشہ وارانہ عملی زندگی کے دوران آپ نے بیرون ملک بھی تدریسی وانتظامی امور انجام دیے۔ اٹلی کی اورینٹل یونی ورسٹی نیپلز نے آپ کو تدریس کے لیے مدعو کیا جہاں آپ نے اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۷ء بہ حیثیت وزیٹنگ لیکچرر اپنی خدمات پیش کیں۔ جاپان کی ممتاز درس گاہ ،ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کی دعوت پر آپ ۱۹۹۳ء میں بہ حیثیت وزیٹنگ پروفیسر منسلک ہوئے اور ۷ برس تک تدریس کے بعد سن ۲۰۰۰ء میں سبک دوش ہوئے۔ جاپان میں قیام کے دوران (۱۹۹۳ء تا ۲۰۰۰ء) ٹوکیو کے نواح میں واقع دائیتو بنکا یونی ورسٹی میں بھی مستقلاً جز وقتی وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں بہ حیثیت وزیٹنگ پروفیسر/ فیلو، ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فور ورلڈ لینگویجز ،اوساکا یونی ورسٹی، جاپان میں اکتوبر ۲۰۰۷ء تا مارچ ۲۰۰۸ء اپنی ذمے داریاں ادا کیں۔ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء ایک مرتبہ پھر دائیتو بنکا یونی ورسٹی سے بہ حیثیت وزیٹنگ فیلو منسلک ہوئے۔ جاپان ہی کی ایک اور معروف وممتاز درس گاہ کیوتو یونی ورسٹی کی دعوت پر اس کے شعبے گریجویٹ اسکول اوف ایشین افریکن ایریا اسٹڈیز میں وزیٹنگ پروفیسر/ فیلو مقرر ہوئے اور جولائی ۲۰۰۸ء تا اکتوبر ۲۰۰۸ء اپنے فرائض انجام دیے۔

ڈاکٹر عقیل صاحب کی پیدائش ایک علمی وادبی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد سید ضمیر الدین اور والدہ عزیزہ بانو صاحبہ اعلیٰ ادبی ذوق کے حامل تھے۔ ان کے والد کو مطالعے کے ساتھ فن مصوری سے بھی

لگاؤ تھا۔ والدہ گہرہ ادبی ذوق رکھتی تھیں انھیں افسانوی ادب سے خصوصی دل چسپی تھی۔ ان کی شادی بھی حیدرآباد دکن کے اعلیٰ علمی خانوادے میں ممتاز مصنف محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی سے ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ ان کی بیوی فریسہ عقیل نے بھی علمی ذوق پایا اور اپنے والد کی کتابیں مرتب کیں۔ ان کی دختر رمیشہ نوین نے بھی عمدہ علمی و ادبی ذوق پایا اور کم عمری ہی میں دو کتابیں جاپان کے تعلق سے تصنیف کیں نیز وہ جاپانی زبان بھی خوب جانتی ہیں۔ یہ والدین کی تربیت اور صحبت کا فیضان تھا کہ ڈاکٹر عقیل صاحب کا رجحان بچپن ہی سے علم و ادب کی جانب رہا۔ وہ اسکول کے زمانے میں ہی افسانوی ادب کے ایک بڑے ذخیرے سے فیض یاب ہو چکے تھے۔ اس علمی و ادبی ماحول میں پرورش کے نتیجے میں ایک زرخیز اور تخلیقی ذہن کی پرداخت ہو رہی تھی یہی وجہ ہے کہ محض ۱۴ برس کی عمر میں افسانہ ''ایک رات کا مہمان'' تحریر کر کے ڈاکٹر عقیل صاحب نے اپنی ادبی زندگی کا پہلا تخلیقی کارنامہ انجام دیا۔ یہ تو علم کی شاہ راہ پر ڈاکٹر عقیل صاحب کے شان دار سفر کا نقطۂ آغاز تھا۔

ڈاکٹر عقیل گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصے سے پیہم علم و ادب کی آب یاری میں مصروف ہیں۔ عصرِ حاضر میں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کا شمار اردو زبان و ادب کے عالمی شہرت یافتہ ممتاز معلمین، مصنفین، محققین اور اسکالرز میں ہوتا ہے۔ تحقیق کا میدان ان کی تخصیص ہے۔ تا دم تحریر آپ کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد ۹۱ ہے جن میں اردو کی ۸۴، انگریزی کی ۵ اور فارسی کی ۲ کتب شامل ہیں۔ ان کے علاوہ اردو، انگریزی اور فارسی زبانوں پر مشتمل مضامین و مقالات کی تعداد ۶۰۰ سے زائد ہے جو عالمی معیار کے تحقیقی مجلوں، کتابوں اور رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ جب کہ زیرِ طبع کتب کی تعداد کم از کم ۶ ہے۔ ان کی علمی ثروت مندی ان کی ہمہ دانی و تبحرِ علمی کا بین ثبوت ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب متنوع علوم کا متبحر ہیں۔ آپ ایک صاحب نظر دانش ور ہیں جو مختلف موضوعات خصوصاً جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تاریخ، معاشرت، تہذیب و ثقافت اور ادب پر ملکی اور بین الاقوامی جامعات میں پر مغز اور فکر انگیز لیکچرز اور توسیعی خطبات دے چکے ہیں۔ آپ اردو، فارسی، عربی، انگریزی زبانیں جانتے ہیں ان کے علاوہ اطالوی اور جاپانی زبانوں سے بھی قدرے واقفیت ہے۔ جامعہ کراچی اور دیگر ملکی و غیر ملکی جامعات میں زبان و ادب اور سماجی و تہذیبی موضوعات سے متعلق متعدد تحقیقی پراجیکٹ کے نگران رہے ہیں۔ متعدد قومی اور بین الاقوامی جامعات کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کی جانچ کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں نیز ان کے زیرِ نگرانی متعدد طلبہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی اسناد حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کا شمار

پاکستان کی ان معدودے چند شخصیات میں ہوتا ہے جن کے ذاتی قابل قدر کتب خانے ہیں۔ ان کے ذاتی گراں قدر کتب خانے میں مختلف موضوعات پر ۵۰ ہزار سے زائد نادر و نایاب کتب، مخطوطات اور رسائل و جرائد موجود ہیں۔ اس فقید المثال ذخیرے میں سے ۲۸ ہزار کتابیں جاپان کی ممتاز و معروف درس گاہ کیوتو یونی ورسٹی (Kyoto University) کے ایشیا افریقا ایریا اسٹڈیز سینٹر میں بہ عنوان ''عقیل کلیکشن'' (Aqeel Collection) محفوظ ہیں جن تک استفادۂ عام کے لیے انٹرنیٹ کے ذریعے رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

علم و ادب میں آپ کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں آپ کو نہایت وقیع اور قابل قدر اعزازات سے نوازا گیا۔ سن ۱۹۶۹ء میں ایم اے کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو انجمن ترقی اردو کی جانب سے ''بابائے اردو ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ ''علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی'' اسلام آباد کی طرف سے ۱۹۸۳ء میں اور ''انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی'' اسلام آباد کی جانب سے ۲۰۲۳ء میں ''بہترین استاد'' کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ پاکستان اور جاپان کے مابین علمی، ادبی اور ثقافتی سطح پر بہترین کاوشوں اور نمایاں خدمات کے اعتراف میں شہنشاہِ جاپان کی جانب سے جاپان کا اعلیٰ ترین سول اعزاز: "Order of the Rising Sun, Gold Rays with Neck Ribbon" اپریل ۲۰۱۳ء میں عطا ہوا۔ ''مجلس فروغِ ادب'' دوحہ (قطر) کی جانب سے ۲۸ را کتوبر ۲۰۲۱ میں ''عالمی فروغ اردو ادب'' ایوارڈ سے نوازا گیا۔ آپ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اکناف عالم سے مختلف دانش وروں نے ایک وقیع ذولسانی ارمغان علمی بہ عنوان ''جنوب مغربی ایشیا کا علمی تناظر: تاریخ، تہذیب اور ادب۔ ارمغان مقالات بہ پیشِ خدمت معین الدین عقیل'' (History, Literature and Scholorly Perspectives: South and West Asian Context, A Festschrift Presented in Honour of Moinuddin Aqeel) پیش کیا، جسے ڈاکٹر جاوید احمد خورشید اور ڈاکٹر خالد امین نے مرتب اور ''ادارۂ معارف اسلامی، کراچی'' نے ۲۰۱۶ء میں شائع کیا۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب جامع الکتب اور کتابوں کی دنیا کے شناور ہیں۔ کتب بینی، کتب شناسی، کتب فہمی ان کی زندگی کا محور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک معلم، محقق، نقاد، مصنف اور ماہر تعلیم کی حیثیت سے جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اور دے رہے ہیں ان کا احاطہ ان سطور میں ممکن نہیں تھا۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے تعارف کی محض ایک مختصر سی جھلک ہے ورنہ۔۔۔ حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا!

مکتوب نگار

(۱)

پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴/اگست ۱۹۴۸ء ۔ ۲۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء)

Professor Asada Yutaka (24-8-1948 - 25-10-2022)

(۲)

می ہارو اسادا

Miharu Asada

پروفیسر اسادا یوتاکا اور ان کی اہلیہ می ہارو اسادا کی ڈاکٹر معین الدین عقیل سے شناسائی نصف صدی پر محیط ہے۔ پروفیسر اسادا یوتاکا کی اہلیہ می ہارو صاحبہ اگرچہ اردو زبان و ادب کی باقاعدہ طالبہ نہ تھیں لیکن پاکستان میں اسادا صاحب کے ساتھ اپنے قیام کے دوران انھوں نے ڈاکٹر عقیل صاحب سے بڑی لگن اور دلچسپی سے اردو زبان سیکھی اور جلد ہی اردو زبان میں مہارت حاصل کر لی۔ می ہارو صاحبہ کا تعلق بھی تدریس کے پیشے سے ہے۔ انھیں فرانسیسی زبان پر عبور حاصل ہے اور طویل عرصے تک ٹوکیو میں واقع ایک اسکول میں فرانسیسی زبان کی تدریس کرتی رہی ہیں۔

پروفیسر اسادا یوتاکا ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق اور مترجم تھے۔ اسادا صاحب کا شمار جاپان میں اردو کے ممتاز اساتذہ میں ہوتا تھا۔ پروفیسر اسادا یوتاکا صاحب نے اردو کی ابتدائی تعلیم ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے حاصل کی۔ انھوں نے یہاں سے سن ۱۹۷۲ء میں اردو میں بی اے اور ۱۹۷۴ء میں ایم اے کیا۔ حصول تعلیم کے بعد اسادا صاحب پاکستان تشریف لے گئے۔ کراچی میں قیام کے دوران ۱۹۷۶ء میں جاپانی قونصل خانے کے شعبۂ تعلقات عامہ سے وابستہ ہوگئے۔ اسادا صاحب بڑے مجلسی مزاج کے حامل شخصیت تھے۔ انھوں نے پاکستان میں بھرپور ثقافتی زندگی گزاری۔ اردو زبان اور یہاں کی تہذیب و ثقافت میں رچ بس گئے تھے۔ اردو زبان اس روانی سے بولتے کہ پاکستانی بھی دنگ رہ جاتے!

سن ۱۹۷۸ء میں اسادا یوتا کا صاحب تدریس کے پیشے سے وابستہ ہوئے اور اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے بہ حیثیت لیکچرار منسلک ہوکر اردو تدریس کا آغاز کیا۔ یہاں تین سال تدریس کے بعد اوساکا سے ٹوکیو منتقل ہوئے اور ۱۹۸۱ء میں ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے منسلک ہو گئے اور اگست ۲۰۰۹ء میں ملازمت سے سبک دوشی تک اسی جامعہ سے وابستہ رہے۔

پروفیسر اسادا یوتا کا صاحب کو جنوب مشرقی ایشیا کی زبانوں اور تہذیب سے گہرا لگاؤ اور دل چسپی تھی۔ اس کے علاوہ اردو ادب اور ہند اسلامی تہذیب وثقافت ان کی خصوصی دل چسپی کے موضوعات تھے۔ لسانیات بھی اسادا یوتا کا صاحب کا خاص موضوع رہا ہے۔ اسادا صاحب بلتی زبان کے ادب میں بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ انھوں نے بلتی زبان کی بنیادی فرہنگ بھی ترتیب دی ہے۔ اس کے علاوہ اسادا صاحب نے اردو کے بنیادی الفاظ پر مشتمل ایک بنیادی اردو بہ جاپانی لغت پروفیسر سوزوکی تاکیشی کے ساتھ مل کر مرتب کی تھی جو آج بھی اردو زبان کے طلبہ کی بنیادی ضرورتوں میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں پروفیسر اسادا یوتا کا نے پروفیسر سوزوکی تاکیشی کے ساتھ اردو کے عام استعمال کے ۶ ہزار الفاظ پر مبنی اردو بہ جاپانی لغت مرتب کی جو سن ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی۔ اردو بہ جاپانی لغت کے بعد پروفیسر اسادا یوتا کا صاحب نے سوزوکی تاکیشی صاحب کے اشتراک سے ایک اور مختصر جاپانی بہ اردو لغت مرتب کی۔ یہ تمام لغات ٹوکیو کے ایک اشاعتی ادارے ''دائیگاکو شورین'' کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔

پروفیسر اسادا یوتا کا 'جاپان۔ پاکستان ایسوسی ایشن، ٹوکیو' کے متحرک وسرگرم رکن رہے ہیں۔ اس ادارے کے زیر اہتمام ایک اہم کتاب 'رہنمائے پاکستان' (A Reference Guide to Pakistan) جو پاکستان کی معاشیات، سیاسیات، اور ثقافت کے موضوعات پر مشتمل ہے، شائع ہوچکی ہے۔ گو اس کتاب کے کئی مرتبین ہیں لیکن پروفیسر اسادا یوتا کا اور ان کے ساتھ پاکستان کی اقتصادیات کے ماہر ہیروکی فو کاماچی کا شمار اس کے سب سے اہم اور بنیادی مرتبین میں ہوتا ہے۔

اسادا صاحب کو ڈراموں اور فلموں سے بھی بے حد دل چسپی تھی۔ انھوں نے متعدد فلموں اور ڈراموں کے جاپانی زبان میں ترجمے کیے ہیں جو طلبہ کی تدریسی ضرورتوں کو بھی کما حقہ پورا کرتے ہیں۔ ان تراجم میں ''مغل اعظم''، ''امراؤ جان ادا''، ''حنا''، ''پاکیزہ''، ''گرم ہوا''، ''مرزا غالب''، ''خدا کی بستی'' اور ''شطرنج کے کھلاڑی'' کے ترجمے شامل ہیں۔ تراجم کا یہ سلسلہ محض ڈراموں اور فلموں تک محدود نہیں رہا بل کہ انھوں نے اردو ادب کی دیگر منتخب نگارشات کو بھی جاپانی زبان میں منتقل کیا ہے۔

تراجم کے علاوہ اردو ادب اور زبان پر کئی وقیع مقالات قلم بند کر چکے ہیں۔

پروفیسر اسادا یوتاکا اور ان کی اہلیہ گاہے گاہے پاکستان کا دورہ کرتے رہتے تھے خصوصاً پاکستان کے شمالی علاقہ جات سے انھیں گہری دل چسپی تھی۔ دونوں میاں بیوی ان علاقوں کی تہذیب و ثقافت میں خصوصی دل چسپی لیتے تھے۔ افسوس کہ اسادا صاحب گزشتہ برس ۲۰۲۲ میں دل کا دورہ پڑنے سے ناگہانی انتقال کر گئے۔ اردو زبان اور ادب کی خدمت کرنے والا ایک جاپانی اب ہمارے درمیان نہ رہا۔ حکومت پاکستان نے پروفیسر اسادا یوتاکا کو اردو زبان و ادب کے لیے ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں ''ستارہ خدمت'' عطا کیا ہے۔ پروفیسر اسادا صاحب کی جاپان میں اردو زبان و ادب کے لیے کی بڑی گراں قدر خدمات ہیں جنھیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

عقیل صاحب۔

آداب۔

مہربانی کرکے ''شاہی'' وقت کے بارے میں جناب سید معین الحق صاحب [۱] سے معلوم کر دیجیے۔

شکریہ

جلد از جلد معلوم کر دیجیے۔ اور فوکاماچی صاحب [۲] کو بتا دیجیے۔

یوتاکا اسادا

۸ ستمبر ۱۹۷۵ء

کراچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

(پوسٹ کارڈ)

۲۵ر دسمبر ۷۷ء کراچی

ہمارے دوست عقیل صاحب

نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔

ہزار خوشیوں کے ساتھ منائیے۔

اور ہمیں ہدایات دیتے رہیں۔

نیک تمنّاؤں کے ساتھ

یُوتاکا اور میہارو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۹ر اکتوبر ۱۹۷۸ء

اوساکا، جاپان

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم

جاپان واپس آئے کوئی ایک ماہ گزر گیا۔ اُمید ہے کہ آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ (اور آپ دونوں کا ہونے والا بچہ؟) بخیریت ہوں گے۔ ہم بھی سلامتی سے کراچی سے جاپان پہنچے۔ مگر واپس آتے ہی کراچی کی مصروفیات سے کہیں زیادہ مصروفیات میں ہم دونوں پھنس گئے۔ ٹوکیو پہنچنے کے دو دن بعد ہم اوساکا شہر آئے جہاں جامعہ اوساکا برائے زبان ہائے خارجی ہے۔ اور رہائش کے بارے میں یونیورسٹی کے دفتر انتظامیہ سے پوچھا تو خدا کی مہربانی سے یا آپ دونوں کی مہربانی سے فوراً ہمیں سرکاری فلیٹ دلوایا گیا۔ اور اس کے فوراً بعد پھر ہم ٹوکیو واپس آئے۔ ماں باپ، دادا دادی اور رشتہ داروں سے ملاقات کی اور اساتذہ، دوستوں کے گھر جا کر سلام کیا۔ ارے اتنا سا کام کرنے میں ایک مہینہ لگا۔ ہاں واقعی ٹوکیو تو بڑا شہر ہے۔ کراچی کے مقابلے میں نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی شہر کے مقابلے میں بھی بڑا ہے۔ اب مجھے بھی معلوم ہوا کہ ہم دوزخ میں اتر آئے۔ کراچی تو جنّت تھی۔ آپ لوگ خوب صورت حوروں کے ساتھ میٹھا میٹھا

مشروب پیتے ہیں۔مگر ہم تو دوزخی ہیں۔آگ کے اندر بیٹھے ہیں اور دیوؤں کے سامنے کچھ نہیں کر پاتے۔ سمجھے؟

بہر حال آپ کو اس بیان سے اندازہ ہوگا کہ مجھے اور میری بیوی کو ایک قسم کا Culture Shock ہوا ہے۔کہیں بھی دیکھیں جاپانی جاپانی۔کان کھول کر نہیں تو سبھی لوگ جاپانی زبان بولتے ہیں۔ اُردو بولنے والا کوئی نہیں۔سچ ہے۔مگر اب خوش قسمتی سے ہم دوزخی بھی اس جاپانی ماحول کے عادی ہو گئے ہیں۔آپ اطمینان رکھیے گا۔

آپ سے ملنا بھی چاہتے ہیں۔آپ دونوں نے ہمارے غریب خانہ تشریف لا کر ہمیں جو خوشی دی اس کا شکریہ میں کس طرح ادا کروں۔بتائیے، بہت اچھا دن تھا۔ہمیں روز یاد آتی ہے۔یادوں میں رہنے میں کیا فائدہ۔خیر میں اور میری بیوی کی جاپان میں ازدواجی زندگی شروع ہوئی ہے۔میری شعبۂ اُردو میں ملازمت بھی یکم اکتوبر سے شروع ہو چکی ہے۔آپ دعا کیجیے گا۔

آج مجھے اطلاع ملی کہ کراچی سے جہاز کے ذریعہ ہمارا سامان اوسا کا بندرگاہ پر پہنچا ہے جس میں چارپائی اور کتابیں ہیں۔ایک ہفتہ کے اندر ہمارا چھوٹا گھر بھی جنّت بن جائے گا۔اب رات کے ساڑھے بارہ بجے ہیں۔باہر بارش ہو رہی ہے اور ریڈیو سے جاپانی موسیقی نہیں مغربی موسیقی سنائی دیتی ہے۔عجیب فضا ہے۔مگر پتہ نہیں کس طرح عجیب ہے۔

عقیل صاحب، یہ تھی میری پہلی رپورٹ ''جاپان میں اجنبی کی حیثیت سے بھٹکتے ہوئے''۔

اچھا عقیل صاحب آخر میں عرض یہ ہے کہ ہماری یونیورسٹی کی لائبریری کے لیے کتابیں منگوانے کے لیے فہرست کتب چاہیے۔آپ یقیناً مدد کر سکیں گے۔لیکن شرط یہ کہ فہرستیں جلد از جلد چاہییں۔اس لیے کہ کتابوں کا جو بجٹ ہے اس کو اس سال کے آخر تک خرچ کرنا ہے۔مجھے جب فہرستیں ملیں گی تو میں فوراً آرڈر دوں گا۔تفصیلات اُس وقت بتاؤں گا۔بڑے بڑے اشاعت گھروں کی فہرستیں بھیج دیجیے گا۔آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔(مثلاً مجلسِ ترقی ادب کی فہرست، انجمن ترقی اُردو کی، ترقی اُردو بورڈ کی، مکتبۂ فنون کی وغیرہ) جتنی فہرستیں آپ جمع کر سکیں سب بھیج دیں۔شکریہ۔یہ urgent ہے۔

میری بیوی آپ دونوں کو سلام کہتی ہیں۔وہ بھی بعد میں اُردو میں خط لکھیں گی۔

آپ کا دوست اور جواب کا منتظر

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۷ مارچ ۱۹۷۹ء

اوساکا

عزیزم عقیل صاحب

آداب عرض۔ اُمید ہے کہ آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ خیریت سے ہوں گے۔

ہم دونوں حسب معمول مصروف رہتے ہیں۔ آج کل یونیورسٹی تو بند ہے مگر داخلہ کے امتحانات ہو رہے ہیں اور نیا علمی سال بھی اپریل سے شروع ہو رہا ہے اس لیے مجھے ہر جماعت کے لیے نصابی کتابچے مرتب کرنے ہیں۔ اور سوزوکی صاحب ؎ کے ساتھ چھ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک اُردو۔ جاپانی لغت بھی مرتب کرر ہا ہوں۔ سوزوکی صاحب ٹوکیو میں ہیں اور میں اوساکا میں۔ مگر اس کام کے سلسلے میں ہم دونوں کو مہینے میں کم از کم ایک دفعہ ٹوکیو یا اوساکا جانا پڑتا ہے اور جیسا کہ آپ خوب جانتے ہیں۔ جاپان میں مہنگائی کی وجہ سے آنے جانے میں سات سو روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ واقعی ہمارملک تو پاگلوں کا ملک ہے۔ بہر حال ہم جاپان میں اُردو کو فروغ دینے میں کچھ نہ کچھ کرر ہے ہیں۔

سوزوکی صاحب بھی ہمیشہ آپ کو یاد کرتے ہیں اور سلام بھی کہتے ہیں۔ لغت مرتب کرنے کے علاوہ اب مجھے ایک پبلشر کی طرف سے ''پاکستان کی لوک کہانیاں'' نام کی ایک کتاب اُردو سے جاپانی میں ترجمے کی صورت میں مرتب کرنے کا کام بھی آیا ہے۔ دراصل یہ کام تو مجھ سے نہیں کیا جاتا ہے مگر سوزوکی صاحب کا حکم ہے تم کسی نہ کسی طریقے سے یہ کام انجام کردو۔ میرے یہاں دو چار کتابیں تو ہیں لیکن ان سے کام نہیں ہوتا۔ اس لیے آپ سے مدد چاہتا ہوں۔ مہربانی کرکے پاکستان کی لوک کہانیوں پر لکھی ہوئی کتابیں تلاش کرکے مجھے روانہ کیجیے گا۔ آپ کا مشکور رہوں گا۔ پنجابی لوک کہانیاں تو بہت مشہور ہیں لیکن میں اس موقعے پر مجموعی طور پر پاکستان کی لوک کہانیوں سے جاپانی لوگوں کو روشناس کرانا چاہتا ہوں۔ یعنی پنجابی کے علاوہ سندھی، بلوچی، سرحدی اور بروہی لوک کہانیاں بھی اُردو میں چاہیے۔ ایک شرط یہ ہے کہ یہ کہانیاں بچوں کے لیے نہ مرتب کی گئی ہوں۔ بچوں کے لیے تو آج کل کتابچے کی صورت میں چھپتی ہیں مجھے یہ نہیں چاہییں۔ اور میرے پاس وقت بھی زیادہ نہیں ہے لہٰذا آپ مہربانی کرکے کتابیں رجسٹری اور ہوائی

ڈاک سے روانہ کیجیے گا۔ مجھے آپ کو اتنی تکلیف نہ دینی چاہیے مگر میں سمجھتا ہوں کہ آپ صرف آپ سے کتابوں کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں۔ آپ ہی زندہ کتاب ہیں۔ کیا آپ ایک مہینے کے اندر بھیج سکتے ہیں؟ یقین مانیے کہ مجھے جلد از جلد چاہیے۔

ہاں کہیے، آپ کے یہاں بچہ ہوا ہے یا نہیں؟ پچھلے دنوں کراچی سے ہمارے دوست نے ہمیں اطلاع دی کہ ان کے یہاں بچی پیدا ہوگئی۔ ہم آپ کی خوش خبری کے منتظر ہیں۔ ہمارے یہاں تو اب اُمید نہیں ہے۔ مقصد، ہم بچہ پیدا نہیں کرتے۔ اس لیے کہ میری بیوی شاید جوان ہو کچھ کام بھی کرنا چاہتی ہے اور اگلے سال جولائی میں ہم گلگت، ہنزا کی طرف ثقافتی تحقیق کرنے کے لیے پاکستان آئیں گے۔ اس کے ختم ہونے تک ہم اپنے بچہ کو انتظار کرنے دیتے ہیں۔ بیگم صاحبہ کو ہماری طرف سے دعائیں اور سلام، میہارو آپ دونوں کی تصویریں دیکھ کر آپ کو یاد کرتی ہیں۔

متذکرۂ بالا کے بارے میں مدد فرمایئے گا۔ شکریہ کے ساتھ۔

آپ کا منتظر

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

(پوسٹ کارڈ)

۸۰۔۱۔۱

جناب و بیگم معین الدین عقیل

نیا سال مبارک ہو۔

ہم دونوں تحقیق کے سلسلے میں جولائی میں کراچی آئیں گے۔ پچھلے سال ہم نے بار بار آپ کو لکھا تھا مگر جواب ندارد۔ کچھ نہ کچھ تو لکھیے جناب!

یُوتاکا اور میہارو اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ٦ ﴾

۸۰۔٦۔۳۰

از خپلو، بلتستان

جناب و بیگم معین الدین عقیل

آداب عرض

اُمید ہے کہ آپ سب بخیریت ہوں گے۔ آج کل ہم اپنے پروگرام کے مطابق بلتستان کے ثقافتی مرکز خپلو میں ایک مہینے سے رہتے ہیں۔ چاروں طرف پہاڑ، گاؤں کے اندر کھیت درکھیت اور صاف شفاف پانی، ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ واقعی دنیا وسیع ہے۔ بلتی زبان کے ایک ہزار بنیادی الفاظ جمع کر رہے ہیں۔ حالاں کہ بلتی زبان کا تلفظ مشکل اور اس کی گرائمر تو بہت پیچیدہ ہے۔ پچھلے دنوں ہم پرانی تہذیب کی تلاش میں ہُوشے نامی گاؤں میں بھی رہے۔ کھانا، لباس حتیٰ کہ پورا طریقۂ زندگی سے ہم متاثر ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اگست کے وسط میں کراچی پہنچیں گے۔ دوبارہ ملاقات کرنے کی اُمید ہے۔

آپ کا دوست

اسادا (جاپانی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۲۸ر ستمبر ۱۹۸۰ء

جناب و بیگم معین الدین عقیل صاحب

آداب و تسلیمات

اُمید ہے کہ آپ دونوں بخیریت ہوں گے۔ کراچی میں آپ سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی۔ حالاں کہ دو گھنٹے کے لیے تھی۔ آپ کے گھر میں، میں نے آپ سے خفیہ بات کی تھی اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اگلے سال سے دو سال تک تو ہماری یونیورسٹی میں گنجائش نہیں ہے۔ مجھے معاف کیجیے گا۔

یہاں بھی بزرگ سیاست دان ہیں۔ ان شاء اللہ دو سال کے بعد ممکن ہے موقع مل جائے گا۔ جاپان میں اُردو کے فروغ کے لیے آئندہ بھی مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ آپ تعاون فرمایئے گا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ امتیاز صاحب کو بھی سلام کہیے گا۔ باقی خیریت ہے۔ آپ کے گھر کا کھانا واقعی مزے دار تھا۔ میہارو بھی سلام کہتی ہے۔

آپ کا دوست

اسآدا

اوساکا، جاپان

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

(پوسٹ کارڈ)

جناب و بیگم معین الدین عقیل صاحب

نیا سال مبارک!

یوتاکا اور میہارو اسآدا

ارجنوری ۱۹۸۱ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

جنوری ۱۹۸۲ء

ٹوکیو

محترم عقیل صاحب اور بیگم صاحبہ

نیا سال مبارک!!

یوتا کا اور میہارو واسادا

میں آپ کو بڑی مدت کے بعد لکھ رہا ہوں۔ ایک خبر ہے کہ پچھلے اکتوبر میں میری ملازمت اوساکا سے شعبۂ اُردو، ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز میں مقرر ہوگئی ہے۔ آپ کا ''اخبارِ اُردو'' باقاعدگی سے مجھے مل رہا ہے۔ ان شماروں کو پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے اور اُردو زبان و ادب کے بارے میں بہت سی مفید باتیں جو ہم سننا چاہتے ہیں وہ بھی ہمیں مل جاتی ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

مہربانی کر کے میرا نیا پتہ آپ کے ناموں کی فہرست میں درج کیجیے گا۔ نام کارڈ ملفوف ہے۔

میہارو فروری میں ماں بننے والی ہیں۔ ان شاء اللہ

فقط آپ کا

یوتا کا اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

اُمید ہے کہ آپ اور عزیزی فریسہ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کا خط مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۸۲ء ملا۔ بہت خوش ہوا۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ٹوکیو آنے کے بعد ہماری مصروفیات زمانۂ اوساکا کے مقابلے میں بہت بڑھ گئیں۔ اس لیے آپ کو جواب لکھنے میں بھی اتنی تاخیر ہوئی۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ اِس سے قبل آپ کو کب خط لکھا تھا۔ اسی وجہ سے یہ بھی یاد نہیں رہا

کہ میں نے آپ کو ہماری خوش خبری سنائی یا نہیں ۔ ہاں، اس سال فروری کی ۲۴ ویں تاریخ کو ہمارے یہاں لڑکی پیدا ہوگئی ۔ ہم نے اس کا نام ''ہاروکا'' رکھا ہے جس کے معنے ہیں ۔''بہار کی خوش بو'' ہاروکا کی تصویر اس خط کے ساتھ بھیجے جانے والے پارسل میں ارسال کر رہا ہوں ۔ اس تصویر کے ساتھ وہ لغت (جاپانی ۔اُردو) بھی آپ کی مل جائے گی ۔اس کی رسید ضرور مجھے بھیجے گا ۔

آپ نے فرمائش کی ہے کہ ''اخبار اُردو'' ۲ کے لیے ''جاپان میں اُردو'' کے موضوع پر کچھ لکھیں ۔ میں کوشش تو کروں گا مگر آج کل یہاں کے کاموں میں پھنسا ہوا ہوں ۔ لہٰذا آپ کچھ انتظار فرمائیے گا تو بہتر ہے ۔

سوزوکی صاحب ۳ آج کل بھارت کا دورہ کر رہے ہیں ۔ستمبر کے شروع میں واپس آ رہے ہیں ۔ممکن ہے کہ وہ مضمون سوزوکی صاحب لکھیں ۔

آج کل ہم وسطی جاپان کے پہاڑوں میں گرمیوں کی چھٹیاں منا رہے ہیں ۔ ایک ہفتے کے بعد ٹوکیو واپس جائیں گے ۔ تب میں آپ کے لیے اپنی رپورٹ جو بلتی زبان سے متعلق ہے بھیج دوں گا ۔ اور ایک ماہ کے اندر دوسری رپورٹ بھی چھپ جائے گی ۔اس کا عنوان ہے "A Select Chronology of Urdu Liteature" جب وہ چھپی تو فوراً آپ کو بھیج دوں گا ۔ ''اخبارِ اُردو'' باقاعدگی سے مجھے مل رہا ہے ۔اُردو دنیا کے بارے میں مفید اطلاعات مل رہی ہیں ۔ بہت بہت شکریہ ۔اب اجازت ۔

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶ نومبر ۱۹۸۲ء
ٹوکیو

برادرم عقیل صاحب

آداب وتسلیمات۔

آپ کا خط مورخہ ۹ نومبر مجھے آج ملا۔ بہت بہت شکریہ۔ آپ نے لکھا ہے کہ وہ پارسل ابھی تک آپ کے یہاں نہیں پہنچا جسے میں نے ۳۰ اگست کے خط کے ساتھ ہی بھیجا تھا۔ پتہ نہیں، کہیں راستے میں وہ گم تو نہیں گیا؟ مجھے بڑا افسوس ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ آپ کو افسوس ہوا ہوگا۔ چند ماہ قبل میں نے کراچی میں اپنے دوست تیرا تانی صاحب کو بھی ایک دو پارسل بھیجے تھے مگر ان کو پارسل نہیں ملے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک کے خاص طور پر پارسل کے حالات آج کل ٹھیک نہیں ہیں۔

آج میں آپ کو ایک خبر سناتا ہوں۔ دسمبر کے آخر میں ''جاپان۔ پاکستان ایسوی ایشن'' کی طرف سے سیاحوں کا ایک گروہ پاکستان بھیجا جا رہا ہے جس میں میری بیوی میہارو بھی شریک ہوں گی۔ پروگرام کے مطابق میہارو ۲۶ سے ۲۸ تک کراچی میں ٹھہریں گی۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں کہ وہ اُردو۔ جاپانی لغت ان کے حوالے کردوں اور وہ خود آپ کے ہاتھ دے دیں۔ میرا مضمون ''اُردو ادب کی سلسلہ وار تاریخ'' بھی چند دن پہلے چھپ کر میرے پاس آیا ہے۔ ''بلتی زبان کی رپورٹ'' کے ساتھ اُس کی ایک کاپی بھی میہارو کے ہاتھ سے آپ لے لیجیے گا۔ کراچی میں میہارو کے ٹھہرنے کے پروگرام کے بارے میں اگلے خط میں تفصیل سے لکھوں گا۔

ہاں، فوکاماچی صاحب کل ہی چین کے راستے سے پاکستان روانہ ہوگئے۔ اُمید ہے کہ وہ آپ سے کراچی میں ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقات کتنے سال کے بعد ہوگی؟

آج کل یونیورسٹی میں مصروفیات تو حسبِ معمول ہیں۔ لیکن تین دن کے بعد سے ایک ہفتے تک سالانہ جلسہ جاری رہے گا جس میں شعبۂ اُردو کے طلبا اور طالبات کی طرف سے سعادت حسن منٹو کا ڈراما ''اس منجھدار میں'' میں پیش کیا جا رہا ہے۔ روزانہ مشق ہی مشق ہو رہی ہے۔ خدا کرے یہ ڈراما کامیاب ہو جائے۔

بیگم صاحبہ کو ہماری طرف سے سلام ودعا۔

والسلام

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹوکیو

۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

آداب عرض، عقیل صاحب۔

یہاں ٹوکیو میں اصلی سردی شروع ہوئی ہے۔ اور آج سے یونیورسٹی میں بھی سردیوں کی چھٹیاں شروع ہوگئیں۔ کراچی کا موسم تو بڑا خوش گوار ہوگا۔

آپ کو اطلاع دینے میں دیر ہوئی۔ اب میہا رو کے کراچی آنے کے سلسلے میں کچھ لکھ دیتا ہوں۔

وہ ۲۶ دسمبر کی صبح سویرے کراچی پہنچیں گی اور North Western Hotel (PICD) ہاؤس کے عقب میں Inter Continental کے بالکل قریب) میں ۲۸ تک ٹھہریں گی۔ اگر آپ کو وقت ہو تو براہِ مہربانی ٹیلی فون کے ذریعے ان سے بات کیجیے گا۔ یہ نہیں ہوا تو بھی وہ خود آپ کے گھر تک جائیں گی۔ اور ''جاپانی۔ اُردو لغت'' بمع دیگر مقالات آپ کی خدمت میں پیش کریں گی۔

کم سے کم آپ یہ اوپر لکھی گئی بات تو یاد رکھیے گا۔

میں اور میری بیٹی ''ہاروکا'' دونوں یہاں سردیاں گزاریں گے۔

باقی تفصیلات میری بیوی سے پوچھ لیجیے گا۔

بیگم صاحبہ کو بھی سلام کیجیے گا۔

آپ کا دوست

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

۲۱/جون ۱۹۸۳ء
ٹوکیو

برادرم معین الدین عقیل صاحب

آداب۔

اُمید ہے کہ آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ خیریت سے ہوں گے۔ مدت ہوئی کہ آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ آخر کار کل ہی کراچی سے وہ پارسل یہاں پہنچ گیا جو میری بیوی نے جنوری میں تیرا تانی صاحب [1] سے جاپان بھیجنے کو کہہ رکھا تھا۔ اس پارسل میں وہ کتابیں بھی ملیں جو آپ نے مجھے تحفے کے طور پر عنایت فرمائی تھیں۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یہ سب کتابیں کارآمد ہوں گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

ہاں، کہنے والی بات تو کہہ دوں۔ گرمیوں کی اس تعطیل کے بعد بھی مجھے مواد کی کمی محسوس ہوئی۔ اس لیے آپ کو زحمت دینا چاہتا ہوں۔ آپ بُرا نہ سمجھیں۔

سچ کہوں تو مجھے مندرجہ ذیل مضامین اور کتابوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ''زہرِ عشق'' مرتبہ مجنوں گورکھپوری کا دیباچہ
(۲) عبدالماجد دریابادی کا مضمون ''اُردو ادب کا بدنام شاعر'' (؟)
(۳) ''کاشف الحقائق'' از امداد امام آثر کا اس مثنوی سے تعلق رکھنے والا حصہ
(۴) احسن لکھنوی کا مضمون ''مثنوی زہرِ عشق کیوں کر وجود میں آئی'' (نگار، فروری ۱۹۲۸ء)
(۵) نکلامی پریس ایڈیشن کا دیباچہ
(۶) ''تذکرۂ شوقؔ'' (مکتبہ جدید، لاہور) کا پورا حصہ
(۷) ''لکھنؤ کی ادبی میراث'' از سید صفدر حسین

سوائے (۷) کے اب سب نایاب ہوں گے۔ لہٰذا آپ کسی لائبریری میں موجود رسالوں اور کتابوں سے متعلقہ حصوں کو فوٹو اسٹیٹ کاپی کرا کے بھیجیے گا۔ آپ کا بے حد ممنون ہوں گا۔ کاپی کرانے میں جتنا خرچ ہوگا مجھے بتایئے گا۔ کسی نہ کسی طریقے سے ادا کروں گا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ آپ بھی بہت

مصروف رہتے ہیں۔لیکن مجھے یہ مواد جولائی کے وسط تک ملنا چاہیے۔میری اس خودغرضی کو مدِنظر رکھ کر جلد از جلد ارسال کیجیے گا۔زحمت دینے کی معافی چاہتا ہوں۔ارسال کرنے میں کوئی مشکلات پیش آئیں تو جاپان قونصل خانے کے کوگا صاحب سے مشورہ لیجیے۔میں ان کو بھی خط بھیج رہا ہوں۔خیر مجھے ان مواد کی اشد ضرورت ہے۔

جولائی کے شروع تک یونیورسٹی میں کلاسیں ہوتی رہیں گی۔میں ہفتے میں چھ کلاسوں میں لیکچر دیتا ہوں۔کافی مصروفیات رہتی ہیں۔اور سوزوکی صاحب ۲ کے ساتھ دس ہزار الفاظ پر مشتمل جاپانی۔اُردو لغت بھی مرتب کر رہا ہوں۔

میہاروتو جنوری کے وسط سے فرانسیسی بینک میں بہ حیثیت سکریٹری کام کر رہی ہیں۔''بہار کی خوش بو'' ۳ صبح سے شام تک نرسری میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے۔کافی بڑی ہوگئی ہے۔اور پیدل چل سکتی ہے۔تھوڑی دیر بعد نئی تصویر بھیج دوں گا۔

بیگم صاحبہ کو ہم سب کی طرف سے سلام۔

شبیر کاظمی صاحب ۴ کو بھی سلام پہنچا دیجیے۔''قومی زبان'' ۵ ماہ بہ ماہ مجھے مل رہا ہے۔

فقط آپ کا

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۴ ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱/اگست ۱۹۸۳ء

ٹوکیو

برادرم عقیل صاحب

آداب عرض۔

آپ کا خط مورخہ ۳ ؍اگست مجھے کل ہی ملا ۔ پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ آپ کی آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن کے بعد آپ کی آنکھ ٹھیک ہوگئی یا نہیں ۔ کافی دشواریوں کے باوجود آپ نے مجھے خط بھیجا۔ اس کے لیے میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

''زہرِ عشق'' کے متعلق جو مواد مجھے چاہیے اس کے بارے میں تو پچھلے خط میں لکھا تھا۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف و دقت نہ ہو تو براہ مہربانی اکٹھا کر دیجیے گا۔ ستمبر کے وسط تک مجھے ایک مضمون تیار کرنا ہے۔ کچھ تو وقت باقی ہے۔ اتفاقاً تیراتانی صاحب [۱] اس ماہ کے آخر میں ایک مہینے کی مدت کے لیے جاپان آ رہے ہیں ۔ ان کے ذریعے آپ یہ مواد مجھ تک پہنچوا سکتے ہیں ۔ تیراتانی صاحب کو میں نے خط لکھا ہے کہ آپ کو ٹیلی فون کریں ۔ آپ بھی ان سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کیجیے گا۔ امید کرتا ہوں کہ مواد مل جائے گا۔ یہ معلوم ہو کر بھی افسوس ہوا کہ ''اخبارِ اُردو'' [۲] بند کیا گیا ہے۔ نہ معلوم کیوں بند کیا گیا۔ اُردو زبان کے بارے میں یہ رسالہ منفرد رسالہ تھا۔ اب اسلام آباد سے دوبارہ شائع ہونے کا امکان ہے؟

آپ کی کئی کتابیں کوگا صاحب [۳] کے ذریعے مجھے اپریل میں مل گئیں ۔ بہت بہت شکریہ۔ براہ کرم آئندہ بھی بھیجتے رہیے گا۔ آخر میں مجھے اُمید ہے کہ آپ کی آنکھ جلد از جلد ٹھیک ہو جائے گی ۔ بیگم صاحبہ کو سلام پہنچا دیجیے ۔ ہم تینوں خیریت سے ہیں ۔ یہاں بھی شدید گرمی ہوتی رہتی ہے ۔

آپ کا دوست

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۵ ﴾

شعبہ اُردو

ٹوکیو

۲۱ ؍فروری ۱۹۸۴ء

جنابِ معین الدین عقیل صاحب

آداب وتسلیمات ۔ بڑی مدت ہوئی کہ میں نے آپ کو خط نہیں لکھا۔ میں معذرت خواہ ہوں ۔ آپ کے خطوط، نئے سال کا کارڈ اور آپ کی ارسال کردہ چند کتابیں سب مجھے موصول ہوئیں ۔جن میں سے خاص طور پر تذکرۂ شوق میرے لیے بڑی قیمتی چیز تھی ۔ بہت بہت شکریہ۔آپ نے اپنی آنکھ کی بیماری کے باوجود اس کتاب کو فوٹو اسٹیٹ کرانے میں اپنا قیمتی وقت ضائع کیا تھا، اس کے لیے میں کیسے شکریہ ادا کروں ۔خیر باقی کتابیں اور رسالے وغیرہ جن میں آپ کی تصانیف بھی شامل ہیں سب ہماری یونیورسٹی کی لائبریری میں سجا دیے گئے ہیں ۔

ہمارے شعبے میں استادوں کی کمی کی وجہ سے حد سے زیادہ کام ہوتے ہیں ۔اور آج کل سالانہ امتحانات جاری ہیں ۔ پھر مارچ کے شروع میں تو داخلے کا امتحان ہوگا ۔ پھ ہر جماعت کے طلبہ کا نتیجہ نکالنا، سالانہ تقریب تقسیم اسناد، داخلے کی تقریب وغیرہ وغیرہ سے بالکل فرصت نہیں ملتی ۔

خیر، سمجھتا ہوں کہ زندگی شاید اسی کا نام ہے ۔اچھا عقیل بھائی، اب میں آپ کو اپنی مرتب کردہ کتاب اپنی طالبات کے ذریعے پہنچوا رہا ہوں ۔کتاب کا نام ہے ''اردو ادب کے شہپارے'' متن، شرح اور ترجمے پر مشتمل چھوٹی سی کتاب ہے ۔طباعت میں دو سال لگے ۔امید ہے کچھ نہ کچھ تو ہو گیا ہوگا ۔

میہارو اور ہاروکا (بہار کی خوش بو) دونوں خیریت سے ہیں ۔اسی جون کے آخر میں پھر ایک کا اضافہ ہوگا ۔میہارو بڑا پیٹ سنبھال کر فرانسیسی بینک میں بحیثیت سکریٹری کام کرتی رہتی ہیں ۔فریسہ باجی ! کا کیا حال ہے؟ ہماری طرف سے سلام کہہ دیجیے گا ۔اگر ہو سکے تو ایک سال کے اندر اندر پاکستان آؤں گا ۔

فقط آپ کا

اسادآ یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۶ ﴾

۸ر ستمبر ۱۹۸۴ء

ٹوکیو

السلام علیکم

اپنے دوست معین الدین عقیل صاحب اور بیگم صاحبہ

ہمارے خاندان میں ایک بیٹے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نام کے معنی ہیں۔''اولیت'' میہارو اگست کے وسط سے باقاعدہ کام کررہی ہیں۔ ماں بیٹا دونوں خیریت سے ہیں۔اطمینان رکھیے۔

تفصیلات پھر اگلے خط میں لکھوں گا۔

والسلام

آپ کا

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۷ ﴾

۲۴/اکتوبر ۸۵ء

ٹوکیو

عزیزم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

عرف عقیل بھائی۔

السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ خیریت سے ہوں گے۔ یہاں ہم سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔ میہارو تو اب بھی کام کرتی ہیں۔اس لیے مجھے بھی گھر کا کام کاج کرنا پڑتا ہے۔

آج مجھے اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ کو یہاں کی زندگی کی تفصیل لکھ سکوں۔ معاف کیجیے گا۔تفصیل تو پھر اگلے خط میں قلم بند کروں گا۔

ہاں، آپ کو اطلاع ملی ہوگی کہ فوکاماچی صاحب ۱؎ پاکستان جارہے ہیں۔شاید وہ نومبر کی دس تاریخ کو کراچی پہنچیں گے۔ کراچی میں ان سے ملاقات ہوئی تو ہماری زندگی کے بارے میں آپ کو بہت معلومات حاصل ہوجائیں گی۔

اس سلسلے میں حسبِ معمول میری درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل کتابیں جمع کیجیے گا۔ بہت شکر

گزار رہوں گا۔جمع ہو جائیں تو فو کا ماچی صاحب کے حوالے کر دیجیے۔

(۱) Cassette Tape

غلام عباس رکرنیں: اردو کے منفرد افسانہ نگار غلام عباس کے تین شاہکار افسانے خود اُن کی زبانی:
EMI:TC-CEMCPM-5467) (Aligarh Muslim Univ. Old Boys Association)

(۲) ذاکر علی خاں: قلمرو

(۳) یادِ یارِ مہرباں (مرتبہ مرزا ظفر الحسن) مکتبۂ اسلوب، کراچی۔

(۴) جامعہ عثمانیہ (از ڈاکٹر محمد رضی الدین صدیقی وغیرہ) بہادر یار جنگ اکیڈمی، کراچی۔

(۵) جمیلہ ہاشمی: آتش رفتہ (ناولٹ)

(۶) سندھ اور نگاہِ قدر شناس (از ممتاز راشدی)

(۷) ڈاکٹر حمیرا جلیلی: سب رس کی تنقیدی تدوین

(۸) شاہد احمد دہلوی: بزمِ خوش نفساں (مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی) مکتبۂ اسلوب، کراچی

(۹) زیتون بانو۔فن اور شخصیت (مؤلفہ: احمد پراچہ) مکتبۂ ارژنگ، پشاور

(۱۰) اشاعتِ ہائے خاص اردو رسائل۔ ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی

(۱۱) رسائل وجرائد کی ڈائریکٹری۔ ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی

☆ دوسری بات یہ ہے کہ سنا ہے کہ غلام عباس [۲] کے افسانوں پر محمد حسن عسکری صاحب [۳] کا اچھا مضمون ہے۔آپ کو علم ہو تو اس کی ایک کاپی مجھے دیجیے۔

☆ رسالوں میں چھپے غلام عباس کے افسانے ''رینگنے والے'' اور ''اغوا'' کی کاپی بھی چاہیے۔

☆ ادبی انجمن ''ادبستان'' کی نشت میں کئی سال ہوئے مظہر جمیل صاحب [۴] کا غلام عباس پر مضمون پڑھا گیا جس کا مسودہ میسّر ہو تو اس کی کاپی چاہیے۔

فی الحال میں نے ''واجدہ تبسم [۵] کے افسانوں میں استعمال ہونے والی دکنی زبان'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔چھپ گیا تو ارسال کروں گا۔اس کے سلسلے میں مزید آپ کی مدد بھی چاہیے۔

میہاروؔ فریسہ کو سلام لکھوا رہی ہیں۔

آداب

اساؔدا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۸ ﴾

۱۶/مارچ ۱۹۸۶ء
ٹوکیو

عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مدت ہوئی کہ میں نے آپ کو خط نہیں لکھا۔امید ہے کہ آپ اور بیگم صاحبہ خیریت سے ہوں گے۔

نومبر میں فوکاماؔچی صاحب اکراچی گئے تھے۔اور آپ کی طرف سے دی ہوئی کتابیں ساتھ لائے تھے۔وہ سب موصول ہوئی تھیں۔رسید نہ دینے کی معذرت چاہتا ہوں۔

آج ایک خبر سنانے کے لیے لکھ رہا ہوں میں ۲/اپریل کو کراچی پہنچ رہا ہوں۔کراچی میں مختصر قیام ہے بس تین دن کے لیے۔مگر آپ سے ضرور ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔کراچی پہنچتے ہی ٹیلی فون کروں گا۔ کراچی کے بعد لاہور اور اسلام آباد جاؤں گا۔اور ۱۷/اپریل کو ٹوکیو واپس آنے کا پروگرام ہے۔

اس دفعہ میں اکیلا آرہا ہوں۔میہارو اپنے کام میں مصروف رہتی ہیں۔دو بچے حسبِ معمول نرسری سکول جاتے ہیں۔ہم چاروں کے سفر کرنے کے لیے اور دو تین سال کی ضرورت ہے۔میہاؔرو آپ کو اور بیگم صاحبہ کو سلام کہتی ہیں۔

کراچی میں تو گرمی شروع ہوگئی ہوگی۔یہاں ٹوکیو میں اب بھی سردی ہے۔دو دن پہلے برف باری ہوئی۔لیکن اب بہار کی آمد ہے۔

اچھا، اجازت دیجیے۔باقی تفصیلات کراچی میں۔

نیازمند

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۹ ﴾

شعبۂ اردو

جامعۂ ٹوکیو برائے زبان ہائے خارجی

۲۱ رجنوری ۷۸ء

محترم دوست معین الدین عقیل صاحب اور بھابھی صاحبہ

السلام علیکم، نیا سال مبارک۔

آپ کے نئے سال کا کارڈ ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ ہم آپ کو خوش کرنے کے لیے پاکستان آ رہے ہیں۔ پچھلے اپریل میں تو سرسری ملاقات ہوئی، اس لیے دل میں تشنگی رہ گئی ہے۔ پروگرام کے مطابق ہم یعنی میں، میری بیوی اور دو بچے ۲ فروری کی رات کو کراچی پہنچیں گے اور چار راتیں Hollyday Inn میں گزاریں گے۔ ہم بھی ٹیلی فون کریں گے۔ آپ بھی پہلے ٹیلی فون کیجیے گا۔

ڈاکٹر کشفی صاحب کو بھی ہماری آمد کی اطلاع دیں تو مہربانی ہوگی۔

باقی باتیں کراچی میں ملاقات پر ہوں گی۔

والسلام

نیازمند

اسادا یوتاکا اور میہارو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۰ ﴾

۱۷ رجولائی ۱۹۸۸ء

ٹوکیو

السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ اور اور فریسہ دونوں خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا خط ملا۔ اور اس سے پہلے

کے کئی خطوط بھی مل چکے ہیں۔ جواب نہ لکھ سکنے کی معذرت چاہتا ہوں۔

اب میں بہت جلدی میں ہوں۔ اور یہ خط ٹوکیو کے ہوائی اڈے پر بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ کیوں کہ آج سے دو ماہ کے لیے بھارت اور پاکستان کے دورے پر روانہ ہو رہا ہوں۔ اس بار میں اکیلا سفر کر رہا ہوں۔ بھارت میں ایک ماہ گزاروں گا پھر اس کے بعد بمبئ سے کراچی پہنچوں گا۔ میں یوم آزادی پر یعنی ۱۴/اگست کو بمبئ سے IC131 کی پرواز سے صبح گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر کراچی ہوائی اڈے پر اتروں گا۔ قیام Holiday Inn میں ہوگا۔

معاف کیجیے۔ اب وقت نہیں ہے۔

باقی تفصیل کراچی میں ہوگی۔

آپ کا دوست

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۱ ﴾

۱۲ دسمبر ۱۹۸۹ء

عقیل صاحب اور فریسہ،

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ اور آپ کے خاندان والے سب ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔

آج کل میں ایک نجی پرائمری اسکول میں فرانسیسی زبان پڑھاتی ہوں۔

میرے شوہر research work کے لیے تین مہینے پاکستان میں گزاریں گے۔ اس لیے میں بھی اپنے بچوں کو ساتھ لے کر ایک مہینے کے لیے پاکستان آرہی ہوں۔

میں اسلام آباد سے کراچی پہنچوں گی Dec 23rd کو اور Holiday Inn میں ٹھہروں گی۔ اس دفعہ مجھے سندھ کے اندر جانے کا ارادہ ہے۔ خاص طور پر زنانے میں رہنا چاہتی ہوں۔

کراچی میں، میں کوئی ایک ہفتہ ٹھہروں گی۔ اُس وقت میں آپ لوگوں سے ضرور ملنا چاہتی

ہوں۔مہربانی کر کے آپ Holiday Inn میں پیغام چھوڑ دیجیے۔جس میں اپنے گھر کا ٹیلی فون نمبر بھی لکھا ہوا ہو۔

آپ کی میہارو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۲ ﴾

ٹوکیو

21-2-90

عقیل صاحب

السلام علیکم

مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے خیریت سے ہوں گے۔

میں اور میرے دو بچے خیریت سے ٹوکیو واپس پہنچے۔ٹوکیو میں بہت سردی تھی اور برف بھی پڑی ہوئی تھی۔ بچے برف میں خوشی سے کھیلتے تھے۔دیر ہوگئی مگر میں الگ سے origami [1] کی کتاب بھیجوں گی۔ان شاءاللہ فروری کے آخر تک پہنچے گی۔

ہم آپ لوگوں کی تصویریں دیکھ کر آپ لوگوں کو یاد کرتے ہیں۔ خیر، بچے تو اسکول جاتے ہیں۔اور پھر اپنے دوستوں سے مل کر انھیں پاکستان کے بارے میں بتاتے ہیں۔ میں بھی فرانسیسی کلاس دے رہی ہوں۔گھر والوں کو، خاص طور پر Farisa [2] کو میری طرف سے سلام کہہ دیجیے۔

خدا حافظ

میہارو اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۵/اپریل ۱۹۹۰ء

ٹوکیو

جناب عقیل صاحب

آداب عرض۔

دو ہفتے ہوئے آپ کا خط (کتابوں کے متعلقہ عکس، آپ کا مضمون اور کارڈ) ملا۔ بہت بہت شکریہ! آپ کا مضمون جو''کتاب نما'' میں شائع ہوا تھا، میرے لیے واقعی نہایت دلچسپ ثابت ہوا۔

۱۱/مارچ کو ٹوکیو جانے والی پرواز پندرہ گھنٹے دیر سے روانہ ہوئی۔ اس لیے میں ۱۲/مارچ کو ٹوکیو پہنچ گیا۔

پہنچتے ہی یونیورسٹی میں چھوٹے موٹے کام میرا انتظار کرتے تھے۔ اور مارچ کے آخر میں گریجویشن کی تقریب بھی ہوئی اور اگلے ہفتے داخلے کی تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ پھر اس کے بعد کلاس ہی کلاس۔۔۔۔

اب رسالہ''عالمگیر'' [1] کا اشاریہ چھپ چکا ہے۔ عنقریب آپ کو بھی مل جائے گا۔ ذرا انتظار فرمائیے گا۔

میہارو اور دونوں بچے خیریت سے ہیں۔ نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے۔ ہم سب اپنے اپنے اسکول یا یونیورسٹی روز جاتے ہیں۔

فریسہ [2] اور رمیشہ [3] کو سلام اور دعا۔

والسلام

نیک خواہشات کے ساتھ

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۴ ﴾

۹ر دسمبر ۱۹۹۰ء
ٹوکیو

جناب معین الدین عقیل صاحب

آداب۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور بھابی اور بیٹی بھی اچھی ہوں گی۔
عقیل صاحب، میں ۱۶ر دسمبر ۹۰ء کی صبح سویرے کراچی پہنچ رہا ہوں۔ لیکن کراچی میں صرف دو دن کا قیام ہوگا۔ ۱۸ کی صبح اسلام آباد کے لیے روانگی ہے۔ ۱۶ یا ۱۷ کی شام کو آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرا قیام Holiday Inn میں ہوگا۔ مہربانی کر کے آپ مجھے فون کیجیے گا۔ میں بھی آپ کو فون کرنے کی کوشش کروں گا۔

ٹوکیو سے روانگی سے پہلے ضروری کاموں کو مکمل کرنا ہے اس لیے باقی باتیں کراچی میں ہوں گی۔

والسلام

آپ کا دوست

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۵ ﴾

۳۱۔۸۔۱۹۹۳

عقیل صاحب

اگلے سال کے لیے فلم ''پاکیزہ'' کا مکالمہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ میں نے مسودہ تیار کیا ہے لیکن کہیں کہیں ایسی جگہیں رہ گئی ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہ آسکیں۔ اُنھیں آپ پُر کیجیے۔

تین کیسٹ اس مسودے کے ساتھ ہیں۔

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۶ ﴾

۷/دسمبر، ۲۰۰۵ء

عقیل صاحب، آداب عرض ہے۔

ایک اردو استاد کی ضرورت ہے۔ آپ مہربانی کر کے کسی کا نام مجھے دیجیے۔ ہمیں جلدی انتخاب کرنا ہے۔ پہلی فرصت میں جواب دیجیے۔

(ہاں، شاید ہم اگلے سال دسمبر میں اردو کھیل ''ہیروشیما کی کہانی'' لے کر پاکستان آئیں گے۔ اس کی تفصیل بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے استاد کا انتخاب کرنا ہے۔)

خیر اندیش

اسادا یوتاکا

شعبۂ اردو

ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۷ ﴾

۱۰دسمبر، ۲۰۰۵ء

عقیل صاحب

یونیورسٹی قاعدے قانون میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ بس نیشنل یونیورسٹی کارپوریشن باڈی بننے کے بعد، رہائش کے لیے اب یونیورسٹی کی طرف سے کوئی دس مان ین (ا) نہیں ملے گا، بلکہ سرکاری اپارٹمنٹ (جس طرح ہم تاکینوگاوا میں رہتے تھے) مہیا کیا جائے گا۔

عمر ۴۵ سال سے کم ہو، اکیلا بھی ٹھیک، شادی شدہ بھی ٹھیک۔ خاتون بھی ٹھیک ہے لیکن سب کچھ خود کرنے والی ہو۔ ترقی پسند ہو، ملنسار ہو، اور طلبہ کو اپنا سارا وقت صرف کرنے والا/ والی ہو۔

(سچ بتاؤں تو میں معین صاحب [1] اور بینش [2] سے مطمئن نہیں ہوں۔ حالانکہ یہ دونوں جوان ہیں اور عمر کے اعتبار لحاظ سے طلبہ سے قریب ہیں۔ کوئی ان کے کمرے میں نہیں جاتا۔ یہ دونوں حد سے زیادہ کم گو ہیں۔ افسوس کی بات ہے۔)

اور شاعر/ شاعرہ یا ادیب/ ادیبہ ہو تو اچھا ہے۔ پوپولر کلچر سے بھی دل چسپی رکھنے والا/ والی ہو تو بہتر ہے۔ ہمیں روایتی استاد نہیں چاہیے۔

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۸ ﴾

۱۶/ دسمبر، ۲۰۰۵ء

عقیل صاحب،

آداب عرض ہے۔

سُناگا ایمیکو [1] یہاں سے ۲۴ تاریخ کو کراچی کے لیے نکل رہی ہے۔ اس کا بھی خیال رکھیے گا بہت ذہین لڑکی ہے۔

جن خاتون کے لیے آپ چاہتے ہیں، ان کے لیے قانون کا کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اب نئے قانون کے مطابق ان کو اکیلی آنا ہوگا۔ اس سال اپریل سے جو قانون چل رہا ہے اس میں پورے

خاندان کو نہیں بلایا جا سکتا ہے۔ جو گھر گائی دائی ؏ کی طرف سے ملے گا اس میں بڑا خاندان نہیں رہ سکتا۔ اور ہم خاندان کا کرایہ وغیرہ نہیں دے سکیں گے۔ اس خاتون کو ترقی پسند ہونا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ اورینٹیشن اور ڈرامے کی ریشو ؏ کے لیے ان کو راتوں کو سب کے ساتھ وہاں اکیلی رہنا پڑتا ہے۔ اب ہندوستان سے بھی عورت کو نہیں بلاتے ہیں۔ اس وقت ملائشیا اور ویت نام کی عورتیں آئی ہیں۔ اگر وہ خاتون اکیلی آتی ہیں اور سارا کام خود کر پاتی ہیں تو ان کی پروفائل بھیجیے مگر دیر نہیں کیجیے۔

ہاگیتا صاحب؏ کہتے ہیں کہ ان کو محسن بھوپالی صاحب؏ کی کتاب مل گئی ہے۔ اگلے سال دسمبر کے ڈرامے کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا۔

خیر اندیش

اسادا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۹ ﴾

۲۷ مارچ، ۲۰۰۶ء

عقیل صاحب

ہیروشیما کی کہانی کا اسکرپٹ آپ کو کیسا لگا۔ ہاں، بجیا؏ بھی مصروف رہتی ہیں میں سمجھ سکتا ہوں لیکن یقین مانیے کہ ہمارا یہ پروجیکٹ اہم ہے کراچی کے سبھوں کو سلام! خط میرے نام لکھیے فی الحال اس میں لکھیے کہ :

(Samples)

We are very happy to know that Prof ASADA Yutaka of Urdu Department, Tokyo University of Foreign Studies is visiting Pakistan with 13 students to perform "Hiroshima Ki Kahani" in

September 2006. This Association would like to reserve any hall or auditorium in Karachi for the troupe.

or

I am glad to say that the Pakistan-Japan Cultural Association wants to invite the Urdu drama troupe of Tokyo University of Foreign Studies to perform an Urdu play "Hiroshima Ki Kahani" in Karachi in September 2006. ... I regret to say that we cannot pay the airfare, but their local hospitality will be given by us according to our limited standard. (This was written by Gopi Chand Narang)

کوئی خط بھی ٹھیک ہے۔ ۲۰۰۲ء کی طرح ہمیں آپ لوگوں کی مدد چاہیے۔منگل تک ای میل کیجیے گا۔ میں منتظر رہوں گا۔، مہربانی۔

اسادا یوتاکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

ا۔ سید معین الحق: اردو کے معروف مصنف و محقق

۲۔ ہیروکی فوکاماچی: مطالعہ پاکستان اور پاکستان کی معیشت کے ماہر، ڈاکٹر عقیل کے پرانے اور بہت گہرے دوست

خط نمبر ۴:

۱۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء ۔ ۲۰۰۵ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، نقاد، مترجم، ادیب، لغت نویس اور المعروف ''جاپان کے بابائے اردو'' تھے۔ حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

خط نمبر ۹:

۱۔ پاکستان کا معروف ادبی و تحقیقی جریدہ

خط نمبر ۱۰:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۲۔ پاکستان کا معروف ادبی و تحقیقی جریدہ

۳۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۱:

۱۔ اقبال تیراتانی: جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں تجارت کے سلسلے میں کراچی آئے اور یہاں سے اس قدر انسیت ہوگئی یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا جاپانی نام یوری یوکی تیراتانی تبدیل کر کے اقبال تیراتانی اختیار کیا اور ایک پاکستانی خاتون سے شادی کر کے کراچی ہی میں گزشتہ ۵۵ برس سے مقیم ہیں۔

۲۔ ہیروکی فوکاماچی: مطالعہ پاکستان اور پاکستان کی معیشت کے ماہر، ڈاکٹر عقیل کے پرانے اور بہت گہرے دوست

خط نمبر ۱۳:

۱۔ خط نمبر ۱۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ مکتوب نگار کی دختر ''ہاروکا'' جس مطلب ہے '' بہار کی خوش بو''

۴۔ شبیر کاظمی (۱۹۱۵ء۔۱۹۸۵ء): اردو کے ممتاز ماہر تعلیم اور ادیب

۵۔ پاکستان کا معروف ادبی و تحقیقی جریدہ

خط نمبر ۱۴:

۱۔ خط نمبر ۱۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۲۔ پاکستان کا معروف ادبی و تحقیقی جریدہ

۳۔ کاتسورا کوگا: اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ ہندی کے سابق استاد اور پروفیسر امریطس

خط نمبر ۱۵:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

خط نمبر ۱۷:

۱۔ خط نمبر ۱۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۲۔ اردو کے معروف افسانہ نگار

۳۔ اردو زبان و ادب کے معروف نقاد، افسانہ نگار، مترجم اور انگریزی ادب کے استاد

۴۔ اردو زبان و ادب کے معروف نقاد

۵۔ اردو کی مشہور افسانہ نگار

خط نمبر ۱۸

۱۔ خط نمبر ۱۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۹:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی (۱۹۳۲ء ۔ ۲۰۰۸ء): کراچی یونی ورسٹی کے شعبہ اردو کے سابق

صدر، معلم، ماہر تعلیم، محقق اور نقاد۔ جاپان کی اوساکا یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں تین برس تدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔

خط نمبر ۲۰:

۱۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۲:

۱۔ اوریگامی: مربع کاغذ کے ٹکڑے کو کاٹے اور چپکائے بغیر تہ کر کے یا موڑ کر مختلف اشیا بنانے کا جاپانی فن

۲۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۳:

۱۔ ایک ادبی رسالہ

۲۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیثہ نوین عقیل

خط نمبر ۲۷:

۱۔ معین الدین جمیل: ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اُردو میں اس وقت اردو کے استاد

۲۔ معین الدین جمیل کی اہلیہ

خط نمبر ۲۸:

۱۔ سُناگا ایمی کو: اس وقت اردو زبان کی طالبہ بعد ازاں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی اور ان دنوں ایک جامعہ میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

۲۔ یونیورسٹی

۳۔ ’’ رینشو ‘‘ جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ’مشق‘ ہے۔

۴۔ پرفیسر ہیروشی ہاگیتا: مدرس، محقق، مترجم، لغت نویس اور ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبہء اردو۔ ۲۰۲۱ء میں سبک دوش ہوئے۔

۵۔ محسن بھوپالی (۱۹۳۲ء۔ ۲۰۰۷ء): اردو کے معروف شاعر، ان کا اصلی نام عبدالرحمٰن تھا۔

خط نمبر ۲۹:

۱۔ فاطمہ ثریا بجیا (۱۹۳۰ء۔۲۰۱۶ء): اردو کی مشہور و معروف ڈراما نگار اور ادیبہ

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

اُواینو ناؤمی

Ueno Naomi

اواینو ناؤمی صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۳/ دسمبر ۲۰۰۴

جناب پروفیسر عقیل صاحب

السلام علیکم

آپ کا کیا حال ہے؟ گھر میں سَب لوگ خیریت سے ہوں گے۔

میں ٹھیک ہوں۔ پاکستان سے واپس آئے ہوئے ہم کو تین ماہ گزر گئے۔ اب جاپان میں سردی آ گئی ہے۔ کراچی یونیورسٹی کے طالب علم بہت ہی مہربان تھے۔ مجھے سب لوگ بہت یاد آتے ہیں۔ آپ کی بیٹی صاحبہ سے مِل کر بہت خوشی ہوئی تھی۔ میں پاکستان بہت پسند کرتی ہوں۔ میں بہت اردو پڑھ کر اگلے سال پاکستان جانا چاہتی ہوں۔

اپنی صحت کا خیال رکھیے۔

خداحافظ

اُواینو ناؤمی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ایری

Eri

ایری صاحبہ،ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی ۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Happy New Year 2008

عقیل صاحب

نیا سال مبارک ہو!

کیا حال ہے؟ میں اچھی ہوں۔ میں ہر روز ضروری کام کرتی ہوں۔

میں یونیورسٹی میں آپ کے ساتھ بول کر بہت خوشی ہوئی۔

بہت بہت شکریہ

ایری

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

اِکےدا آکیے

Ikeda Akiye

اِکےدا آکیے صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم۔

نیا سال مبارک ہو۔

آپ کا کیا حال ہے؟ میں بہت ٹھیک ہوں۔ ایک سال ہوگیا جاپان سے آپ چلے گئے۔ پاکستان کا کیسا حال چال ہے۔

اردو کی پڑھائی تو بالکل چھوڑ دیا پھر بھی ہمیشہ آپ کی شکر گزار ہوں۔ آپ کا خوشی اور صحت مند کے لیے دُعا کرتی ہوں۔

خدا حافظ

اِکےدا آکیے

Ikeda Akie

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ڈاکٹر ایمی کو سُنا گا

Dr.Emiko Sunaga

ڈاکٹر ایمی کو سُنا گا صاحبہ کا شمار ڈاکٹر عقیل صاحب کے نہایت قابل تلامذہ میں ہوتا ہے۔ایمی کو صاحبہ ہائی اسکول کے زمانے سے ہی انگریزی کے علاوہ کوئی دوسری غیر ملکی زبان سیکھنا چاہتی تھیں چناں چہ یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں داخلے کے بعد انھوں نے اردو زبان سیکھنا شروع کی اس کے علاوہ انھوں نے جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو میں بھی ایک برس اکتساب علم کیا۔ڈاکٹر عقیل صاحب سے ان کی پہلی ملاقات ۲۰۰۳ء میں جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو میں اس وقت ہوئی جب وہ سال دوم کی طالبہ تھیں۔اس وقت سے تا دمِ تحریر ان کا ڈاکٹر عقیل صاحب سے رابطہ قائم ہے۔ڈاکٹر ایمی کو صاحبہ نے کیوتو یونی ورسٹی کے گریجویٹ اسکول اوف ایشین اینڈ ایفریکن ایریا اسٹڈیز سے ''پاکستان میں اسلامی احیاء اور اردو اشاعت: مولانا مودودی بہ طور مصنف اور مفکر ایک مطالعہ'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی ہے اور مولانا مودودی کی علمی خدمات کے علاوہ ان کی تصانیف کی کتابیات کی ترتیب و اشاعت بھی ان کا نمایاں اور منفرد کارنامہ ہے۔جس کی شہرت سارے عالم اسلام میں ہے۔یہ کتابیات شائع شدہ ہیں۔آپ ان دنوں اردو کے اشاعتی کلچر اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں میں نظریات کی منتقلی کے موضوع پر تحقیق کر رہی ہیں۔اس کے علاوہ وہ خودکار ری پرنٹنگ مشین جیسے او سی آر/ ایچ ٹی آر کے ذریعے متن سازی کے عمل میں بھی دل چسپی رکھتی ہیں۔آج کل یونی ورسٹی اوف ٹوکیو لائبریری سسٹم کے شعبۂ ایشین ریسرچ لائبریری میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل، ۲۴ اگست، ۲۰۱۰

عقیل صاحب،

آداب عرض ہے، رمضان مبارک۔

ا۔سی ڈی روم

جی ہاں میں نے سی ڈی روم کا کام کروایا تھا، اُس کا حساب ۴۷۷۵۹ روپے ہے۔ اور ابھی تک ۲۹۳۲۰ روپے دے چکی ہوں۔ تو اب باقی بیلنس ۸۴۷۵ روپے ہے۔ عید کے بعد ثقافتِ اسلامی کے رفاقت صاحب سے ملنے کا ارادہ ہے۔ اُس وقت بیلنس بھی دینا پڑے گا۔

۲۔ سیکیورٹی سافٹ

فی الحال اس سیکیورٹی سافٹ کو ڈاؤن لوڈ کروایئے گا (گرین بٹن دبایئے)۔

یہ جاپان کی کمپنی ہے۔ اور فری ہے۔

http://www.kinsoft.jp/is/

۳۔ ہیرانو صاحب [۱]

ہیرانو صاحب کی طرف سے آپ کو سلام ہے اور اُنھوں نے کہا تھا فی الحال ضروری ڈاکیومنٹ وغیرہ نہیں ہے۔

۴۔ عامر صاحب [۲] کی لغت

ٹوکیو کے عامر صاحب سے میل آیا کہ اُن کی نئی آئی لغت عقیل صاحب سے لے کر جاپان بھیج دیں۔

۵۔ میرا سفر

میری روانگی ۲۷ر اگست پہ ہوگی۔

اس کے بعد تاشقند پہ ٹرانزٹ کر کے ۳ستمبر کی صبح سویرے لاہور پہنچوں گی۔ ۴ سے ۱۳ تک کراچی میں ای شیکا وا صاحب[۳] اور اتا کا صاحب[۴] کے گھر ٹھہر کر، پھر ۱۴ کو لاہور واپس جاؤں گی۔

ہیرانو صاحب کی طرف سے آپ کو سلام ہے اور اُنھوں نے کہا تھا فی الحال ضروری ڈاکیومنٹ وغیرہ نہیں ہے۔

لاہور میں ۱۴ سے ۲۰ تک گزارنے کے بعد ۲۱ ستمبر کو واپسی کی فلائٹ ہے۔ خدا نہ کرے، اگر کراچی یا لاہور میں سیلاب کا نقصان بڑھ جائے تو اسلام آباد آؤں گی۔

اِس دفعہ پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز اور نئے ناول نگاروں کی کتابیں جمع کرنا ہے۔ اور آپ سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں۔

ایمی کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱ کیوتو یونیورسٹی میں سید جمال الدین افغانی پر تحقیقی کام کرنے والے ایک اسکالر

۲ عامر علی خان: زیرِ نظر مجموعے کے مرتب اور ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو میں اس وقت اردو کے مہمان پروفیسر

۳ کراچی میں جاپانی قونصل خانے کے ایک افسر

۴ اتاکا محمد عظمت شی گے یوکی جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں پاکستان کے شہر کراچی تشریف لائے اور کراچی یونی ورسٹی کے شعبے پولیٹیکل سائنس سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء میں کراچی میں جاپانی قونصل خانے سے منسلک ہوگئے۔ اسلام قبول کر کے ۱۹۸۴ء میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کی بھانجی آصفہ صاحبہ سے شادی کر کے پاکستان مستقل سکونت اختیار کی۔ اتاکا صاحب کراچی میں گزشتہ ۴۶ برس سے مقیم ہیں۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ایمی اتو

Emi Ito

ایمی اتو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ، ۱۲/ جولائی ۲۰۰۰

عقیل صاحب،

کیا حال ہے؟

میں نے آپ کا میل دیکھا تو بہت خوشی ہوئی۔ بہت بہت شکریہ۔

میں نے ساتو صاحبہ [۱] سے بھی اپنے سفر کے بارے میں بتایا، تو اُنھیں نے کہا تھا کہ میرے گھر ٹھہرو۔ اصل میں، ابھی میری فلائٹ ویٹنگ ہے۔ ابھی پکا نہیں۔ اگر میری فلائٹ مل گئی تو میں جلدی آپ کو اطلاع دوں گی۔

آپ کی بیگم صاحبہ [۲] اور رمیشہ [۳] کو بھی میری طرف سے بہت بہت سلام کہہ دیجیے۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔

پھر میل بھیجوں گی۔

خدا حافظ

فرام ایمی اتو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱ اردو کی ایک سابق طالبہ
۲ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ
۳ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

آئیکو

Aiko

آئیکو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور فریسہ صاحبہ [1] اور دادی صاحبہ [2] بھی خیریت سے ہوں گے۔ مجھے حیران ہوگئی تھی جب آپ کو موضوع کے بارے میں کچھ اعتراض تھا۔ میرا خیال ہے کہ کنجروں کو، اور ہیرا منڈی کی اصلیت کو جاننا بہت اہم ہے۔ بہر حال میں کوشش کروں گی۔ آئندہ میں ضرور کراچی جا کر آپ سے ملوں گی تب تک مجھے مت بھولیے گا!

خدا حافظ

آئیکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۲۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی والدہ محترمہ عزیزہ بانو صاحبہ

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

تاکویا اُوچی

Takuya Ouchi

تاکویا اوچی صاحب، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے فارغ التحصیل سابق طالب علم اور ڈاکٹر عقیل صاحب کے شاگرد رہے ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خطوط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾ ا

عقیل صاحب، (اور واثق ۲؎ اور سب خاندان)

السلام علیکم!

آپ سب لوگ کیسے ہیں؟

مجھے بہت خوشی آئی جب آپ سے جاپان میں مِلا۔ اِس مہینے میں ہمارا اُوسا کا گائی ڈائی ۳؎ میں ایک اردو ڈرامہ تھا جس کا نام ''انارکلی'' بہت اُداس مگر بہت شاباش!

آج کل میں کام کے لیے مصروف ہوں لیکن پھر پاکستان میں ملیں گے!

اُووچی تاکویا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۱ دِسمبر ۲۰۰۱ء

السلام علیکم

عقیل صاحب

نیا سال مبارک ہو!

میں لندن میں گزرتا ہوں۔ معاف کیجیے صاحب، لیکن یہ تصویریں دیکھ سکتے ہیں؟ اور یہ نیا سال مبارک کارڈ card آپ سب لوگ (یعنی سب آپ ۲ خاندان لے) کے لیے۔ زحمت کے لیے بہت معاف کیجیے۔ لیکن ایک Magazine جو ہمارا اخبار اُس میں ہیں۔ (ہم نے Interview کیا) وہ بھیج دیجیے، اگر آپ بھیج سکتے۔

خدا حافظ

تا کو یا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

السلام علیکم!

نیا سال ۲۰۰۲ء مبارک ہو!

آپ سب لوگ ٹھیک ہیں؟ میری طبیعت بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ لیکن لندن میں آج کل ذرا سرد ہے۔

میں ایسا دعا کروں گا کہ اِس سال آپ سب لوگ کے لیے زیادہ خوشی سال ہوگا۔ خاص طور پر منزہ لے، آپ شادی کریں گی! اِس سال سے مجھے ملازمت حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ضروری ہوگا۔ جاپان کی صورتِ حال اِقتصادی کے بارے میں اچھی نہیں۔ بہر حال، میں کوشش کروں گا!

میرا خیال ہے کہ میں Research for Graduation Thesis کرنے کے لیے اِس سال گرمی کی چھٹیوں میں پاکستان جاؤں گا۔ میں آپ لوگ سے ملنے کے دِن کا انتظار کر رہا ہوں۔

خوشی کے ساتھ

اُوچی تاکویا

Takuya Ouchi

''ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں''

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ۱:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کا بھتیجا، اردو یونیورسٹی میں ڈپٹی کنٹرولر اگیزامینشن

۳۔ اوساکا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز

خط نمبر ۲:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب اور ان کے بھائی کا خاندان

خط نمبر ۳:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی بھتیجی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

تاگوچی

Taguchi

تعارف:

تاگوچی صاحب اُس وقت جاپان پولیس کے افسر اور اردو زبان کے طالب علم تھے۔ تاگوچی صاحب اردو زبان سیکھنے کے لیے ٦ ماہ کراچی میں مقیم رہے اور اس دوران ڈاکٹر عقیل صاحب سے مسلسل رابطے میں رہے۔ جاپان واپس جا کر بھی یہ رابطہ ایک عرصے تک جاری رہا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

السلام علیکم

اجازت دیجیے

بہت دیر ہے۔ آپ بہت مہربان ہیں۔ بہت بہت شکریہ

آپ کا خط بہت اچھا ہے۔ لیکن بہت مشکل ہے۔ میں سمجھا نا سکتے نہیں۔

Watase صاحبہ [۱] بہت اچھی اور مہربان ہیں۔

آج کل جاپان میں جعلی ٹیلیفون card case بہت ہے۔ میں بہت محنت کرتا ہوں۔

میں چھٹی (holiday) کے پاس بہت۔

please مدد کیجیے۔ آپ ایک عنایت فرمائیں گے؟

Translate this Urdu into English

Mamiya [۲] اور Shimho صاحب [۳] سے سلام کہیے۔

پھر ملیں گے

خدا حافظ

تاگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱۔ اس وقت اردو زبان کی طالبہ

۲۔ پروفیسر مامیا کین ساکو: ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم اور ماہر لسانیات

۳۔ Shimho sahab

۴۔ تاریخ ندارد

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر تیتسو یا تسو یوگوچی

Professor Tetsuya Tsuyuguchi

پروفیسر تیتسو یا تسو یوگوچی صاحب ابتدا میں تاریخ کے طالب علم تھے۔ انھوں نے رکیو یونیورسٹی، ٹوکیو سے سن ۱۹۸۵ء میں بی اے کی سند حاصل کی بعد ازاں اسی یونیورسٹی سے ۱۹۸۸ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان سے ان کا تعلق اسی وقت قائم ہو گیا تھا جب انھوں نے پہلی مرتبہ ۱۹۸۳ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ ۱۹۸۸ء سے انھوں نے فارسی اور عربی زبان سیکھنا شروع کی، اس کے ساتھ ساتھ انھیں ہندی اور اردو سے دل چسپی پیدا ہوئی اور انھوں نے اردو زبان سیکھنے کی طرف بھی توجہ دی۔ تیتسو یا صاحب مختلف زبانیں سیکھنے کے شوقین ہیں۔ اسی شوق کے زیر اثر انھوں نے فرانسیسی اور ڈچ زبانوں میں بھی مہارت حاصل کی ہے۔

سن ۱۹۸۹ء میں جنوبی ایشیا کی تاریخ پڑھنے کے لیے پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کیا۔ یہاں تین سال تک تاریخ کے طالب کی حیثیت سے اکتساب علم کیا۔ تیتسو یا صاحب زبانوں کے اسکالر کے ساتھ ساتھ محقق بھی ہیں۔ مختلف نوعیت کے تحقیقی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ تیتسو یا صاحب کا اہم علمی کارنامہ مولوی نور احمد چشتی کی معرکۃ الآرا تصنیف ''یادگارِ چشتی'' کا جاپانی زبان میں ترجمہ ہے، جو لاہور کی تہذیبی، ثقافتی اور علمی و ادبی تاریخ کا شان دار مرقع ہے۔ تاریخِ لاہور ان کی خصوصی دل چسپی کا موضوع ہے ان دنوں اسی موضوع کے تحت تحقیقی کام کر رہے ہیں۔

پروفیسر تیتسو یا صاحب نے اردو تدریس کا آغاز ۲۰۰۲ء سے کیا۔ جاپان کے مختلف اداروں میں اردو زبان پڑھاتے ہیں۔ ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں ۲۰۰۹ سے مہمان استاد کی حیثیت سے تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

تیتسو یا صاحب کی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے پہلی ملاقات ۱۹۹۲ء میں ہوئی۔ اس وقت سے استوار یہ تعلق آج تک قائم ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی علمی قدر و منزلت کے معترف ہیں اور ان سے گاہے گاہے اکتساب علم کرتے رہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۰؍دسمبر ۲۰۰۰ء

بخدمت محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

سلام مسنون!

آج آپ کا ارسال کردہ خط موصول ہوا ہے۔ اب آپ کی عین فرمائش کے مطابق، مطلوبہ زیروکس کاپی جو آپ نے مجھے مہربانی سے عنایت فرمائی تھی، اس کی اور زیروکس کاپی تیار کر کے آپ کی خِدمت میں بھیج رہا ہوں۔

اور اس کے ساتھ اس کا ایک اردو ترجمہ جو اتفاقاً میرے پاس پڑا ہے آپ کے پیشِ خدمت کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ کی کچھ تو دلچسپی کا باعث بنے تو اس سے بڑھ کر مسرت کی بات نہ ہوگی۔ جہاں تک کوندو صاحب [۱] اور ہانیدا صاحب [۲] کے نام کارڈ کا تعلق ہے تو ضرور مناسب وقت پر ان کے پاس پہنچا دوں گا۔ اور جس طرح آپ کی خدمت میں بھیجے ہوئے خط میں لکھا ہوا ہے۔ میں اس دفعہ فروری میں پاکستان آ رہا ہوں۔ لیکن اب تک تو صحیح طور پر اس کی تاریخ وغیرہ تو بتا نہیں سکتا۔ جب پروگرام پکا بنے تو پھر آپ کو اطلاع دوں گا۔

اچھا اب اجازت چاہتا ہوں۔ السلام علیکم۔

آپ کا مخلص

تیتسو یا تسو یو گوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

تاریخ: پیر،۳/ مارچ ۲۰۰۳

محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب!

السلام علیکم

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ معذرت خواہ ہوں کہ لمبی مدّت آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ اب جلد آپ سے ملاقات ہوگی۔ بہ شرط یہ کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ میرا تھائی ایئر لائن کے جہاز سے ٦ مارچ کو ۲۱:۰۵ پر کراچی پہنچنے کا پروگرام ہے۔ اگر یہ بتائیں کہ کہاں اور کس طرح آپ سے مل سکوں، تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

میں آپ سے ملاقات کرنے کا تہِ دل سے متمنّی ہوں۔ اور اس سلسلے میں میرے لائق کوئی خدمت ہو، تو بتائیں۔ اچھا!

السلام علیکم

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

تاریخ: اتوار، ۱۴/ستمبر ۲۰۰۳

بخدمتِ محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم!

خیریت کا طالب خدا تعالٰی کے کرم و فضل سے بخیریت ہے۔ اولاً، ٹویو بنکو ا کے سلسلے میں بات کروں گا۔ جس طرح میں نے پچھلے ای میل میں بتایا آپ کے ادارے کی ارسال کردہ مطبوعات وہاں پہنچ چکی ہیں۔ مگر بات یہ ہے کہ جس کی ''انوائس'' (یعنی ''بل'') اب تک نہیں پہنچا۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ وہ ٹویو بنکو کے پتے پر بھیج دیجیے۔ احتیاطاً اس کا پتا ذیل میں مندرج ہے۔

The Toyo Bunko (Oriental Libraray), Honkomagome, 2-8-21,

Bunkyo-ku Tokyo 113-0021, Japan

اچھا، دوسرے ہانیدا صاحب کے بارے میں بتاؤں گا۔ وہ اگلے سال فروری میں ضرور پاکستان آپ کی خدمت میں آئیں گے۔تو، آپ سے ملاقات کے متمنّی ہیں۔اس دفعہ اُن کا ارادہ ہے کہ پاکستان کے کتب خانوں میں موجود مخطوطات کی تحقیق کی جائے اور اُن کا عکس، جہاں تک ممکن ہو، حاصل کیا جائے۔

اس لیے اس سلسلے میں، میں آپ سے کچھ مشورہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔اس میں اُن کا مطالبہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی مخطوطے کی اشاعت تو بالکل مدِنظر نہیں رکھتے۔مگر وہ ایک پروجیکٹ کے تحت آرہے ہیں۔تو اپنے ملک واپس ہونے کے بعد، اُس کی رپورٹ پیش کرنا ضروری ہے۔اس لیے اُن مخطوطات میں سے چند ایک کی شروع اور آخر کے تین تین صفحوں کی تصویریں اس میں شامل کی جائیں اور یہ ویب سائٹ پر بھی نشر کی جائیں گی۔

یعنی کسی مخطوطے کے پورے متن کی اشاعت تو نہیں ہوگی۔مگر مذکورۂ بالا مقصد کے لیے چند ایک کی صرف شروع اور آخر کے تین تین صفحوں کی تصویریں درکار ہیں۔آپ کی وساطت سے اجازت مل جائے گی یا نہیں؟ میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ براہ کرم، اس کا جواب دیجیے۔

ضمناً اگر آپ کا مہربانی فرمانے کا ارادہ ہے تو آپ بھی کسی حیثیت سے اس پروجیکٹ میں شامل ہوسکتے ہیں۔ بلکہ ہانیدا صاحب کا یہ ارادہ ہے اس لیے کہ آئندہ کسی صورت میں آپ کی مدد ناگزیر بھی ہوسکتی ہیں۔ بہرحال، اس کے بارے میں آگے چل کر اطلاع کروں گا۔

بہ ہر حال، وہ آرہے ہیں اور ڈیجیٹل کیمرے سے تصویریں اتارنے کا پروگرام ہے۔اور اس وقت میں بھی ہانیدا صاحب کے ساتھ ہوں گا۔

اگر آپ ہمارا کچھ خیال رکھ کر کچھ قدم فرمائیں تو عین مہربانی ہوگی۔

اچھا، میں آپ اور آپ کے گھر والوں کی خیریت اور روشن مستقبل کے لیے دعا گو ہوں۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾ ا

بخدمتِ محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو عید مبارک۔

اچھا، اب ہانیدا صاحب (پروفیسر ہانیدا کوئچی) کا کراچی آنے کا پروگرام مقرر ہو گیا ہے۔ وہ اگلے سال ۲۵ فروری (۲۵ فروری ۲۰۰۴) کو کراچی آئیں گے اور ۳ مارچ (۳ مارچ ۲۰۰۴) کو واپس جائیں گے۔ یعنی ایک ہفتہ پاکستان میں رہنے کا پروگرام ہے۔ ایک طرح سے تو یہ بہت مختصر ہے۔ مگر یہ ابتدائی سمجھیے۔ اور ایک سال بعد پھر باقاعدہ طور پر ہانیدا صاحب آپ کی خدمت میں آئیں گے۔ اب ہم پاکستان میں خاص کر کراچی میں کتب خانوں کی فہرستوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ آپ سے ملاقات کے متمنّی ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ہانیدا صاحب کے آنے سے ایک یا دو دن پہلے کراچی آؤں گا۔

وہ ایک منصوبے کے تحت آ رہے ہیں۔ اور یہ بھی عرض کیا ہے کہ آپ بھی اس میں شامل ہوں۔ تو اس کے بارے میں انٹرنیٹ کے ذریعے تفصیل دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے اُس کا پتا بتاتا ہوں۔ مندرجہ ذیل ہے۔

http://www.tufs.ac.jp/~n-kondo/persanscr/haneda-ehtm

اچھا ٹویوبنکو ۲ کے سلسلے میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ ادارے کی ارسال کردہ مطبوعات کی ''انوائس'' وہاں بھیج دیجیے۔ اب ادائیگی کا وقت آ گیا تو متعلقہ آدمی اس سلسلے میں سخت پریشان ہے۔ اگر جلدی بھیج دیں تو آپ کی عین مہربانی ہوگی۔

اچھا، اب اجازت چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

تیتسو یا تسو یوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

تاریخ: منگل، ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۳

بخدمتِ محترم قبلہ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ نیا سال قریب ہے۔ اس لیے اس موقع پر آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو پیشگی سال نو مبارک!

اچھا، جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے، پروفیسر ہانیدا کوئچی صاحب ۱؎ فروری میں ایک پروجیکٹ کے تحت آ رہے ہیں۔ اور میں بھی اُن کا ساتھ دے رہا ہوں۔ تو اُن کے ورودِ کراچی کے بارے میں مزید عرض کر کے آپ سے مشورہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

اسلامی ممالک میں خطاطی کی طویل تاریخ ہے۔ اُس کے ساتھ ہی اب تک خط کی کئی قسمیں وجود میں آئی ہیں۔ اور اُن کے نقوش باقی ماندہ مخطوطات میں چھوڑے ہیں۔ تو مخطوطات پر اور ان شواہد پر مبنی اُس کی عہد بہ عہد تبدیلی یا اُس کے اِرتقائی مراحل پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔ یہ اس پروجیکٹ کا مقصد ہے ضمناً بے شک برصغیرِ پاک و ہند اس سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے ہانیدا صاحب کا اس دفعہ کا مقصد ایک تو جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ مخطوطات کہ دیکھنا اور دوسرے نمونے کے طور پر کسی حد تک اُن کی ڈیجیٹل کیمرے سے تصویریں اُتارنا ہے۔ لیکن جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے، ہر نسخے کی پوری نقل تو نہیں چاہیے۔ مگر محدود تعداد میں شروع اور آخر سے تین تین صفحوں کی تصویریں تو چاہییں۔ اور اُن میں سے چند ایک کے حصے تو بعد میں اشاعت ہو سکتے ہیں۔ مگر اُس کے بارے میں تو آپ سے مشورہ کرنا پڑے گا۔

اس طرح آپ کو بڑی زحمت دے رہے ہیں۔ اور آپ سے مشورہ لینا چاہتا ہوں کہ یہ کام اصل

میں کس حد تک ممکن ہے اور فی الحال ہماری طرف سے اس کے لیے کیا اقدام اُٹھا سکتے ہیں۔اس سلسلے میں تو ہم نے کچھ مطالعہ بھی کیا ہے۔

ان معنوں میں کراچی یونیورسٹی یا ہمدرد یونیورسٹی کا تو ہمیں صحیح طور پر پتا نہیں۔مگر کراچی قومی عجائب گھر کی فہرست تو ہمارے پاس ہے۔تو اس کو دیکھتے ہوئے ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہاں موجود مخطوطات میں سے تاریخ سے متعلق سارے نسخے دیکھ سکیں۔خاص کر وہ نسخے درکار ہیں جن میں تاریخِ کتابت، کاتب کا نام وغیرہ درج ہو اس لیے تعداد میں تو اتنے نہیں ہوں گے۔اور ان میں سے انتخاب کر کے متذکرہٗ بالا طریقے سے تصویریں لینا چاہتے ہیں۔تو اجازت مل جائے گی یا نہیں؟ اور اس کے لیے ہمیں فی الحال کیا کرنا چاہیے؟ ان باتوں کہ مدِنظر رکھ کر اگر مشورہ دیجیے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

اور جب ہانیدا صاحب کراچی میں آئیں تو وہ مختلف کتب خانے بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔مثلاً ہم تسبیحی صاحب کی مرتب کردہ ''کتاب خانہ ہائے پاکستان'' دیکھ رہے ہیں تو وہاں کراچی کے بھی کئی کتب خانوں کا ذکر ملتا ہے۔اُس کے لیے بھی کچھ مشورہ دیجیے۔

اچھا، میں آپ کو حقیقتاً بڑی زحمت دے رہا ہوں۔اگر ہمارے لائق خدمت ہو تو بتایئے۔آخر میں ٹویوبنکو ۲ کے سلسلے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ادارے کی ارسال کردہ مطبوعات کی 'انوائس' جلد بھیج دیں تو عین نوازش ہوگی۔وہاں کے قانون کے مطابق جس کتاب کی ادائیگی نہ ہو۔اُس کا کچھ نہیں کر سکتے۔

میں آپ اور آپ کی اہل خانہ کے روشن مستقبل کے لیے تہِ دل سے دعا گو ہوں۔

اب اجازت دیجیے۔خدا حافظ

مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

تاریخ: جمعہ، ۱۶/جنوری ۲۰۰۴

محترم قبلہ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب!

السلام علیکم۔

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ میں خوشی کے ساتھ آپ کو اطلاع دے رہا ہوں کہ وہ مطلوبہ 'انوائس' ٹویو بنکو[۱] پہنچ گئی ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

اچھا۔ جہاں تک ہانیدا صاحب[۲] کے اور میرے سفرِ کراچی کا تعلق ہے تو ہم مزید مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور خاص کر اسلام آباد کی مرکزی تحقیقات فارسی کے تسبیحی صاحب کی مرتب کردہ ''کتاب خانہ ہائے پاکستان'' دیکھ رہے ہیں۔ وہاں کافی تعداد میں پاکستان کے سرکاری اور نجی کتب خانوں کا ذکر ہے۔ اب تک ہم کراچی قومی عجائب گھر کی فہرست کے علاوہ انجمن ترقی اُردو اور ہمدرد یونیورسٹی کی فہرستوں کو دیکھ چکے ہیں۔ اور بھی میّسر آ جائے تو دیکھیں گے۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اس موقع کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے میں کیا انتظام کر سکتا ہوں۔ آپ نے پہلے اس کے لیے چیف لائبریرین کے نام درخواست لکھنے کا فرمایا تھا۔ ہماری خواہش ہے کہ تاریخ سے متعلق زیادہ سے زیادہ نسخے دیکھ سکیں۔

اور اگر ممکن ہو تو ہر ایک کی ایک حصّے کی تصویر اتار سکیں۔ اگر درخواست لکھنا ہے تو ان شرائط کی پیشِ نظر کس طرح لکھنا ہے؟

اگر اس کے بارے میں کچھ نصیحت کیجیے تو عین مہربانی ہوگی۔

پھر آپ کو پیغام کروں گا۔ اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء

محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہمارے قیام کراچی کے دوران ہمارے لیے بڑی زحمتیں برداشت فرمائیں۔ اور ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ اس طرح سے آپ نے ہمارے اوپر نوازشات کا مینہ برسایا۔ ان گراں قدر احسانات کی بدولت ہمارا سفر کراچی کامیاب اور نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ ہانیدا صاحب [1] تو اس سفر کے دوران بڑے خوش تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح ان کے دل میں کراچی شہر سے کچھ لگاؤ سا پیدا ہوا ہے۔ یہ ایک معاون کے طور پر ان کا ساتھ دینے والے کے لیے خصوصیت کے ساتھ خوشی کی بات ہے۔ بہرحال میں تہ دل سے آپ، آپ کی بیگم صاحبہ [2] اور صاحبزادی [3] کا شکر گزار ہوں۔

اچھا، میں نے قیامِ کراچی کے آخری دن، قومی عجائب گھر میں تین مخطوطات کی مائکروفلم کے لیے ڈائرکٹر صاحب کے نام درخواست پیش کی۔ اور مخطوطہ سیکشن کے انچارج جناب محمد شاہ صاحب کے حوالے کیا۔ اس لیے ایک آگاہی کے لیے اس خط کے ساتھ اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی بھیج رہا ہوں اس لیے کہ اس میں آپ کا ذکر بھی کیا ہے۔ ضمناً اسی دن آخر کار جناب زبیر احمد صاحب [4] سے میری ملاقات ہوئی تو بات چیت کے دوران میں اس کے متعلق بات کی اور ہمارے ساتھ تعاون کے لیے بھی امید ظاہر کی۔ اگر آپ اس کی طرف کچھ توجہ فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

اچھا، ہانیدا صاحب نے طہران سے چند کتابیں آپ کی خدمت میں بھیج دی ہیں۔ قریب قریب آپ کی خدمت میں پہنچیں گی۔ اور وہ آپ اور آپ کے اہل خانہ کو سلام دے رہے ہیں۔ بہرحال، پھر آپ کو خط لکھوں گا۔ اب اجازت چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾ ا؎

بخدمت محترم قبلہ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

سلام مسنون!

خیریت طرفین از خالق کونین۔

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ جس طرح میں نے عرض کیا میں اور ہانیدا صاحب ا؎ اگلے سال کراچی آپ کی خدمت میں آ رہے ہیں۔ ہم آپ کو بڑی زحمت دے رہے ہیں۔ آئندہ تفصیلات برقی پیغام کے ذریعے آپ کو دوں گا۔ میری طرف سے آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو دلی مبارک۔

میں آپ کی خیریت اور مزید ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔

مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾ ا؎

بہ خدمت محترم جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

نئے سال کی خوشیاں آپ کو مبارک ہوں

میری دعا ہے کہ جاپان میں گزارنے والی آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ اور صاحبزادی کی زندگی آپ لوگوں کے مستقبل کے لیے فائدہ مند اور پر معنی ثابت ہو۔

آپ کا تابع دار شاگرد

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾ ۱

بہ خدمت محترم المکرّم جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

سلام مسنون!

خیریت کا طالب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہے۔ اب میں دہلی سے آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ہاشیموتو صاحب ۲ کے پتے پر مجھے خط بھیجا ہے۔ مگر وہ مجھے نہ ملا۔ مگر اتفاق سے اسلام آباد میں سویامانے صاحب ۳ سے ملاقات ہوئی تو یہ علم ہوا کہ آپ کا پروگرام تبدیل ہوگیا ہے۔ اور ۱۸ مارچ کو واپس جا رہے ہیں۔ میں ۲۲، فروری کو لاہور سے نکل کر ہندوستان کی سیر کر رہا ہوں۔ اور جگہ جگہ جا کر مختلف محققوں اور استادوں سے ملاقات کر کے اور نئی چیزوں کا مشاہدہ کر کے بہت کچھ استفادہ اور اپنی تحقیق کے سلسلے میں مدد حاصل ہو رہی ہے۔ پہلے کراچی میں آپ سے ملاقات کرنے کا پروگرام تھا۔ مگر اب یہ مشکل ہوگیا ہے۔ افسوس کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔ حالاں کہ اگر کراچی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکوں تو آپ کی موجودگی کی بناء پر مجھے بہت مدد بھی ملتی۔

اچھا، جہاں تک آپ کے دو آدمیوں کے نام میرے ذریعے فرستادہ تحائف اور آپ کی کتابوں کا تعلق ہے تو احمد سعید صاحب ۴ کے نام تحفہ تو ان کو خود جا کر پہنچا دیا ہے اور دوسرے، اقبال مجددی صاحب ۵ کے نام تحفہ تو حکیم محمد موسیٰ صاحب ۶ کے حوالے کر دیا ہے۔ اقبال مجددی صاحب سے ملنے کی کوشش تو کی۔ مگر اب تک نہ ہوسکی۔ اور آپ کی کتابیں تو لاہور میں ایک آدمی کے پاس بحفاظت رکھی ہوئی ہیں۔ اگر آپ کراچی میں موجود نہ ہوں تو جس طرح آپ نے پہلے ذکر کیا، اتا کا صاحب ۷ کے حوالے کر دوں گا۔

اگر آپ کا کوئی اور ضروری کام ہو تو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے، مال روڈ، لاہور یا پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ کے پتے پر مجھے خط لکھیے۔ میرا شاید ۱۵ مارچ کو یا کم سے کم ۲۰ تک لاہور واپس جانے کا پروگرام ہے۔

میرا ۱۱ اپریل کے وسط میں جاپان واپس جانے کا ارادہ ہے۔ تو اس وقت آپ سے ملاقات ہوگی۔

اچھا اب اجازت چاہتا ہوں۔

والسلام
آپ کا مخلص
تیتسویا تسویوگوچی

پس نوشت : میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ کے ذریعے احمد سعید صاحب اور حکیم محمد موسیٰ صاحب جیسی لاہور کی اہم شخصیات سے واقف ہو سکا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾ ؁

بہ خدمت محترم قبلہ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

سلام مسنون!

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ مجھے آپ کے ملک میں آنے والے بڑے زلزلے کا سن کر بہت صدمہ ہوا۔ اور شمالی علاقے کے حالات ٹی وی پر دیکھتے ہوئے بڑے دکھ کی حالت میں ہوں۔ لیکن اس میں خیر کی بات یہ ہے کہ آپ کے علاقے میں ایک یا دو آفٹر شاک کے سوا کوئی بڑا اثر نہیں ہوا۔ بہر حال شمالی علاقے میں رہنے والے زلزلہ زدگان کے ساتھ اس بڑی آزمائش کے باوجود سبھی پاکستانیوں کی بہتری کے لئے دعا گو ہوں۔ اب میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ اس سال کی آخر میں پاکستان آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ اچھا، اب عید قریب ہے۔ آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو عید مبارک۔

آپ کا مخلص
تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾ ؁

بہ خدمت محترم قبلہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم،

آپ کا برقی رقعہ وصول کر کے بہت خوش ہوا ہوں۔ لگتا ہے کہ آپ خیریت سے ہیں۔

پہلے پہل، ٹویو بنکو ؎۲ کے سلسلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب ''انوائس'' یا ''بل'' تیار کریں تو ہماری سہولت کے لیے اس میں ضرور رقم (ٹوٹل اماؤنٹ) کو ''پونڈ'' میں درج فرمائیے۔

اچھا، میں نے آپ کا سلام ہانیدا صاحب؎۳ کو پہنچا دیا ہے۔ تو وہ بھی بہت خوش تھے اور آپ کو سلام دے رہے تھے۔ جہاں تک ان کے پاکستان آنے کے پروگرام کا تعلق ہے۔ فی الحال، صحیح طور پر تاریخ وغیرہ بتا نہیں سکتے۔

ان کے پروگرام کے مطابق، پہلے وہ ایران جائیں گے اور واپسی پر پاکستان آئیں گے۔

اس لیے اس طرح تو کہہ سکتے ہیں کہ اگلے سال فروری کے آخر سے مارچ کے شروع تک کے دوران آئیں گے۔ اور جتنی مدت ممکن ہو پاکستان میں رکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ شاید وہ ایک ہفتے سے ۱۰ دن یا پھر ۲ ہفتے تک رکیں گے۔ اور اس میں ۴۔۵ دن تو ضرور کراچی میں ہوں گے۔ اس سلسلے میں مشورہ عطا فرمائے کہ پاکستان آنے سے پہلے کس طرح کی تیاری کی ضرورت ہے، ہم جو پاکستان کی کتب خانوں کی فہرست کا مطالعہ تو کریں گے اور اس کے علاوہ تو کیا کرنا بہتر ہے۔ برائے مہربانی، اگر بتائیں تو خوشی ہوگی۔ اور ہانیدا صاحب پوچھ رہے تھے ہم ڈیجیٹل کیمرے سے عکس اتاریں گے۔ تو اس کے بعد چند ایک کی شروع اور آخر کے تین تین صفحات کی بذریعہ انٹرنٹ اشاعت تو ہو جائے گی۔ حقیقتاً اس میں کوئی مضائقہ تو نہیں؟ یعنی، اعتراض کا کوئی امکان تو نہیں؟ وہ اس پر کچھ فکر کر رہے ہیں۔ اگر اس مسئلے کے بارے میں کچھ جواب دیجیے تو خوشی ہوگی۔ ہانیدا صاحب آپ کو بھی اگلے سال کے لیے اس پروگرام میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو وہ کہہ رہے تھے کہ جب ہماری ملاقات ہو تو اس پر تفصیلی بات ہوگی۔

بہر حال، متذکرۂ بالا نکات پر آپ کی رائے سننا چاہتا ہوں۔ اچھا اب اجازت چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

تیتسویا تسویوگوچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبرا:

۱۔ کوندو صاحب: پروفیسر ڈاکٹر کوندو نو بوآ کی ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں مدرس ہیں اور تاریخ ایران اور فاسی زبان کے ماہر ہیں۔

۲۔ ہانیدا صاحب: پروفیسر ہانیدا کوئچی ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں معلم ہیں۔ ماہر تاریخ ایران اور فارسی دان ہیں۔

خط نمبر۳:

۱۔ تویو بنکو (اورینٹل لائبریری) ایک کتب خانہ اور تحقیقی ادارہ ہے جو ایشیائی تاریخ اور ثقافت کے مطالعے کے لیے وقف ہے۔ یہ خطے کا سب سے بڑا 'مرکز برائے ایشیائی مطالعات' ہے اور دنیا کے پانچ بڑے مراکز میں سے ایک ہے۔

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر۴:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۳۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر۵:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۶:

۱۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۷:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۳۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

۴۔ زبیر احمد صاحب: قومی عجائب گھر میں ملازم

خط نمبر ۸:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۹:

۱۔ تاریخ ندارد

خط نمبر ۱۰:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ ہاشیموتو صاحب: جاپان کے قومی نشریاتی ادارے ''نیپون ہوسو کیوکائی'' کے عہدے دار

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر سو یامانے، اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم

۴۔ پروفیسر احمد سعید (۱۹۴۲ء-۲۰۲۱ء): اردو کے نام ور محقق، مؤرخ، معلم اور مصنف

۵۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی: معروف محقق، مؤرخ، مصنف اور گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز

کے سابق صدر شعبۂ تاریخ

۶ـ حکیم محمد موسیٰ چشتی امرتسری (۱۹۲۷ء۔۱۹۹۹ء): حکیم و ادیب۔ انھیں حکیم اہل سنت کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

۷ـ اتا کا محمد عظمت شی گے یوکی جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں پاکستان کے شہر کراچی تشریف لائے اور کراچی یونی ورسٹی کے شعبے پولیٹیکل سائنس سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء میں کراچی میں جاپانی قونصل خانے سے منسلک ہو گئے۔ اسلام قبول کر کے ۱۹۸۴ میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کی بھانجی آصفہ صاحبہ سے شادی کر کے پاکستان مستقل سکونت اختیار کی۔ اتا کا صاحب کراچی میں گزشتہ ۴۶ برس سے مقیم ہیں۔

خط نمبر ۱۱:

۱ـ تاریخ ندارد

خط نمبر ۱۲:

۱ـ تاریخ ندارد

۲ـ ٹویوبنکو: خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۳ـ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

جون کو چی مورا (واتاسے)

Junko Chimura (Watase)

جون کو چی مورا واتا سے (’واتا سے‘ جنکو صاحبہ کا شادی سے قبل خاندانی نام) صاحبہ، ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی ہونہار شاگرد رہی ہیں۔ جون کو صاحبہ نے ۱۹۸۳ء میں ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۷ء اور ۱۹۹۲ء میں بالترتیب بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۹۸۹ء میں اردو کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے جون کو صاحبہ پاکستان تشریف لے گئیں اور کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں جولائی ۱۹۸۹ء تا اگست ۱۹۹۱ء پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس مکمل کیا۔

قبل ازیں جون کو صاحبہ مارچ ۱۹۸۶ء میں اپنے دوستوں کے ساتھ دو ہفتے کے لیے کراچی کا دورہ کر چکی تھیں۔ تاہم ان کی ڈاکٹر عقیل صاحب سے پہلی ملاقات ۱۹۸۹ء میں جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو میں ہوئی۔ اس وقت ڈاکٹر عقیل جون کو صاحبہ کے مذکورہ کورس کے اساتذہ میں سے ایک استاد تھے۔ اپنے دو سالہ قیام کے دوران انھوں نے نہ صرف تعلیم حاصل کی بل کہ یہاں کی تہذیب و ثقافت سے بھی خوب واقفیت حاصل کی۔

جون کو چی مورا صاحبہ کو ترجمے سے خاص لگاؤ ہے۔ اس حوالے سے انھوں نے کئی لائق تحسین کام کیے ہیں۔ جون کو چی مورا نے اردو کے معروف ادیب ممتاز مفتی کے منتخب افسانوں ’’آپا‘‘ (۱۹۸۹ء)، ’’کپ‘‘ (۱۹۹۱ء)، ’’بیگانگی‘‘ (۱۹۹۲ء)، ’’ماتھے کا تل‘‘ (۱۹۹۳ء)، ’’پل‘‘ (۱۹۹۴ء)، ’’کوئی کوئی‘‘ (۱۹۹۶ء)، ’’ وقار محل کا سایہ‘‘ (۱۹۹۷ء) اور ’’جھکی جھکی آنکھیں‘‘ (۲۰۰۱ء) کے جاپانی زبان میں تراجم کیے جو جامعہ ٹوکیو کے شعبۂ اردو کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ادبی رسالے ’’اردو ادب‘‘ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اردو کے ایک اور ممتاز افسانہ نگار رفیق حسین کا معروف افسانہ ’’گوری ہو گوری‘‘ کا جاپانی ترجمہ بھی مذکورہ رسالے کے سن ۲۰۰۶ء کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

علاوہ ازیں جون کو صاحبہ کے جاپانی زبان کی بچوں کی مشہور کہانیوں کے اردو تراجم اردو کے بچوں کے معروف رسالے ’’نونہال‘‘ اور ’’آنکھ مچولی‘‘ میں ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۳ء کے شماروں میں شائع ہو

چکے ہیں۔ان کا ایک اور وقیع کام جاپانی زبان کے مشہور ادیب ''موکو ہاتوجو'' (Muku Hatoju) کی منتخب کہانیوں کا اردو زبان میں ترجمہ ہے جسے پاکستان کے معروف ناشر''سنگ میل پبلی کیشنز'' نے'' سورج کے دیس سے'' کے عنوان کے تحت ۱۹۹۳ء میں شائع کیا۔ جون کو صاحبہ نے ترجمے کے کام کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ''موکو ہاتوجو'' کے بچوں کے لیے تصنیف کردہ مشہور ناول ''مایا'' کا اردو ترجمہ کیا جسے سنگ میل پبلی کیشنز نے ۲۰۰۹ء میں شائع کیا جس پر مقدمہ ڈاکٹر عقیل صاحب نے تحریر کیا۔ جون کو صاحبہ کا ترجمہ کرنے کا یہ سفر ابھی تمام نہیں ہوا ہے۔آج کل ٹوکیو میں ایک نجی ادارے میں ملازمت کی وجہ سے کافی مصروف ہیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ انہاک کے ساتھ مزید تراجم کا ارادہ رکھتی ہیں۔

پاکستان میں اپنے قیام کے دوران جون کو صاحبہ ڈاکٹر عقیل اور ان کے اہل خانہ سے ایسی گھل مل گئیں کہ استاد شاگرد کا رشتہ محبت وشفقت اور خلوص کی بدولت خاندانی تعلقات میں تبدیل ہوگیا۔ جون کو صاحبہ اور ان کے شوہر تیتسو یا صاحب ،ڈاکٹر عقیل اور ان کے اہل خانہ کو اپنے خاندان کا حصہ ہی تصور کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۲/اگست ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے خیریت سے ہوں گے۔ میں ٹھیک ہوں۔ جاپان واپس آتے ہی مجھے زکام ہوگیا تھا۔ابھی کھانسی نکلتی ہے مگر کافی ٹھیک ہوگئی ہوں۔

جاپان واپس آکر تقریباً دو ہفتے ہوئے۔شروع شروع میں کمرے کی صفائی، رشتے داروں اور دوستوں سے ملنے میں مصروف رہی،مگر آج کل آرام کرنے کا وقت ملتا ہے اور ایسے وقت میں اداس ہو جاتی ہوں۔ میں آپ لوگوں کو بہت مس کر رہی ہوں۔ مجھے ڈر بھی لگتا ہے کہ کہیں میں اردو بھول نہ جاؤں۔ کیوں

کہ یہاں اردو میں بولنے کا موقع بالکل نہیں ملتا۔
کبھی کبھی video کے ذریعے اردو ڈرامہ یا فلم دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میں یہاں بہت اداس ہوں۔سوزوکی صاحب [1] اور اساداصاحب [2] سے ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ زکام کی وجہ سے میں گھر میں رہی اور آج کل یونیورسٹی بھی چھٹیوں کی وجہ سے بند ہے۔ ان شاء اللہ ستمبر میں اساتذہ سے ملاقات ہوگی۔

اس خط کے ساتھ تصویریں بھیجتی ہوں اچھی تصویریں آئیں۔ میرے لیے بھی بہت اچھی یادگار ہیں۔

میری طرف سے سب کو سلام کہہ دیجیے۔

اب اجازت دیجیے، خدا حافظ۔

مخلص

جون کو واتاسے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ: ۲۷/اکتوبر ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

تاگوچی صاحب [1] کے ذریعے آپ کا خط ملا۔ اس سے پہلے آپ کا پہلا خط مجھے مل گیا تھا۔ مگر مصروفیت کی وجہ سے جواب میں دیر ہوئی۔ معافی چاہتی ہوں۔

تاگوچی صاحب سے فون پر بات ہوئی۔ ان کی مدد میں ضرور کروں گی۔ مگر آج کل مقالے کی تیاری میں لگی ہوئی ہوں اور اردو کلاس لینے کا وقت نہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ جنوری کی ۱۴ تاریخ کے بعد

جب میں فارغ ہو جاؤں گی تو پھر پولیس اکیڈمی میں کلاسیس لوں گی۔ اس سے مجھے بہت فائدہ ہوگا۔ پڑھانے سے پڑھ بھی سکتے ہیں۔

پچھلے ہفتے ٹوکیو میں ڈاکٹر گیان چند جین صاحب ۲ اپنی بیگم کے ساتھ آئے تھے۔ ان کی ایک بیٹی امریکہ میں رہتی ہیں۔ وہ لوگ ان سے ملنے امریکہ گئے تھے اور واپسی کے راستے میں ٹوکیو بھی آئے۔ ٹوکیو میں تین دن رہے۔ اس کے دوران میں اور یوکاری ۳ نے ان کے کھانے کی تیاری میں مدد دی۔ پھر ان کے ساتھ بس سے ٹوکیو گھومنے کا موقع بھی ملا۔ اپنا شہر اُس طرح پہلی مرتبہ دیکھا۔ بہت مزہ آیا۔ ڈاکٹر صاحب کی ایک کتاب میرے پاس ہے جس کا نام ہے ''لسانی مطالعہ'' اس پر ان کا دستخط مل گیا۔

آشا واپس آچکی ہوگی، ملاقات ہوئی؟ پچھلے دن میں نے ہوسٹل کی ایک سہیلی کو فون کیا تھا۔ اس وقت اس نے بتایا کہ آشا آگئی ہے۔ آشا سے تو فون پر بات نہیں ہوئی۔ مگر اس کی خیریت معلوم ہوئی۔

ایم۔اے ختم کرنے کے بعد یعنی مارچ میں پھر کراچی آنا چاہتی ہوں اپریل تک رہ سکوں گی اس وقت۔ یہ پروگرام ابھی پکا نہیں بلکہ بالکل ''کچا'' ہے مقالہ مکمل کرنے کے بعد دیکھوں گی۔ پروگرام پکا ہو جائے گا تو پھر آپ کو اطلاع دوں گی۔

ترجمے کا کام بھی مقالہ مکمل کرنے کے بعد پھر شروع کروں گی۔ وہ کام تو میں زندگی بھر جاری رکھوں گی۔ اس سلسلے میں آپ کی مدد ملتی جائے گی تو مہربانی ہوگی۔

آپ کی بیگم ۴ اور رمیثہ ۵ کو میں بھی بہت یاد کرتی ہوں۔ آپ لوگوں کے جاپان آنے کا شوق سے انتظار کر رہی ہوں۔ اس خط کے علاوہ رمیثہ کے لیے چھوٹا سا پارسل بھیج رہی ہوں۔ چند دنوں بعد آپ کو ملے گا۔

ٹوکیو میں بارش ہوتی رہتی ہے۔ کراچی کا موسم یاد آتا ہے۔

میری طرف سے سب کو سلام کہیئے۔

آپ کی شاگرد

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۱۰ر جنوری ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے بخیریت ہوں گے۔ آپ کی دعا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ کل مقالہ مکمل ہوا اور جلد بندی کے لیے دے دیا۔ اب اپنے کندھے سے ایک بوجھ اترا ہے۔ حالانکہ فروری کے آخر میں امتحان ہوگا لیکن کچھ عرصے کے لیے آرام ملے گا۔

آپ کا کارڈ ملا۔ شکریہ۔ تین سال بعد جاپان میں نئے سال کا دن منایا۔ رشتے داروں کے ساتھ مزے میں وقت گزارا۔ آپ نے کارڈ میں لکھا کہ بہت دن سے آپ کو میری طرف سے خط نہیں ملا۔ لیکن میں نے آپ کے پچھلے خط ملنے کے فوراً بعد نومبر میں خط بھیجا تھا پھر اس کے بعد ایک کتاب (جاپان کی تاریخ اور رسم و رواج کے بارے میں انگریزی اور جاپانی دونوں میں لکھی گئی ہے) ارسال کی تھی۔ دونوں یونیورسٹی کے پتے پر بھیجے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ یونیورسٹی میں وقت لگتا ہے۔ حالیہ آپ کے گھر کے پتے پر خط بھیج رہی ہوں۔

ٹوکیو میں سردی بڑھتی جا رہی ہے۔ کچھ دن پہلے برف باری ہوئی۔ میرے خیال میں فروری اور مارچ میں کافی برف ہو جائے گی۔ کراچی میں آج کل موسم خوش گوار ہوگا۔ کراچی کا موسم یاد آتا ہے۔

پچھلے خط میں لکھا تھا کہ مجھے ایک سال کے لیے ریڈیو جاپان میں کام ملا۔ سوزوکی صاحب [۱] اردو کے ذریعے جاپانی زبان پڑھائیں گے اور میں ان کی مدد کروں گی۔ مارچ سے ریکورڈ ینگ شروع ہوگی۔ مگر کافی عرصے سے اردو ڈراما یا فلم دیکھنے کا وقت نہیں ملتا تھا۔ اردو سننے، بولنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اب ''مشق'' کرنے کی ضرورت ہے۔

مقالے سے فارغ ہو کر فرصت ملی ہے۔ اردو ڈراما یا فلم دیکھنے کی اور کتاب پڑھنے کی کوشش کروں گی۔

اچھا، اب اجازت چاہوں گی۔ بیگم [۲] اور رمیشہ [۳] کو سلام کہیے، خدا حافظ۔

مخلص

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔جاپان

تاریخ ۲۰ رفروری ۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

آپ اور آپ کے گھر والوں کی خیریت کی خواہش مند ہوں۔آپ لوگوں کی دعا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں ۔ چند دن پہلے آپ کا خط اور اس کے ساتھ ساتھ کلینڈر ملا۔کلینڈر میں پاکستان کی تصویریں دیکھیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔آپ کی مہربانی کے لیے آپ سے شکر گزار رہوں۔

میں کچھ دنوں تک ریڈیو جاپان کا پروگرام ''آسان جاپانی'' کی مختصر درسی کتاب بنانے میں مصروف رہی۔آج کل ۲۷ رفروری کے آخری امتحان (زبانی امتحان) کی تیاری کررہی ہوں۔مارچ سے ''آسان جاپانی'' کا ریکارڈنگ شروع ہوگا۔ہاں! میرا مارچ میں یوکاری [۱] کے ساتھ کراچی آنے کا ارادہ تھا۔لیکن ریڈیو جاپان کے کام کی وجہ سے میں اس مارچ میں کراچی آنے نہیں پاؤں گی۔سوزوکی صاحب [۲] کا کہنا یہ ہے کہ آپ اگلے سال کراچی جاسکیں گی۔پاکستان بھاگے گا نہیں۔کیا آپ لوگ نہیں بھاگیں گے؟

یہ خط یوکاری کے ہاتھ بھیج رہی ہوں۔وہ تقریباً تین ہفتے پاکستان میں رہے گی۔کاش میں بھی اس کے ساتھ کراچی آسکتی۔

کراچی میں گرمی شروع ہوگئی ہے؟ جاپان میں ابھی کافی سردی ہے۔فروری کے شروع میں ٹوکیو میں خاصی برف پڑی تھی اور چند دنوں تک سڑک کے کنارے کنارے بچھی رہی۔ایک اور مصیبت یہ ہے کہ ٹوکیو میں M5 کا زلزلہ ہوا تھا۔صبح سویرے کی بات تھی ایک دم میری آنکھیں کھل گئیں اور میں اٹھ کر کتابوں کی الماری سنبھالنے لگی۔خاصا زوردار جھٹکا تھا۔میں گھبرا گئی۔مجھے زلزلے سے عادت تھی۔(میں بچپن میں ریل کے

قریب رہتی تھی اور ریل گاڑی جب گزرتی تھی تب گھر میں جھٹکا ہوتا تھا جیسے زلزلہ آیا ہو۔) پاکستان میں قیام کے دو سال میں میری عادت چھوٹ گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس زلزلے سے میرے گھر میں نہ کوئی نقصان ہوا اور نہ کسی کو چوٹ لگی۔

ریمو سن اسکول میں خوش ہے؟ اس کو اسکول میں بہت زیادہ دوست مل چکے ہوں گے۔ پھر شوق سے اور محنت سے پڑھتی ہوگی۔ بیگم صاحبہ کیسی ہیں؟ آپ کی والدہ صاحبہ کیسی ہیں۔ اور بچے سب خیریت سے ہیں؟ ان لوگوں کو میری طرف سے سلام کہہ دیجیے۔

اب اجازت چاہوں گی، خدا حافظ۔

مخلص

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ ۲۹ رفروری ۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

چند دن پہلے مجھے آپ کا خط ملا تھا۔ میں نے تاگوچی صاحب کو فون کر کے پتا کیا کہ ان کو آپ کے بھیجے ہوئے ترجمے مل گئے ہیں۔ ان کی طرف سے آپ کو خط مل جائے گا۔

ریڈیو جاپان کے پروگرام ''آیئے جاپانی بولیں'' کا کتابچہ اس پروگرام کی نشریات سننے والوں کی سہولت کے لیے بنایا گیا ہے۔ پچھلے دن جو میں نے بھیجا تھا وہی کتابچہ کی کاپی نشر سننے والوں کے پاس بھی

بھیجا جائے گا۔ میں نے اردو ترجمہ ظفر صاحب ؎۲ سے اصلاح کروایا تھا۔ اگر وقت ہوتا تو آپ سے اصلاح کرنے کی درخواست دینا چاہتی تھی۔ سچ بتاؤں تو میں (صرف میں نہیں بلکہ سب لوگ) آپ کے یہاں، ہمارے شعبہ میں استاد کی حیثیت سے آنے کو چاہتی ہوں۔

(ہفتے میں ایک دن میں جاتی ہوں اور یوکاری ؎۳ دو دن جاتی ہے) میں اور یوکاری آج کل Gunma گونما ؎۴ کی پولیس میں اردو پڑھاتے ہیں۔ گونما علاقے جانے کے لیے اپنے گھر سے تین گھنٹے لگتے ہیں (آنے جانے میں کُل چھ گھنٹے!) (پھر پڑھاتے ہیں دو گھنٹے) مگر پولیس والے (۱۲ پولیس والے ہیں۔ان میں سے دو خواتین ہیں) محنت سے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہم صرف اردو زبان نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ، تہذیب، رسم و رواج کے بارے میں بھی بتاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ان باتوں سے ان کو پاکستان اور پاکستانی لوگوں کے بارے میں معلوم ہو جائے اور پسند آئے۔

چند پولیس والے کہنے لگے ہیں کہ پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ اس بات سے ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔

اچھا، اب اجازت چاہوں گی۔
فضول باتوں میں آپ کا وقت ضائع کر دیا۔ معاف کیجیے۔
رمیشہ کو اور بیگم صاحبہ کو میری طرف سے سلام کہیے، خدا حافظ۔

مخلص
جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

جون کو واتاسے
ٹوکیو۔ جاپان
تاریخ ۸/اگست ۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے سب خیریت سے ہوں گے۔ معافی چاہتی ہوں کہ کافی دنوں سے میں خط نہیں لکھ سکی۔ جون اور جولائی میں، میں مصروف رہی تھی۔ پچھلے ہفتے ایک پاکستانی لڑکا اپنے والد کے ساتھ ٹوکیو آیا۔ اس لڑکے کو تصویروں کے مقابلے میں UNESCO اور جاپانی مشہور کمپنی MITSUBISHI کی طرف سے انعام ملا تھا اور اس سلسلے میں اس کو ایشیا کے دوسرے ممالک کے بچوں کے ساتھ ٹوکیو میں سفر کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ میں ترجمان کے طور پر ان کے ساتھ ایک ہفتے تک ہوٹل میں رہی اور ٹوکیو میں گھومنے پھرنے کے لیے زبان کے لحاظ سے مدد دی۔ وہ Haripur سے آئے تھے۔ انھوں نے ٹوکیو کے سفر سے خوب لطف اٹھایا اور واپس گئے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ لطف اٹھایا۔

ہاں! مجھے سوزوکی صاحب [۱] سے آپ کے بارے میں خوش خبر ملی! سنا ہے کہ آپ ہماری یونیورسٹی کے پروفیسر کی حیثیت سے ٹوکیو آرہے ہیں۔ آپ کی بیگم [۲] اور رمیشہ [۳] بھی آپ کے ساتھ آرہی ہیں نا؟ اس خبر کی وجہ سے میں اور یوکاری بہت خوش ہیں۔ ہم آپ لوگوں کی آمد کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد شروع شروع میں آپ لوگوں کو دقت پیش آئے گی۔ مگر پریشان نہ ہوئیے۔ ہم ہر طرح کی مدد کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ٹوکیو میں بھی گرمی شروع ہو چکی ہے۔ سخت گرمی ہے۔ نمی کے ساتھ۔۔۔۔ مگر طوفان آرہا ہے۔ بارش ہوگی تو پھر گرمی بھی کم ہو جائے گی۔

اگلے سال جب آپ لوگ جاپان آئیں گے تو اس وقت موسم بہت اچھا ہوگا۔ cherry کے پھول کا موسم ہوگا۔

اب اجازت چاہوں گی۔ بیگم اور رمیشہ کو بھی سلام کہیے۔

خدا حافظ

جون کو واتاسے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

جون کو واتاسے
ٹوکیو۔جاپان
تاریخ ۲۳ راگست ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔

مجھے امید ہے کہ آپ لوگ بخیریت ہوں گے۔معافی چاہتی ہوں کہ کافی عرصے تک آپ لوگوں کو فون تک نہیں کیا ہے۔جب کام سے واپس آکر کھانا وانا کھانے کے بعد گھڑی دیکھتی ہوں تو نو،دس بج چکے ہوتے ہیں پھر سوچتی ہوں کہ چلو،کل فون کروں گی۔اس طرح بہت دن گزر گئے۔

پچھلے ہفتے میں اپنے شوہر تیتسویا،ساس اور نند کے ساتھ ان کی نانی ماں سے ملنے 'نی گاتا' نامی شہر گئی تھی اور چار دن وہاں رہ کر جمعہ کو ٹوکیو میں واپس آئی۔

این ایچ کے (NHK) کی طرف سے دو دن کی چھٹیاں لینی تھیں تو اس کی جگہ جانے سے پہلے اور واپس آنے کے بعد بھی بہت زیادہ کام کرنا پڑا۔اس کے علاوہ چھوٹے موٹے کاموں میں وقت گزر گیا۔

یونیورسٹی کا کام تو دو مہینوں سے نہیں ہے،اس کے باوجود پہلے سے زیادہ مصروف رہتی ہوں۔ رمیشہ کے ساتھ تیرنے جانے کے لیے کھلونا لیا تھا،لیکن اس ماہ میں پروگرام بنانا مشکل ہے۔میں اس کھلونے کو ڈاک کے ذریعے بھیج رہی ہوں۔ایک ہفتے تک گرمی رہے گی،اگر اس دوران تیرنے کے لیے جانے کا موقع مل جائے گا تو استعمال کیجیے۔

یہ چھٹیاں کیسے گزر رہی ہیں؟ گھومنے پھرنے کہیں گئے تھے؟ یا اپنے گھر ہی میں وقت گزارتے ہیں؟ موسم بھی عجیب رہا ہے۔اب گرمی شروع ہوئی ہے،سمندر یا پہاڑی علاقے میں نکلیے۔گرمیوں کے موسم کا لطف اٹھائیے۔

اچھا،اب اجازت چاہوں گی۔
پھر فون کروں گی۔

خدا حافظ۔

جون کو

اگر کوئی مشکل پیش آئی تو بلا تکلف بتا دیجیے۔ مدد کے لیے ہر وقت بھی حاضر ہوں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿۸﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ ۲۰ رنومبر ۹۲ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

مجھے امید ہے کہ آپ، آپ کی بیگم اور رمیثہ سب خیریت سے ہوں گے۔

میری شادی کے موقع پر (عین موقع پر) کارڈ بھیجنے کے لیے ممنون ہوں۔ زندگی کے اس نئے دور کے آغاز پر اپنے ساتھ آپ لوگوں کے موجود ہونے کا احساس ہوا۔

آپ کو شکریہ ادا کرنے کے لیے خط لکھنے کو سوچتی رہی مگر طرح طرح کی مصروفیت میں خط لکھنے میں دیر ہوگئی۔ معافی چاہوں گی۔ آج کل ملازمت کے علاوہ میری یہ مصروفیت ہے کہ ''اردو ادب'' کے لیے ممتاز مفتی صاحب کے ایک افسانے کا ترجمہ کر رہی ہوں۔ پھر اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو میری سہیلی کی شادی ہو رہی ہے۔ مجھے اس موقع پر مختصر تقریر (سلام کے طور پر) کرنے ہوگی۔ اسکول کے زمانے کا بیان کروں گی۔ تو یہ بات میرے دماغ کو آرام نہیں کرنے دیتی ہے۔ عام شادی میں عزیزوں کی طرف سے پر تکلف تقریب ضرور ہوتی ہے۔ دو گھنٹوں کی پارٹی کے دوران مہمان باری باری آگے جا کر تقریب کرنی ہے مجھے تو یہ پر تکلف اور عجیب و غریب رسم سے نفرت ہے۔ کیوں کہ مہمان آرام سے کھانا نہیں کھا سکتے ہیں پھر دلھن دلھا کو بھی ان بے مزہ تقریبوں کو غور سے سننا پڑتا ہے۔ اب اپنی شادی کے بارے میں بتاتی ہوں کہ وہ کس

طرح ہوئی ہے۔ میں نے (میرے شوہر بھی) رسم و رواج کو نظر انداز کر کے اپنے ہی طریقے سے شادی کی۔ پہلے ہم نے صرف قریبی رشتہ داروں کو دوپہر کے کھانے پر دعوت دی تھی۔ ایک بڑے کمرے میں ہم فرش پر بیٹھ گئے۔ پارٹی کی صدارت بھی خود کی تھی۔ ہم نے اپنی طرف سے سب کی آمد کے لیے شکریہ ادا کیا۔ پھر سب کھانا کھانے لگے۔ اس دوران ہم نے اپنے اپنے رشتہ داروں کا تعارف کرایا۔ تصویریں دکھاتے ہوئے۔ ہماری ملاقات سے لے کر شادی تک کا بیان کیا۔ سب کھانا کھاتے ہوئے آپس میں گپ شپ کرتے رہے۔ آخر کار کچھ لوگ گانا گانے لگے۔ ناچنے لگے۔ تقریباً تین گھنٹے اس طرح گزرے اور ختم ہوا۔ سب خوش تھے کہ وہ آرام سے اور مزے میں وقت گزار سکے۔

اس کے دو ہفتے بعد ایک ریسٹوران میں ہم نے قریبی دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ ہماری طرف سے دعوت تھی۔ کھانے میں اور گپ شپ میں وقت جلدی گزر گیا۔ دوست ہمارے لیے تحفہ لائے اور مبارک باد کہا۔ اس طرح ہماری شادی ہوگئی۔ نہ کوئی مذہبی رسم تھی نہ کوئی پر تکلف تقریب تھی۔ سادہ سادہ شادی تھی۔

آج کل ریڈیو جاپان کے کام میں زیادہ تر وقت گزر رہا ہے۔ وہاں پاکستان اور ہندوستانی ملازموں سے اکثر ملاقات ہوتی ہے تو پھر بڑا مزہ آتا ہے۔

ہاں! دسمبر میں صوبہ سندھ سے موسیقار آرہے ہیں اور میں اور یوکاری [۲] ترجمان کا کام کریں گے۔ ان کے ساتھ ٹوکیو کے باہر مغربی علاقہ بھی جائیں۔ ان لوگوں کے ساتھ تفریحی سفر بھی کریں گے۔ سفر سے واپس آنے کے بعد پھر خط لکھوں گی۔

اب اجازت چاہوں گی۔

خدا حافظ

مخلص

جون کو

میری طرف سے مشفق خواجہ صاحب [۳] کو سلام کہیے۔ کئی دنوں سے ان کو خط نہیں لکھتی ہوں۔ قریبی دن خط لکھوں گی۔ ان شاء اللہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ ۲۲ رجنوری ۹۳ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

سب سے پہلے میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں کہ میں بہت عرصے بعد خط لکھ رہی ہوں۔ آپ کی طرف سے مجھے نئے سال کا کارڈ ملا تھا، لیکن میں نے نئے سال کا سلام تک نہیں کیا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ ان دنوں میں بہت مصروف رہی۔ دسمبر میں صوبۂ سندھ سے ایک موسیقی گروپ جاپان میں آیا تھا۔ میں ان لوگوں کے ساتھ ٹوکیو کے باہر رہی۔ واپس آنے کے بعد نئے سال کی تیاریاں، یعنی گھر کے ایک ایک کونے تک صفائی کرنا، خاص کھانے پکانے وغیرہ کرنا پڑا۔ نئے سال کے دو تین دن اپنے رشتہ داروں کی تعداد بڑھ گئی اور سب لوگ ہم سے ملنا چاہتے تھے۔ پھر ''اردو ادب''۱ چھپوانے کے لیے computer کے ذریعے مرتب کرنا تھا۔ ان شاء اللہ فروری کے شروع میں چھپے گا۔

ہاں! اس کے ساتھ ساتھ ایک مضمون بھی لکھنا تھا۔ صوبۂ سندھ کے موسیقی گروپ میں لوک گیت کی گلوکار شازیہ خشک ۲ بھی تھیں اور میں نے ان سے interview لیا۔ اس سلسلے میں مضمون لکھا۔ وہ مضمون Japan Pakistan Association کے رسالے ''پاکستان'' میں چھپے گا۔ بہرحال اپنی مصروفیت کی وجہ سے خط لکھنے میں دیر ہوئی۔ اس کے لیے معافی چاہتی ہوں۔

آپ لوگ خیریت سے ہیں؟ جاپان آنے کے لیے تیاریاں کیسی چل رہی ہیں؟ رمیثہ ۳ کے اسکول کے سلسلے میں چند اسکولوں کے بارے میں پوچھا، لیکن پتا چلا کہ وہ اسکول مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ ایسے علاقے میں ہیں جہاں سے ہماری یونیورسٹی بہت دور ہے اور مکان کا کرایہ بہت زیادہ ہے۔ پھر تعلیم کی فیس بھی زیادہ ہے۔ کیا جاپان کے عام اسکول میں یا Kindergarten میں نہیں جا سکے گی؟ آج ہی ریڈیو جاپان میں ایک پاکستانی announcer آئیں اور ان کے دو بچے، ایک سات سال کا اور دوسرا

تقریباً چار سال کا، ساتھ ساتھ آئے۔ (ان کے شوہر بھی ساتھ ہیں۔) وہ کہہ رہی ہیں کہ بڑے بیٹے کو جاپان کے عام اسکول میں داخلہ کروانا بھی ٹھیک رہے گا۔ یہ بھی کہا کہ سفارت خانے سے پتا کر کے آخری فیصلہ کریں گی۔ وہ لوگ جب set ہو جائیں گے تو پھر آپ کو اطلاع دوں گی۔کوئی نہ کوئی اچھا طریقہ رمیشہ کے لیے۔۔۔نکل آئے گا۔

اچھا، اب اجازت چاہوں گی۔ پھر خط لکھوں گی۔ دیر نہ کروں گی۔

خدا حافظ

مخلص

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

جون کو واتاسے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ: ۱۵/ مارچ ۹۳ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

اس اُمید کے ساتھ یہ خط لکھ رہی ہوں کہ میرا یہ خط آپ کو کراچی ہی میں مل جائے۔ اب آپ لوگوں کی جاپان آنے کے لیے تیاریاں مکمل ہو چکی ہوں گی۔ میں آپ لوگوں کی آمد کی شدّت سے منتظر ہوں ۔اس ماہ کے آخر ظفر اقبال صاحب [1] جا رہے ہیں۔ ان کا سامان آسادا صاحب [2] یونیورسٹی کے کمرے میں رکھ دیں گے۔ میرا بھی اس سلسلے میں ان کی مدد کرنے کا ارادہ ہے آپ صرف اپنی کتابیں لائیے۔ روزمرہ کی چیزیں یہاں مل جاتی ہیں۔ پھر ہم سب آپ لوگوں کی مدد کے لیے تیار ہیں۔ آپ لوگوں کو یہاں کوئی مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔

اپریل کی تین تاریخ کو میرے چھوٹے بھائی کی شادی ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے آج کل میں زیادہ مصروف رہتی ہوں۔ پھر گھر، تو اس کے سامان سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن اس ماہ کے آخر تک وہ اس گھر سے چلا جائے گا۔ ہاں! اس منتقلی کے ساتھ گھر میں ایسی چیزیں رہ جائیں گی جن کا استعمال نہیں ہوگا۔

اس کی شادی کے لیے روزمرہ کی مختلف چیزیں رکھی ہوئی ہیں لیکن ان لوگوں کا گھر، جو انھوں نے کرائے کے طور پر لیا ہے، بہت چھوٹا ہے۔ ساری چیزیں تو نہیں لے جائیں گے۔ میں آپ لوگوں کے لیے رکھ دوں گی۔ ان میں bed sheets، پلیٹ وغیرہ ہوں گی۔ بہرحال آپ لوگ آجائیں گے تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ریڈیو جاپان میں پاکستان سے جو نئی announcer آئی ہیں۔ ان کا چھوٹا بیٹا چار سال کا ہے۔ اس اپریل سے ایک کینڈر گارٹن میں اس کا داخلہ ہو جائے گا۔ رمیشہ۳؎ کی تعلیم کے سلسلے میں وہ مشورہ دے سکیں گی۔

اب آپ کے خط کا نہیں بلکہ آمد کا انتظار کروں گی۔

اب اجازت چاہوں گی۔

خدا حافظ

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

۲؍دسمبر ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مجھے امید ہے کہ آپ لوگ خیریت سے ہوں گے۔ لاہور میں میرا سارا کام ہو گیا اور اب کراچی میں واپس آئی ہوں۔ لاہور میں جانے سے پہلے ہی آشا سے ملی اور ہم نے بہت اچھا وقت گزارا تھا۔ پتا نہیں

آئندہ کب ہماری ملاقات ہوسکتی ہے۔۴ کو یونیورسٹی میں جانے کا پروگرام ہے۔اس کے بعد آپ کے گھر بھی آؤں گی۔

اب اجازت چاہتی ہوں۔

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

۲۴ردسمبر۱۹۹۳ء

جاپان میں Christmas کے موقع پر خاص طور پر بچوں کو تحفہ دینے کا رواج ہے۔

میں اپنی پیاری رمیشہ کے لیے چھوٹا سا تحفہ بھجوا رہی ہوں۔امید ہے کہ اس کو پسند آئے گا اور وہ Christmas کا دن مزے میں گزارے گی۔

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

۸رفروری۱۹۹۴ء

سال گرہ مبارک ہو!

جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی ہے اور پاکستانی کھانا کھاتی ہوں تو کراچی میں گزرے ہوئے دنوں کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں اور مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ جتنی زیادہ ہو سکے آپ یہاں رہیں، خوش خوش رہیں۔(اگر ہو سکے تو ہمیشہ رہیں!)

آپ کی بہن(؟) بھائی(؟)
جون کو & تیتسو یا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۴ ﴾

جون کو واتاسے
ٹوکیو۔جاپان
تاریخ ۳/اپریل ۹۴ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔

پرسوں مجھے اپنی کتاب مل گئی۔ایک کاپی آپ کو پیش کر رہی ہوں۔

ویسے کتاب اچھی آئی ہے، لیکن انھوں نے کتاب کی قیمت بہت بڑھا دی۔اس پر مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔پھر از سر نو اپنا ترجمہ دیکھتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں بہتر کرنے کی بہت گنجائش ہے۔میں ان کہانیوں کو بھارت میں بھی چھپوانا چاہتی ہوں۔اس سے پہلے مجھے آپ کی مدد چاہیے۔میں دوبارہ ان کہانیوں کا ترجمہ کروں گی۔آپ مہربانی کر کے اس کو ٹھیک کر دیجیے۔اس سے بھی بہتر کتاب (لیکن کم قیمت میں) بھارت میں چھپوانے کی کوشش کروں گی۔

مجھے امید ہے کہ رمیشہ ! یہ کہانیاں پڑھے گی اور اسے پسند آئیں گی۔

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿۱۵﴾

جون کو واتاسے
ٹوکیو۔ جاپان
تاریخ ۹؍فروری ۹۵ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔

آپ لوگوں کے پاکستان جانے سے پہلے ہی آپ لوگوں سے ملنا چاہتی تھی، لیکن نئے contact lens کے سلسلے میں مسئلہ ہوا، اس وجہ سے آپ لوگوں کے پاس آنا مشکل ہو گیا ہے، کچھ سامان، جو آپ لوگوں کو پہنچانا چاہتی تھی، اس کو ڈاک کے ذریعے بھجوا رہی ہوں۔ چند دن پہلے میں اوکاجی ما ۱؎، جو گونما پولیس کی طرف سے پاکستان گئی تھی، جاپان واپس آئی اور اس نے آپ کے لیے ڈاکٹر حسنی صاحب ۲؎ کی طرف سے کتاب بھیجی ہے۔ key holder میرے میاں کی طرف سے رمیشہ ۳؎ کے لیے ہے۔ نہ جانے کیوں اس کو کہیں سے چھوٹے چھوٹے کھلونے مل جاتے ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ رمیشہ کو دے دیں۔ بقیہ دو سامان Girls' day کی خاص مٹھائیاں ہیں۔ اس سال بھی ۳ مارچ کا Girls' day پاکستان میں منائیے۔

جب تک آپ لوگ واپس آئیں گے، اس وقت تک میری مصروفیت کچھ کم ہو جائے گی۔ پھر آپ لوگ میرے گھر میں آیئے۔

اب اجازت چاہوں گی۔

خدا حافظ
جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۶ ﴾

یکم جنوری ۱۹۹۹ء

آپ لوگوں کی ہماری طرف سے تہ دل سے نیا سال مبارک۔

اگر ہو سکے تو میرے لیے۔۔ بلکہ تیتسو یا کے لیے سالن بنانے کے لیے curry powder لائیے۔

تیتسو یا اور جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۷ ﴾

جون کو واتا سے

ٹوکیو۔ جاپان

تاریخ ۱۹ر جنوری ۲۰۰۱ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے سب بخیریت ہوں گے۔ آپ کی دعا ہے کہ ہم سب خیریت سے ہیں اور حسب معمول اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

کیا آپ لوگ اب نئے گھر میں منتقل ہو چکے ہیں؟ اگر آج کل نئے گھر میں رہتے ہوں تو اس گھر کا پتا اور فون نمبر مطلع کر دیجیے گا۔

City Bank کی طرف سے خط موصول ہوا ہے اس خط کے ساتھ آپ کو بھیج رہی ہوں۔ پھر رمیشہ[۱] کے لیے ایک videotape پارسل میں بھجوا رہی ہوں۔ چند دنوں میں آپ کو مل جائے گا۔ امید ہے کہ رمیشہ کو پسند آئے گا اور وہ اس کی جاپانی زبان کی پڑھائی میں کام آئے گا۔

میرا اور تیتسویا[۲] کا جولائی میں پاکستان آنے کا ارادہ ہے۔ تقریباً ایک ہفتے کے لیے۔ جیسے آپ کو معلوم ہے، جاپانی کمپنیوں میں لمبی چھٹیاں نہیں مل سکتی ہیں۔ ہم کراچی کے علاوہ کوئٹہ بھی جانا چاہتے ہیں، اس لیے کراچی میں صرف ۴، ۵ دن ٹھہر سکیں گے۔ ان میں سے ایک دن تو آپ کے پاس ضرور آئیں گے۔

رمیشہ کے لیے Nori[۳] اور Osenbei[۴] لیتے ہوئے۔ ہمارے سفر کا پروگرام جب پکّا ہو جائے تو آپ کو فوراً بتائیں گے۔ اچھا، اب اجازت چاہوں گی۔ پھر خط یا e-mail میں ملاقات ہوگی۔

میری طرف سے سب کو سلام کیجیے۔

خدا حافظ

آپ کی شاگرد

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۸ ﴾

۴؍ اگست ۲۰۰۱ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ لوگ بخیریت ہوں گے۔ ہم خیریت سے جاپان واپس آئے اور حسب معمول مصروف زندگی گزارنے لگے ہیں۔

کراچی میں ڈیڑھ سال بعد آپ لوگوں سے مل کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ پھر اپنی مصروفیت کے باوجود ہماری آسانی کے لیے سارا انتظام کرنے کے لیے ہم آپ کے ممنون ہیں۔ کم وقت کے باوجود جن

سے ملنا چاہتی تھی ۔ ملی گئی ۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے سال آپ رمیشہ ؔ کو ہمارے پاس بھیجیں گے ۔ اگر فریسہ ؔ کو پریشانی ہوگی تو ان کو بھی ساتھ بھیج دیجیے گا ۔ ہمارا چھوٹا سا مکان ہے، لیکن آرام سے ٹھہر سکیں گے ۔

چند تصویریں بھیج رہی ہوں سب کے لیے دہرائی ہیں ۔ یونیورسٹی میں ملاقات ہوگی تو دے دیجیے ۔

اچھا، اب اجازت چاہوں گی ۔

خدا حافظ

جون کو اور تیتسو یا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۹ ﴾

۲۰۰۴ ؁

عقیل صاحب

السلام علیکم ۔

کچھ تصویریں scan کرکے آپ کے لیے بھی copy بنا دی ۔ pc میں آسانی سے دیکھ سکیں گے ۔

Bankok میں پہنچتے ہی نیا پتا وغیرہ کی اطلاع دوں گی ۔

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۰ ﴾ ؁

میری طرف سے عید مبارک قبول فرمائیے ۔

مجھے امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے سب خیریت سے ہوں گے۔ آپ لوگوں کی دعا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے ایم۔اے کی ڈگری مل گئی اور پھر یکم اپریل سے کام کر رہی ہوں۔ ہفتے میں دو دن ریڈیو جاپان میں، دو دن وزارت خارجہ میں اور ایک دن یونیورسٹی میں۔ خوش قسمتی سے اردو سے متعلقہ چند جز وقتی ملازمت ملی ہیں۔ ان کاموں سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور مزہ بھی آتا ہے۔ ریڈیو جاپان کا پروگرام ''آیئے جاپانی بولیں'' ہر پیر، بدھ اور جمعہ کو پاکستان میں سنائی دے گی۔ اگر آپ کو موقع ملے گا تو سن لیجیے اور مشورہ بھی دیجیے۔

میرا پچھلا خط آپ کو ملا ہے؟ پھر تفصیل سے خط لکھوں گی۔ اب اجازت چاہوں گی۔

میری طرف سے اپنے گھر والوں کو عید کی بہت بہت مبارک کہیے۔

خدا حافظ

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۱ ﴾

۲۴رفروری ۲۰۰۴

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

آج یوکاری ۲ کا فون آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ کراچی آنے کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس کی آنکھوں میں جراثیم آ گیا اور آنکھیں سوج گئی ہیں۔ اس کو اسپتال جایا کرنا ہے وہ بہت افسوس کر رہی ہے۔

وہ ہوائی جہاز میں بکنگ کرا چکی تھی۔ مگر کچھ دن پہلے اس نے cancel کرا دیا۔

ان شاء اللہ چند دنوں میں وہ ٹھیک ہو جائے گی تو پھر کراچی آنے کا پروگرام بنائے گی۔ (یا ہم اگلے سال ساتھ ساتھ آئیں گے۔)

اس کے ہاتھ خط بھیجنے کا ارادہ تھا، اب ڈاک کے ذریعے بھیج رہی ہوں۔

جب آپ کی مشفق خواجہ صاحب ۳ سے ملاقات ہوگی تو مہربانی کر کے ان کو میرا خط پہنچا

دیجیے۔

اب اجازت چاہوں گی۔

خدا حافظ

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۲ ﴾

۲۰۱۵ء

عزیز ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

اور عزیزہ فریسہ بیگم ۲؎

السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ لوگ خیریت سے ہوں گے آپ لوگ کیوٹو ۳؎ اور ٹوکیو میں بھی تشریف لائیں گے، لیکن افسوس ہے کہ میں آپ لوگوں کے ٹوکیو سے روانہ ہونے کے بعد جاپان میں واپس آؤں گی اور آپ لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

آپ لوگوں کے لیے اور رمیشہ ۴؎ اور محسن ۵؎ کے لیے چھوٹا سا تحفہ یامانے صاحب ۶؎ کے ہاتھ بھجواتی ہوں۔ gown محسن کے لیے۔ وہ Bangkok میں اس gown کی تلاش میں تھے۔ ان کے پسندیدہ cookies بھی بھیجتی ہوں۔ perfume آپ لوگوں کے لیے۔

اگر موقع ہو تو Bangkok میں بھی تشریف لائیے۔

اس دن کا انتظار کرتی ہوں۔

آپ کی شاگرد

جون کو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر۱:

۱۔ پروفیسر اسادا یوتا کا (۲۴/اگست ۱۹۴۸ء۔۲۵/اکتوبر۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۲۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء۔ ۲۰۰۵ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، مترجم، ادیب، المعروف 'جاپان کے بابائے اردو'، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

خط نمبر۲:

۱۔ تاگوچی صاحب جاپان کے شہر سائتاما میں پولیس افسر تھے اور اردو سیکھنے کے لیے ۶ ماہ کراچی میں مقیم رہے۔ تاگوچی صاحب، ڈاکٹر عقیل صاحب کے شاگرد تھے۔

۲۔ پروفیسر گیان چند جین (۱۹۲۳ء۔۲۰۰۷ء): اردو کے پروفیسر، ممتاز محقق، نقاد، ماہر لسانیات اور ادیب

۳۔ یوکاری

۴۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۵۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی دختر رمیثہ نوین عقیل

خط نمبر۳:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۴:

۱۔ یوکاری ریکوکاوا: اردو زبان کی ایک طالبہ

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۵:

۱۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال: جامعہ کراچی کے سابق صدرِ شعبۂ اردو ۔

۳۔ یوکاری ریکوکاوا: اردو زبان کی ایک طالبہ

۴۔ گنما: جاپان کا ایک شہر

خط نمبر ۶:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۷:

۱۔ این ایچ کے (NHK): جاپان کے قومی نشریاتی ادارے نپون ہوسو کیوکائی (Nippon Hoso Kyokai) کی تخفیف

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۸:

۱۔ ممتاز مفتی (۱۹۰۵ء۔۱۹۹۵ء): اردو کے معروف افسانہ نگار، ناول نگار، ادیب اور خاکہ نگار

۲۔ یوکاری ریکوکاوا: اردو زبان کی ایک سابق طالبہ اور جون کو صاحبہ کی سہیلی

۳۔ مشفق خواجہ (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۵ء) اصل نام خواجہ عبدالحئی: اردو زبان کے نامور محقق، نقاد، کالم نگار ادیب اور شاعر۔

خط نمبر ۹:

۱۔ اردو ادب رسالہ

۲۔ شازیہ خشک: پاکستان کی معروف لوک گلوکارہ

۳۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۰:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال: جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو ۔

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۲:

۱۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۴:

۱۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۵:

۱۔ اوکاجی ما: گونما (شہر) کی پولیس کی افسر

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی: اردو زبان وادب کے مدرس، جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو، محقق، نقاد، ادیب اور کالم نگار، حال مقیم کراچی۔

۳ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۶:

۱ مکتوب نگار کے شوہر

خط نمبر ۱۷:

۱ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۲ مکتوب نگار کے شوہر

۳ نوری (Nori): ایک قسم کی خوردنی بحری کائی جسے خشک کر کے جاپانی کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے باریک ورق کی صورت میں خشک کر کے جاپانی چاولوں کے گرد لپیٹ کر تناول کیا جاتا ہے۔

۴ اوسینبے (osenbei): جاپانی چاولوں سے تیار کردہ روایتی جاپانی پاپڑ

خط نمبر ۱۸:

۱ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۲ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۹:

۱ تاریخ ندارد

خط نمبر ۲۰:

۱ تاریخ ندارد

خط نمبر ۲۱:

۱ تاریخ ندارد

۲۔ یوکاری ریکوکاوا: اردو زبان کی ایک سابق طالبہ اور جون کو صاحبہ کی سہیلی

۳۔ مشفق خواجہ (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۵ء) اصل نام خواجہ عبدالحئی: اردو زبان کے نام ور محقق، نقاد، کالم نگار ادیب اور شاعر۔

خط نمبر ۲۲:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۳۔ کیوتو: جاپان کا پرانا دارالحکومت اور قدیم تاریخی شہر

۴۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۵۔ محسن شہاب: ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کے داماد

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر سو یامانے، اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم اور ادیب

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

چیکو (تو موکو) اوکا بے

Chiko (Tomoko) Okabe

چیکو (تو موکو ا) اوکا بے صاحبہ ڈاکٹر عقیل صاحب کی ہونہار شاگرد رہی ہیں۔ چیکو صاحبہ ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹیڈیز سے فارغ التحصیل ہیں۔ انھوں نے اس جامعہ سے ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۵ء اردو کی تعلیم حاصل کی۔ ان کا ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے پہلا تعارف اس وقت ہوا جب ڈاکٹر عقیل ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹیڈیز میں بہ حیثیت مہمان پروفیسر اردو کی تدریس کے لیے سن ۱۹۹۳ء میں جاپان تشریف لے گئے۔ چیکو صاحبہ نے ۱۹۹۵ء میں اردو میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں چیکو اوکا بے نے جاپان پولیس میں ملازمت اختیار کی اور چار سال تک جاپانی پولیس افسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر عقیل صاحب سے اردو کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران چیکو صاحبہ کو اردو ادب کا ذوق اور پاکستان کی ثقافت سے گہری دل چسپی پیدا ہوئی۔ اسی ذوق وشوق کے تحت فروری ۲۰۰۳ء میں پاکستان گئیں اور کراچی شہر میں ڈاکٹر عقیل کے گھر قیام کیا۔ قیام کے دوران چیکو صاحبہ نے پاکستان کی تہذیب و ثقافت کا قریب سے مشاہدہ کیا۔ پاکستانی لباس زیب تن کیا، کھانوں سے لطف اندوز ہوئیں کراچی اور اس کے نواح میں تاریخی مقامات کی سیر کی، عیدالاضحیٰ منائی۔ اپنے قیام کے دوران وہ ڈاکٹر عقیل اور ان کے خاندان کے دیگر افراد سے گھل مل گئیں۔ یہ سب ان کے لیے بہت دل چسپ اور ناقابل فراموش واقعات تھے جنھیں وہ آج بھی یاد کرتی ہیں اور محظوظ ہوتی ہیں۔ انھیں وہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات سمجھتی ہیں۔ ۱۹۹۳ء سے استوار یہ رابطہ ہنوز قائم ہے۔ ان دنوں چیکو اوکا بے صاحبہ سائیتاما شہر کے پاسپورٹ سینٹر میں ملازمت کرتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۱ جون ۲۰۰۲

جناب عقیل صاحب

السلام علیکم۔

آپ لوگ سب خیریت سے ہیں؟ میں ٹھیک ہوں۔اب یہاں گرمی ہو رہا ہے۔

فروری میں آپ لوگوں سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔سب چیزیں میرے لیے عجیب اور دلچسپ تھیں۔عمارتیں، کپڑے، کھانا، مارکیٹ، اسلامی رسمیں، ترپفک وغیرہ۔لیکن جوان میں سب سے مجھے پسند آئے وہ شان دار بس، مہندی، کراچی یونیورسٹی، اور خوبصورت سمندر تھے۔

میں ہمیشہ شرمندہ ہوتی تھی کیونکہ اردو میرے سمجھ میں بالکل نہیں آئی۔لیکن سب لوگوں نے میری مدد کی۔اس بہت شکریہ۔

اور آپ لوگ بہت اچھا خاندان ہے۔میں رشک کرتی ہوں کیونکہ میرے ایسے اچھے رشتہ دار نہیں ہیں۔

میں فروری ۲۶ تاریخ سے Ikebukuro کے آفس میں کام کرتی ہوں۔visa کی درخواست دینے کا کام ہے۔آج کل جنگِ عراق اور SARS کی وجہ سے Asia جانے والے مسافر بہت کم ہیں۔ لیکن America کی visa لینے والے ہمیشہ زیادہ ہوتے ہیں۔اس لیے میں ہر روز مصروف ہوں۔

Asada صاحب نے مجھے آپ سے e-mail بھیجا۔chicoo میرا پرانا address ہے اب۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ کا استعمال کرتی ہوں۔

e-mail بھیجنے کا شکریہ۔ میں خوش ہوں! مجھے پھر فروری کی اچھی یاد آئی۔اور وہ دلچسپ تحریر تھی۔

آج میں تصویریں بھجتی ہوں۔کوئی copy بھی۔وہ اوپر رہنے والے، آپ کے دوسرے رشتہ دار (Munazza, Bisma) وغیرہ اور saima ۳ کو دیجیے۔

پھر خط لکھوں گی۔

خدا حافظ

چیکو اوکابے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

اگست ۳۔۲۰۰۲

جناب عقیل صاحب

السلام علیکم۔

میں دوبارہ تصویریں بھیجتی ہوں۔ان کے ساتھ کچھ تحفہ بھی بھیجوں گی۔مہربان اور اچھے بچوں کو دیجیے۔

خدا حافظ

چیکو اوکابے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

بدھ،۱۲/جولائی ۲۰۰۰

جناب عقیل صاحب

السلام علیکم

کیا حال ہے؟ میں دیر کے بعد خط لکھتی ہوں۔

پچھلے ہفتے مجھے بڑی سردی لگی۔کیوں کہ سورج سخت تھا۔ابھی تھوڑی ٹھیک ہو رہی ہوں۔

آج ایک اہم بات ہے۔میں نے جاپانی ٹیچر ہونے کے لیے سیکھنے کا فیصلہ کیا۔

آج کل میں نے پانچ کمپنیوں کے انٹرویو دیا۔(اچھا کام تو نہیں ملا)

لیکن ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔وہ جاپانی انسٹی ٹیوٹ کی ہیڈ ماسٹر تھی۔(میں نے اس انسٹی ٹیوٹ کی دفتر والی کو انٹرویو دیا۔) اُنھوں نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کے لیے ٹیچر ہونا بہتر ہے۔

سیکھیں اور اس کے بعد اس اسکول کی ٹیچر کی حیثیت سے کام کریں۔ میں نے غور کیا اور وہاں جانے کا فیصلہ کیا۔

اسکول ۱۳؍جولائی سے شروع ہوگا۔

محنت کروں گی۔

چیکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

جنابِ عقیل صاحب

آپ سے بات کر کے بڑی خوشی ہوئی۔ صرف visa نہیں ملا۔ اس کی وجہ سے میں آپ لوگوں سے نہیں مل سکتی۔ یہ بہت افسوس ہے۔ میں اگلی بار اور پہلے سیر کی تیاری کروں گی۔

اب میرا کام بہت مصروف ہے۔ لیکن میں اپنے شوق (پڑھنا، جاپانی سکھانا، ہماری کُتی کے ساتھ کھیلنا وغیرہ) کے لیے وقت بتانے کی کوشش کرتی ہوں۔

آپ کی زبانیں مجھے طاقت دیتی ہیں۔

خدا حافظ

chiko

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

جنابِ عقیل صاحب

السلام علیکم

جنوری میں آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ۔ہم اس مہینے میں یہیں مل سکتے ہیں ۔اب میں آپ کو کچھ بھیجتی ہوں ۔اس میں کوئی گوشت نہیں ڈالتے ہیں ۔

خاندانوں کو میرا سلام کہیے۔ پھر ملیں گے۔

خدا حافظ

چیکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱ چیکواوکا بے صاحبہ کا نام سرکاری کاغذات میں ''تو موکو'' درج ہے۔

خط نمبرا:

۱ پروفیسر اسادا یوتا کا (۲۴راگست ۱۹۴۸ء۔۲۵را کتوبر۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ،معلم،محقق،مترجم،حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۲ ذاتی معلومات کے تحفظ اور احترام کے پیش نظر ای میل کا پتا حذف کر دیا گیا ہے۔

۳ ڈاکٹر عقیل صاحب کی بھتیجیاں

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ساتوکو

Satoko

ساتوکو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۲۔۶۔۲۰۰۶

میرے بہت محترم اور شفیق استاد

یہ سال آپ کے لیے شعبہ اردو میں پڑھانے کا آخری سال تھا۔ اور میرے لیے نیا سال تھا۔ میں یہ بات بڑی خوش قسمت سمجھتی ہوں۔

اگر ایک سال دیر سے آئی تو، آگے سے پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ جس کا افسوس زندگی میں رہے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہماری حفاظت کرنے کا آپ کا بہت شکریہ۔ اور ہمیشہ ہمیشہ ہمیں نئے تجربے کے موقع دینے کا آپ کا بہت شکریہ۔

آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمارے استاد رہیں گے۔ اور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کی شاگرد رہوں گی۔

ساتوکو

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر سوزوکی تاکیشی

Professor Suzuki Takeshi

(۹/اکتوبر ۱۹۳۲ء ۔ ۴/جنوری ۲۰۰۵ء)

پروفیسر سوزوکی تاکیشی ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، نقاد، مترجم، ادیب اور لغت نویس تھے۔ انھوں نے ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے سن ۱۹۵۶ء میں اردو میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۵۸ء میں ٹوکیو میٹروپولیٹن یونی ورسٹی سے ایم اے کیا۔ بعد ازاں ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۲ء حکومت پاکستان کے وظیفے پر کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں تعلیم حاصل کی اور ایم اے اردو کی ڈگری سے مستفیض ہوئے۔ بعد ازاں جاپان واپس جا کر ۱۹۶۳ء میں ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے بہ حیثیت لیکچرار منسلک ہوئے۔ یونی ورسٹی ہٰذا میں اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پھر پروفیسر کے عہدوں پر فائز رہے۔ اس دوران شعبۂ اردو کے صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ۳۱/ مارچ ۱۹۹۶ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز نے پروفیسر سوزوکی تاکیشی کو ان کی بے مثال اور گراں قدر خدمات کے اعتراف میں پروفیسر امریطس کے اعزاز سے نوازا۔

پروفیسر سوزوکی تاکیشی جاپان میں اردو زبان و ادب کا روشن استعارہ تھے۔ اپنے کام اور اردو کے لیے خدمات کے حوالے سے ''جاپان کے بابائے اردو'' کہلاتے ہیں۔ ان سے قبل پروفیسر ریے اچی گاموکو ان کی غیر معمولی خدمات پر ''بابائے اردو'' کا لقب دیا گیا تھا۔ گویا سوزوکی تاکیشی صاحب ''جاپان کے بابائے اردو'' ثانی ہیں۔ اردو زبان سے سوزوکی صاحب کی محبت و عقیدت اور اس کی ترقی و ترویج کے لیے ان کی پرخلوص کاوشوں کو دیکھا جائے تو انھیں بجا طور پر ''جاپان کا مولوی عبدالحق'' بھی کہا جا سکتا ہے! پروفیسر سوزوکی تاکیشی کی اردو زبان و ادب کی خدمات کو بیان کرنے کے لیے ایک دفتر چاہیے، اس مختصر تعارف میں بیان کرنا محال ہے۔ بہ ہر حال آئندہ سطور میں اس کا مختصر خاکہ پیش کرنے کی سعی کی جائے گی۔

سوزوکی تاکیشی صاحب جاپان میں اردو زبان و ادب کے ممتاز محقق، نقاد، قواعد نویس، لغت

نویس، معلم اور مترجم تھے۔ جاپان کے بابائے اردو پروفیسر سوزوکی تاکیشی صاحب نے بھی اپنی زندگی کو مولوی عبدالحق کی طرح اردو زبان و ادب کے لیے وقف کر دیا تھا۔تنقید ہو یا تحقیق، تدریس و ترجمہ ہو یا لغت نویسی ہر میدان میں اپنے وقیع کام سے جاپان میں اردو زبان اور ادب کی تعلیم اور اس کے مطالعات کے معیار کو بلند کیا۔اردو زبان ہی ان کا عشق اول و آخر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ طویل عرصے تک غیر متاہلانہ زندگی گزاری۔

سوزوکی تاکیشی صاحب نے اردو زبان کے ابتدائی طلبہ کے لیے اردو کے ۱۵۰۰ بنیادی الفاظ پر مشتمل بنیادی اردو بہ جاپانی لغت مرتب کی جسے ایک اشاعتی ادارے ''دائیگا کو شورین'' نے سن ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔اس بنیادی اردو بہ جاپانی لغت کے بعد مزید ضرورتوں کے تحت پروفیسر سوزوکی تاکیشی نے یونی ورسٹی میں اپنے رفیق کار پروفیسر اسادا یوتاکا کے اشتراک سے اردو کے عام استعمال کے ۶ ہزار الفاظ پر مبنی اردو بہ جاپانی لغت مرتب کی جو سن ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں سن ۱۹۸۱ء میں ''بنیادی اردو'' کی قواعد تصنیف و تالیف کی ۔ ان کی ایک اور کتاب ''بنیادی اردو ریڈر'' کے عنوان سے سن ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی ۔ بعد ازاں اردو کے طلبہ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو کے پاکستانی پروفیسر رئیس علوی کے اشتراک سے ''عملی اردو بول چال'' کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی جو ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔ اردو بہ جاپانی لغت کے بعد سوزوکی تاکیشی صاحب نے پروفیسر اسادا یوتاکا کے اشتراک سے ایک مختصر جاپانی بہ اردو لغت شائع کی ۔کسی بھی زبان کی تدریس و تفہیم میں قواعد کی اہمیت مسلمہ ہے اس اہمیت کے پیش نظر پروفیسر سوزوکی تاکیشی نے ایک اور کتاب ''اردو قواعد کے اہم نکات'' کے عنوان سے تصنیف کی جو ۱۹۹۶ء میں طباعت کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ مذکورہ بالا تمام کتب ٹوکیو کے ایک اشاعتی ادارے ''دائیگاکو شورین'' کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔

ترجمے سے پروفیسر سوزوکی تاکیشی صاحب کو یک گونہ دل چسپی تھی ۔آپ نے اردو ادب خصوصاً اردو افسانوں کے ترجمے کے آغاز میں کلیدی کردار ادا کیا۔انھوں نے نہ صرف خود متعدد اردو افسانوں کا ترجمہ کیا بل کہ اپنے ہونہار شاگردوں کو بھی ترجمے کی جانب راغب کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب تک لگ بھگ ۴ سو کی تعداد میں اردو افسانوں اور ناولوں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ترجمے کا یہ کام پیہم جاری ہے ۔ترجمے کی جو روایت سوزوکی تاکیشی نے قائم کی اسے ان کے تلامذہ نے بہ احسن و خوبی استحکام بخشا اس کا سہرا بجا طور سوزوکی تاکیشی صاحب کے سر جاتا ہے ۔۸۰ کی دہائی کے اواخر میں سوزوکی صاحب نے اپنے شاگرد

پروفیسر ہیروجی کتاؤکا کے اشتراک سے سعادت حسن منٹو کے منتخب افسانوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ پروفیسر رئیس علوی کے ساتھ جاپانی شاعری کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالنے کا کام بھی کیا۔

پروفیسر سوزوکی تاکیشی صاحب نے پروفیسر ہیروجی کتاؤکا کے ساتھ منٹو کے منتخب افسانوں کے مجموعوں کا ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء میں جاپانی زبان میں ترجمہ بالترتیب ''کالی شلوار'' اور ''گورمکھ سنگھ کی وصیت'' کے عنوان سے کیا۔ دونوں کتابیں دائیدو لائف انشورنس انٹرنیشنل کلچر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔ ان کے علاوہ سوزوکی تاکیشی نے احمد ندیم قاسمی کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ''پرمیشر سنگھ'' اور خدیجہ مستور کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ''دادا'' کے نام سے مرتب کر کے جاپانی زبان میں شائع کیے۔

پروفیسر سوزوکی تاکیشی کا ایک اور منفرد اور نمایاں کارنامہ رسالہ ''اردو ادب'' کا اجرا ہے۔ مجلس اردو ادب ٹوکیو کے زیر اہتمام اور سوزوکی صاحب کی زیر ادارت شائع ہونے والے اس رسالے میں عموماً اردو تخلیق کاروں کی نگارشات کے جاپانی زبان میں تراجم شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جاپانی ادب کے منتخب شہ پاروں کے اردو تراجم بھی شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالے میں سیکڑوں افسانوں کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ رسالہ جاپان میں اردو ادب کا بے نظیر مرقع ہے۔ سوزوکی تاکیشی کے انتقال کے بعد ان کے شاگرد رشید پروفیسر ہیروشی ہاگیتا اپنی ادارت میں ملازمت سے اپنی سبک دوشی تک باقاعدگی سے شائع کرتے رہے ہیں۔ رسالہ ''اردو ادب'' کا پہلا شمارہ سن ۱۹۹۰ء میں جاری ہوا جب کہ اب تک اس کے اٹھارہ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔

پروفیسر سوزوکی کا غالباً سب سے عظیم اور وقیع کام بیس ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل ضخیم اردو بہ جاپانی لغت کی تدوین ہے جس پر اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کام کرتے رہے لیکن بدقسمتی سے انھیں کینسر کے موذی مرض نے آلیا۔ سوزوکی صاحب بھانپ چکے تھے کہ شاید وہ اپنی زندگی میں اسے کتاب کی صورت میں نہ دیکھ سکیں گے چناں چہ انھوں نے اپنے رفیق کار اور ہونہار شاگرد پروفیسر ہیروشی ہاگیتا کو اس ضخیم لغت کی تکمیل کا کام سونپ دیا۔ جو ان دنوں نہایت تن دہی سے اس لغت کی تکمیل کے کام میں مصروف ہیں۔ سوزوکی صاحب کینسر سے جنگ لڑتے لڑتے آخری دم تک اردو کے لیے اپنی زندگی کا آخری کام کرنے میں مشغول رہے اور بالآخر موت کا وقت آن پہنچا اور جاپان میں اردو کا یہ نابغہ ۴ رجنوری ۲۰۰۵ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔

حکومت پاکستان نے ۱۹۹۶ء میں پروفیسر سوزوکی تاکیشی کو اردو کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں ''ستارہ امتیاز'' عطا کیا۔ قبل ازیں ۱۹۷۱ء میں سوزوکی تاکیشی صاحب کو'' انڈولجی اینڈ بدھ ازم سوسائیٹی ایوارڈ'' سے بھی نوازا گیا تھا۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل کی سوزوکی صاحب سے پہلی ملاقات ستر کی دہائی کے اوائل میں ہوئی۔ بعد ازاں ڈاکٹر عقیل صاحب کے جاپان جانے سے قبل مزید ملاقاتیں بھی ہوئیں جو کسی حد تک رسمی اور تکلفات پر مبنی رہیں لیکن ڈاکٹر عقیل کے جاپان میں قیام کے دوران یہ تعلقات بہ تدریج بے تکلفی اور رفیق کار سے دوست میں تبدیل ہو گئے۔ سوزوکی صاحب، ڈاکٹر عقیل صاحب کی علمیت کے معترف اور قدر دان تھے اور ڈاکٹر عقیل ان کی شخصی خوبیوں اور اردو اور پاکستان سے پر خلوص و بے لوث محبت سے متاثر تھے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل اور پروفیسر سوزوکی تاکیشی کے درمیان دوستی، محبت اور نیازمندی کا یہ سلسلہ سوزوکی صاحب کی رحلت تک بھرپور گرم جوشی کے ساتھ قائم رہا۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی صاحب کی اردو زبان و ادب کے لیے خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲ رفروری ۱ے

مکرمی۔ السلام علیکم

شہنشاہ میجی ۲ے کے بھائی بہنوں کے بارے میں معلومات حسب ذیل کتاب سے لیے گئے ہیں۔

SUGIMORI HISAHIDE; Meiji Tenno,

Chuo Koron Sha (چواو کورون)

1986. 1st ed. 380P, P.5سے

شہنشاہ میجی کے پانچ بھائی بہنیں سب قلیل عمر میں فوت ہو گئے۔

فقیر

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۷رفروری ۱ء

مکرمی عقیل صاحب۔ تسلیم

آپ کاYAMI HOTELحاضر ہےYAMI نہیںYAAMI (YA-A-MI) یعنی YAAMI HOTEL۔۹ے۱۸ء میں ٹوکیو کے MARUYAMA ماروپاما میں بنایا گیا۔ آنکھوں کے سامنے پورے شہر کا نظارہ خوب تھا پھر دور دور تک پہاڑ دکھائی دیتے تھے۔ ۱۹۰۶ء میں آگ لگ گئی۔

ڈنٹن

Baroness Ebanoza Mary d'Arethan; Frusteen gears of Diplomatic life in Japan, London 1912.

اس کتاب میں اسی ہوٹل کی طرف اشارہ ہے۔

امیر ۲

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۳رستمبر ۹۱ء

مکرمی عقیل صاحب۔ السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ ظفر صاحب ۱ دو مہینے کے لیے کراچی گئے ہیں۔ آپ ان سے ملے اور خوب بات چیت بھی ہوئی۔ آپ کو جاپان کے بارے میں ہمارے شعبے کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم ہوئیں۔

اچھا ہوا۔ جاپان سے آپ کی دلچسپی اور بڑھ گئی ہوگی۔

میں اپنے شعبے کے لیے نئے مہمان پروفیسر کے تقرر کے بارے میں آپ سے عرض کر چکا ہوں اور اس سلسلے میں آپ کا ارادہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ ادھر ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر کشفی ۲ اور ڈاکٹر جمیل اختر ۳ دونوں حضرات بھی یہاں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر جمیل اس سال جاپان آئیں گے تو خود بات چھیڑیں گے۔ ایسی صورت میں اگر میں آپ کے شیخ الجامعہ کو درخواست نامہ بھیجوں تو اس میں شک نہیں کہ وہ سب سے پہلے صدر شعبۂ اردو کو بلائیں گے اور پوچھیں گے کہ صدر شعبہ کا کیا خیال ہے۔ یوں ہمارے منصوبے میں خواہ مخواہ گڑبڑ پیدا ہو جائے گی۔

اب میں، اسادا صاحب ۴ اور ہا گیتا صاحب ۵ تینوں کا اتفاق رائے ہے کہ شعبے میں نئے مہمان پروفیسر کا تقرر اپریل ۱۹۹۳ء سے کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ ہمارے شیخ الجامعہ سے آپ کے شیخ الجامعہ کے نام درخواست نامہ ایک سال پہلے اپریل ۱۹۹۲ء میں پیش کیا جائے گا اور آپ اطمینان سے تیاری شروع کر سکیں گے۔ میری دلی خواہش ہے کہ ہم دونوں شعبوں میں دیرینہ تعلقات میں کسی قسم کا خلل بھی آنے نہ دیا جائے۔

یہاں موسم گرما کی چھٹیاں ختم ہو رہی ہیں۔ رات کو ہوا میں خنکی آ رہی ہے۔ اچھا اجازت۔ اسادا صاحب اور ہا گیتا صاحب آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔

جواب کا منتظر رہوں گا۔

فقط

سوزوکی تاکیشی

شعبۂ اردو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

تاریخ ۱۵/اپریل ۱۹۹۲ء

بخدمت

جناب شیخ الجامعہ

جامعہ کراچی

کراچی

مکرمی، آداب وتسلیمات

امید ہے کہ جناب کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

بعد از تسلیم عرض ہے کہ جامعہ ٹوکیو برائے زبان ہائے خارجی شعبۂ اردو، جامعہ کراچی ایک استاد کو مہمان پروفیسر کی حیثیت سے یکم اپریل ۱۹۹۳ سے ۳۱ مارچ ۱۹۹۵ تک دو سال کی مدت کے لیے تقرر کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب، پروفیسر، شعبۂ اردو جامعہ کراچی کو مدعو کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی اس عہدے کے لیے اپنی آمادگی کا اظہار کر چکے ہیں۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں ان سے رابطہ قائم کریں اور خود دریافت کرنے کے بعد ان کی دو سال کی رخصت منظور فرمائیں۔

ہارا تاکویا

شیخ الجامعہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

۲۳ راپریل ۹۲ء

ٹوکیو

مکرمی جناب معین الدین عقیل صاحب۔ آداب وتسلیم۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ شیخ الجامعہ کراچی کے نام ہماری جامعہ کے شیخ الجامعہ کا خط تیار ہو گیا ہے۔ اب آپ کے شیخ الجامعہ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ساتھ ہی آپ کو ایک کاپی ارسال کر رہا ہوں۔ دونوں خط ایک ہی دن میں کراچی پہنچ جائیں گے آپ بھی اپنی طرف سے کوشش شروع کیجیے اور خود شیخ الجامعہ سے ملیے۔ آپ کو مدعو کرنے کے سلسلے میں، میں نے اب تک صرف اساداصاحب [۱] اور ہاگیتا صاحب [۲] سے بات کی ہے۔ نہ جانے کہاں سے رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

نیا تعلیمی سال شروع ہو گیا ہے۔ نہایت مصروف رہتا ہوں۔ آپ کی جامعہ میں صورت حال کیسی ہے۔ اچھا اجازت چاہتا ہوں۔

مخلص
سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۱رمئی ۱۹۹۲
ٹوکیو

مکرمی عقیل صاحب۔ تسلیم۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ کراچی یونیورسٹی کے شیخ الجامعہ سے ہماری جامعہ کے صدر کے نام خط مورخہ ۱۱رمئی ۱۹۹۲ موصول ہوا۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اب آپ کو ہمارے شعبے میں مدعو کرنے کے لیے راستہ ہموار ہو رہا ہے۔

پہلا مرحلہ طے ہونے کے بعد اب دوسرا مرحلہ ہماری جامعہ کی پروفیسروں کی میٹنگ میں یکم راپریل ۱۹۹۳ سے آپ کے تقرر کے بارے میں اراکین کی منظوری حاصل کرنا ہے۔ چناں چہ اس سلسلے میں ضروری کاغذات تیار کرنے کے لیے آپ سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنا BIO-DATA ارسال کریں۔ میٹنگ سے منظوری ملنے کے بعد سرکاری دعوت نامہ آپ کو بھیجا جا سکے گا۔ جب تک ہماری طرف سے دعوت نامہ نہ پہنچے اس کا ذکر کسی سے نہ کیجیے گا۔

یہاں سب خیریت سے ہیں۔ میں تو حسب معمول افسانوں کا ترجمہ کر رہا ہوں۔

اچھا اجازت۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

نیازمند
سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۳۰ رمئی ۱۹۹۲

ٹوکیو

محترمی و مکرمی عقیل صاحب

آداب وتسلیمات ۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے ۔ آپ ہماری دو طالبات ریکو کا وا [۱] سان [۲] اور واتا سے [۳] سان [۴] کے لیے جو بزرگانہ ہدایت اور عنایت فرما رہے ہیں ان کے لیے بہت ممنون ہوں ۔

آپ کو تو معلوم ہے کہ اب ہمارے شعبے پر نئے مہمان پروفیسر کے تقرر کا وقت آ رہا ہے ۔ اسادا صاحب [۵] کے نام آپ کے خط سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ ''بڑے صاحب'' کا بہت خیال رکھتے ہیں ۔ ادھر یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ صدر شعبۂ اردو کی طرف بھی توجہ رکھنی ضروری ہے ۔ آپ یقین مانیے کہ ہم نے اب تک امیدوار کے بارے میں کسی سے بات کی ہے نہ مشورہ لیا ہے ۔

اب ہم ''ضرورت ہے'' کی تفصیلات پر غور کر رہے ہیں ۔ اسے متعلقہ حضرات (شیخ الجامعہ، صدر شعبہ، ڈاکٹر کشفی [۶] وغیرہ) کی خدمت میں ارسال کرنے سے پہلے ہم ایک بار پھر آپ کا ارادہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ جاپان تشریف لانے کے لیے تیار ہوں گے یا نہیں ۔ اگر تیار ہوں تو متعدد رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ہمیں کون سا طریقہ کار اختیار کرنا سب سے بہتر سمجھا جائے گا ؟ ''ضرورت ہے'' کی شرائط میں امیدوار کی عمر کی پابندی پہلے ۴۰ (چالیس) سے کم تھی ۔ اب میں اسے ۴۵ (پنتالیس) تک بڑھانے کو سوچ رہا ہوں ۔ یہ بھی ایک تدبیر ہے اس طرح صرف شرائط کے مطابق امیدوار درخواست پیش کرنے کے مستحق ہوں گے ۔

مخلص

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

۳۰؍جون ۹۲ء

مکرمی جناب عقیل صاحب

آداب وتسلیم

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کا ارسال کردہ شخصی کوائف نامہ موصول ہوا۔ ذرا دیر سے پہنچنے کی وجہ سے ۱۰؍جون کو منعقدہ پروفیسروں کی میٹنگ میں پیش نہیں کر سکا۔ اب ۸؍جولائی کو ہونے والی میٹنگ میں آپ کو دعوت دینے کے بارے میں ہماری درخواست پیش کی جائے گی۔ منظوری ملنے پر سرکاری دعوت نامہ وغیرہ جلدی ارسال کیا جائے گا۔

میں نہایت شرمندگی کے ساتھ معذرت خواہ ہوں کہ میں نے ۲۳؍اپریل کو آپ کو ایک بہت اہم خط رجسٹری بھیجا تھا وہ پرسوں لمبا سفر طے کر کے واپس آ گیا ہے۔ اس خط کے نہ ملنے پر آپ کو بہت ہی تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ دلی معافی چاہتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب تک ہمارے منصوبے میں کوئی خلل نہ آیا۔

یہاں سب خیریت سے ہیں۔ آپ کو مدعو کرنے کا کھلا اعلان ۸؍جولائی کی میٹنگ کے فوراً بعد ہوگا۔ واتاسے ؒسان ؒ اور ریکو کا وا ؒسان ؒ دونوں بھی بہت خوش ہو جائیں گی۔

اچھا اجازت۔ پھر جلدی لکھوں گا۔

مخلص

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

ٹوکیو

۱۳؍جولائی ۹۲ء

مکرمی عقیل صاحب

آداب وتسلیم

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ جیسے میں نے پچھلے خط میں لکھا تھا ۸؍جولائی کو منعقدہ پروفیسروں کے اجلاس میں آپ کے مدعو کرنے کے سلسلے میں ہمارے شعبے کی جانب سے جو درخواست پیش کی گئی وہ متفقہ طور پر منظور ہوگئی ہے۔ اب میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اسادا صاحب[1] اور ہا گیتا صاحب[1] دونوں بھی میری خوشی میں شامل ہیں۔

اب ہمیں عملی کارروائی شروع کرنی چاہیے۔ آپ مجھے بتائیے کہ کون کون سی دستاویزات کن کن کو پیش کرنی ہوں گی۔ آپ ان حضرات اور اداروں کے نام و پتہ لکھ بھیجیے جنھیں دستاویزات پیش کرنی ضروری ہیں۔ سندھ کی وزارت تعلیم کے سکریٹری؟ شیخ الجامعہ؟ وغیرہ وغیرہ۔

یہاں چند دنوں کے بعد گرمیوں کی چھٹی شروع ہو رہی ہے۔ اس وقت میرا باہر جانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ آپ اپنا خط ہماری یونیورسٹی کے پتے پر لکھ سکتے ہیں۔ میں ہفتے میں ایک بار ضرور آیا کروں گا۔ اچھا اجازت۔ آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

آپ کا خیر اندیش

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

۷؍اکتوبر ۹۲ء

مکرمی عقیل صاحب

آداب وتسلیم

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔موسم گرما کی طویل تعطیل کے بعد اب دوسرا سمسٹر شروع ہوگیا ہے اور آپ کے لیے سرکاری دعوت نامہ بھی تیار ہوگیا ہے۔دعوت نامہ کی ایک کاپی اور ہمارے صدر سے آپ کے شیخ الجامعہ کے نام خط آپ کے شیخ الجامعہ کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔آپ کو اس خط کی ایک کاپی بھی بھیج رہا ہوں۔LETTER OF GUARANTEE کے دو فارم ایک بیگم ۱ے کے لیے اور دوسرا صاحب زادی ۲ے کے لیے ہے۔دونوں کے ضامن آپ ہیں۔

APPLICATION کے تین فارم آپ، بیگم اور صاحب زادی کے لیے ہیں۔ ہر فارم کے لیے مقررہ سائز کی دو دو فوٹو درکار ہیں۔بیگم کے لیے یہ سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے کہ آپ کی جائز بیوی ہیں۔ (معاف کیجیے آج کل ویزا پر پابندیاں بہت سخت ہوگئی ہیں۔ کیونکہ ناجائز طور پر یہاں آنے والوں کی تعداد میں روز اضافہ ہوتا رہتا ہے۔دوسروں کی لڑکی کو اپنی بیوی یا بیٹی بنا کر حرام کام کرانے کے لیے لے آنے والے بھی کچھ کم نہیں) صاحب زادی کے لیے سرکاری سند درکار ہے کہ آپ دونوں کی سگی بیٹی ہے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں سال داخلہ اور سال فارغ التحصیل مہینے تک لکھنا ضروری ہے۔ M.A, B.A اور Phd کی تعلیمی اسناد ضروری ہیں۔فارم پر کر کے ضروری کاغذات کے ساتھ جلد از جلد واپس بھجوا دیجیے۔

دعوت نامے میں ہاؤس الاؤنس اور بونس کا ذکر بھی ہے۔ بونس ۴۵.۵x تنخواہ فی ماہ ملتا ہے۔ ہاؤس الاؤنس ایک لاکھ بیس ہزار ین تک دیا جاتا ہے۔

آپ کو ہفتے میں چھ کلاسیں سنبھالنے کے علاوہ اور کوئی خاص ڈیوٹی نہیں ہے۔ایک کلاس کے تعلیمی اوقات نوے منٹ ہیں۔پہلی جماعت میں اردو بول چال، آسان مضمون نگاری وغیرہ اور دوسری جماعت میں آسان درسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔تیسری اور چوتھی جماعت میں انتخاب نظم اردو اور غزلوں کا انتخاب وغیرہ نصاب میں داخل ہوتے ہیں۔آپ کو کوئی پریشانی نہ ہوگی۔آپ محمد رئیس صاحب ۱ے سے بہت سے مفید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ان کے زمانے اور آج کل کے زمانے میں جامعہ میں زیادہ تبدیلیاں نہیں آئی ہیں۔

خیر، آپ جو باتیں معلوم کرنا چاہیں ہمیں بلا تکلف لکھ دیجیے گا۔ہم تیار ہیں۔ یہاں خزاں کے موسم کی آمد ہے۔جاپان میں اسے خوشگوار موسم مانا جاتا ہے۔کراچی میں اب موسم کیسا رہتا ہے؟ اچھا، اجازت

چاہتا ہوں۔

آپ کا مخلص
سوزوکی تاکیشی
شعبۂ اردو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

۶ رنومبر ۹۲ء

مکرمی جناب معین الدین عقیل صاحب
آداب وتسلیم۔

آپ کے ارسال کردہ ضروری کاغذات آج موصول ہوئے۔ کاغذات تقریباً مکمل ہیں۔ پھر ایک نقص باقی رہ گیا ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے نکاح نامہ اور بلدیاتی رجسٹری پیدائش دونوں سرٹیفیکٹوں پر مہر نہیں لگوائی ہے۔

یہاں مہر لگائے ہوئے کاغذ کی نقل جائز نہیں مانی جاتی۔ آج کل متعلقہ دفتر یا محکمے میں کارروائی بہت سخت ہوگئی ہے۔ آپ نکاح نامہ اور رجسٹری پیدائش پر اصلی مہر لگوا کر جلد از جلد بھیج دیجیے۔ اس وقت کاغذات کی جاری شدہ تاریخ کا بھی ضرور خیال رکھیے۔ جاپان میں چھ مہینے سے پرانے سرکاری کاغذات یا سرٹیفیکٹ قبول نہیں کیے جاتے۔

اس وقت ٹوکیو میں ناجائز اور جعلی پاسپورٹ اور ویزا لے کر رہنے والے ایرانیوں اور پاکستانیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ صورت حال کو سمجھ سکیں گے۔ ناراض نہ ہوں۔ اور کاغذات بھیجنے میں تاخیر نہ ہو۔ بیگم اور صاحب زادی کو میرا سلام کہیے۔

آپ کا مخلص

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

۳ دسمبر ۹۲ء

مکرمی عقیل صاحب

آداب وتسلیمات

دو ضروری کاغذات موصول ہوئے۔ میرا خیال تھا کہ اب طریقۂ کار تقریباً مکمل ہو گیا تو دفتر والے نے آج بتایا ہے کہ احتیاطاً بیگم کا مختصر سہی BIO DATA منگوایا جائے۔ ہاں! ساتھ ہی یہ بھی بتائیے گا کہ ۱۰۔۱۹۶۹ سے ۱۰۔۱۹۷۰ تک ایک سال آپ کی حیثیت کیا تھی۔ اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے کورس سے کب فارغ ہوئے؟ تین سال میں یا ان سے زیادہ؟ یہ اس لیے پوچھا گیا ہے کہ اس سے تنخواہ کے حساب میں فرق پیدا ہوجاتا ہے۔

یہ خط میں ذرا جلدی ٹائپ کر رہا ہوں۔ آج تو بس اجازت چاہتا ہوں۔ پھر جلدی لکھوں گا۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کا مخلص

سوزوکی تاکیشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

۵/فروری ۹۳ء

مکرمی جناب عقیل صاحب

آداب وتسلیمات

آپ کا خط مورخہ ۲۴ جنوری موصول ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب ڈاک کا حال معمول پر آ گیا ہے۔ نئے سال کا کارڈ بھی مل گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

یہ سن کر آپ کو اطمینان ہوگا کہ ویزا جاری کرانے کے لیے ضروری سرٹیفیکٹ مل گیا ہے۔ اب میں سوچ رہا ہوں کہ ان کو کس طرح پہنچاؤں۔ یہ نہایت اہم اور دوبارہ مشکل ہی سے ملنے والا سرٹیفیکٹ ہے۔ دروازہ تا دروازہ ڈلیوری؟ رجسٹری؟

آپ نے نصاب کے بارے میں لکھا ہے تو عرض کروں گا کہ جامعہ کی لائبریری میں انگریزی میں لکھی ہوئی قواعد کی کتابیں، نصاب تقریباً سب موجود ہیں۔ آنے سے پہلے آپ کو خاص اہتمام کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہاں آپ کو ہفتے میں چار روز چھ کلاسیں سنبھالنا ہوں گی۔ (ایک کلاس۔ نوے منٹ) پہلی جماعت کی ایک کلاس، دوسری جماعت کی دو کلاسیں اور تیسری اور چوتھی جماعتوں کی مشترکہ تین کلاسیں۔ پہلی جماعت کے لیے بنیادی بول چال سے درس شروع ہوگا۔ دوسری جماعت کے لیے آسان بول چال، پاکستان کی پانچویں یا چھٹی جماعت کی اردو نصاب کے برابر کتاب کے ذریعے پڑھائی ہوگی۔ سینئر جماعتوں کے لیے مثلاً روزمرہ گفتگو، مضمون نگاری، اخبار جنگ کے اداریے اور انتخاب نظم اردو وغیرہ نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ درسی کتابوں کے بارے میں آپ کو پورا اختیار ہے۔ آنے کے بعد آپ خود مرتب بھی کر سکتے ہیں۔

اس وقت شعبے میں چار جز وقتی اساتذہ بھی کام کر رہے ہیں۔ آپ کے فوکاماچی صاحب ۱ ، ماہر اقتصادیات یامانا کا صاحب، تسوزوکی صاحب اور ہاشیموتو (اوکی) صاحبہ جن سے آپ ۱۹۷۷ میں مل چکے ہیں۔ اس وقت وہ ایم۔اے کی طالبہ تھیں۔ یاد ہے؟ واتاسےسان ۵ بھی شعبے میں معاون کی حیثیت سے ہیں۔ مامیا صاحب ۲ بھی کبھی کبھی آتے ہیں چائے پینے کے لیے۔

شعبۂ اردو میں ایک کلاس میں طالب علموں کی تعداد بیس ہے۔ آج کل طالبات زیادہ ہیں، شور بھی، شعبہ ہندی کا بھی یہی حال ہے۔

صاحبزادی کی تعلیم کے متعلق، آپ یہاں پہنچنے کے بعد خود اپنی آنکھوں سے یہاں کا تعلیمی ماحول، بچوں کے اسکول کی حالت، کنڈر گارٹین کا انتظام وغیرہ کا اچھی طرح جائزہ لیں۔ یہاں مقیم غیر ملکیوں سے بھی مشورہ لیں تب غور کریں تو بہت بہتر ہوگا۔ یہاں اکثر انگریزی اسکولوں میں ذریعہ تعلیم شروع ہی سے انگریزی ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شروع شروع میں کسی طالبہ کو جس کی مادری زبان انگریزی ہو بطور

ٹیوٹر رکھیں اور صاحبزادی کو ارد گرد کے ماحول سے آشنا کرائیں تو سب سے مناسب رہے گا۔ کیا خیال ہے آپ کا؟ جاپان کے تعلیمی نظام کے مطابق پرائمری اسکول میں داخلہ چھ سال کی عمر سے ہوتا ہے۔ اس پہلے اکثر بچے کنڈر گارٹن جاتے ہیں۔ آج کل کئی غیر ملکی بچے (پاکستانی، ہندوستانی بھی) جاپانی کنڈر گارٹن میں مل جل کر خوشی سے کھیلتے کودتے ہیں۔ ہاں جامعہ کی طرف سے کسی اضافی سہولت کی توقع نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ غریب اور معذور خاندان کے بچوں کے لیے حکومت کی جانب سے متعدد سہولتیں مل ہی جاتی ہیں۔

رہائش کا مسئلہ ہمارے لیے بھی سر دردی کا بڑا باعث ہوتا ہے۔ خود میرا جھونپڑا بھی جامعہ سے ڈیڑھ گھنٹے کی دوری پر ہے۔ ہم ابھی سے آپ کے لیے پسندیدہ اپارٹمنٹ کی تلاش کر رہے ہیں۔ خیر اس کے بارے میں پھر عرض کروں گا۔ سردی زوروں پر ہے۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

مخلص

سوزوکی تاکیشی

پس نوشت: ۲۱،۲۲ فروری کو ریکو کا واسان ےکراچی کے Sheraton ہوٹل میں ٹھیریں گی۔ سرٹیفکٹ ان کے حوالے کر رہا ہوں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبرا:

۱؎ سن ندارد

۲؎ جاپان کا ۱۲۲ واں شہنشاہ

خط نمبر۲:

۱۔ سن ندارد

۲۔ پروفیسر سوزو کی شاعری کا شوق بھی رکھتے تھے اور تخلص امیؔر استعمال کیا کرتے تھے۔

خط نمبر۳:

۱۔ ڈاکٹر ظفر اقبال: جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی (۱۹۳۲ء۔ ۲۰۰۸ء): کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کے سابق صدر، معلم، ماہر تعلیم، محقق اور نقاد۔ جاپان کی اوساکا یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں تین برس ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۴ء تدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔

۳ پروفیسر جمیل اختر خان جامعہ کراچی شعبۂ اردو کے سابق صدر

۴ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴/اگست ۱۹۴۸ء۔۲۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۵۔ پر فیسر ہیروشی ہاگیتا: مدرس، محقق، مترجم، لغت نویس اور ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبہء اردو۔ ۲۰۲۱ء میں ریٹائر ہوئے۔

خط نمبر۵:

۱۔ خط نمبر۳ کا حوالہ نمبر۴ ملاحظہ ہو

۲۔ خط نمبر۳ کا حوالہ نمبر۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر۷:

۱۔ یوکاری ریکوکاوا: اُس وقت اردو زبان کی طالبہ

۲۔ جاپانی زبان میں عزت وتکریم کے لیے نام کے ساتھ ’سان‘ کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ جنکو واتاسے: اُس وقت اردو زبان کی طالبہ
۴۔ ایضاً حاشیہ نمبر ۲
۵۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۸:

۱۔ اُس وقت اردو زبان کی طالبہ جون کو واتاسے
۲۔ خط نمبر ۷ کا حوالہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو
۳۔ یوکاری ریکوکاوا: اُس وقت اردو زبان کی طالبہ
۴۔ ایضاً حاشیہ نمبر ۲

خط نمبر ۹:

۱۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو
۲۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۰:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ
۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی دختر رمیثہ نوین عقیل
۳۔ پروفیسر محمد رئیس علوی (۱۹۴۶ء۔ ۲۰۲۱ء): مدرس، شاعر، ماہر تعلیم، نقاد اور سابق رجسٹرار جامعہ کراچی۔ جاپان کی ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو میں ۶ برس اردو تدریس کے فرائض انجام دیے۔

خط نمبر ۱۳:

۱۔ ہیروکی فوکاماچی: معیشت دان اور پاکستان کی سیاسی اقتصادیات کے ماہر، ڈاکٹر عقیل کے پرانے اور

بہت گہرے دوست

۲۔ یامانا کا اپچی رو: معیشت دان، خصوصاً جنوبی ایشیا کی اقتصادیات کے ماہر

۳۔ تسوزوکی ماساؤ: ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں اردو کے جز وقتی استاد

۴۔ ہاشیموتو آؤ کی: اردو زبان کی سابق طالبہ بعد ازاں فارسی زبان سیکھ کر ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں فارسی زبان کی جز وقتی استاد مقرر ہوئیں۔

۵۔ خط نمبر ۷ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۶۔ پروفیسر مامیا کین ساکو، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم اور ماہر لسانیات

۷۔ خط نمبر ۷ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

سُومیتو میزوساوا

Sumito MIZUSAWA

سومیتو میزوساوا ، اوساکا یونی ورسٹی میں ایک تحقیقی منصوبے میں دل چسپی لیتے رہے ہیں اور گریجویشن کے بعد بارہا معاونت حاصل کرتے رہے ہیں ۔ ڈاکٹرعقیل صاحب کے راست طالب علم نہیں رہے لیکن اردو بولنے اور لکھنے میں گہری دل چسپی لیتے اور مشاورت حاصل کرتے رہتے ہیں ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۳رمئی ۲۰۲۳ء

محترم جناب سید معین الدین عقیل صاحب

تسلیمات عرض ، جناب خط لکھنے کا وعدہ کرنے کے بعد کئی ہفتوں گزار چکے ہیں اور اس کا معذرت خواہ ہوں ۔ سب سے پہلے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ کو ستارہ امتیاز کا انعام ملنے سے سر بلند ہوا ہے اور صرف پاکستانیوں کو نہیں بل کہ جاپان کے اردو دانوں کو بھی اس خوش خبر سے عزت بخشا یا ہے ۔ جس تصویر میں آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ اپنی گردن پر تمغۂ امتیاز لگا کر کھڑے ہیں اس کو دیکھ کر آپ سے کئی بار کی ملاقاتوں کی یادیں آئی ہیں ۔ آپ نے اردو زبان اور برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ پر ہمیشہ کے لیے اپنے نام کو نقش کر دیا ہے اور اس کی بہت بہت مبارک ہو ۔

آپ کی حوصلہ افزائی اور شفقت میرے دقت کے اوقات میں تقویت دیتی ہے اور اس کا ہمیشہ ممنون رہا ہوں ۔ خدا آپ اور آپ کے خاندان کی عزت و دولت کو مزید بلند کرا دے ۔ میں خاک سار آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں اور متواتر دعا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا ۔ میری جانب سے آپ کے اہل خانہ کو بھی ڈھیروں دعائیں اور نیک تمنائیں ۔

فقط آپ کا خادم

سومیتو میزوساوا

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ہیروکی فُوکاماچی / تاکاکوفوکاماچی

Hiroki Fukamachi / Takako Fukamachi

ہیروکی فوکاماچی اوران کی اہلیہ تاکاکوفوکاماچی کا شماران اولین جاپانیوں میں ہوتا ہے جن سے ڈاکٹرعقیل صاحب کی شناسائی اور پھر دوستانہ تعلقات قائم ہوئے۔فوکاماچی صاحب نے ابتدا میں یعنی سن ۱۹۷۰ءتا۱۹۷۲ءاردوزبان پروفیسرسوزوکی تاکیشی صاحب سے سیکھی۔فوکاماچی صاحب ستر کی دہائی کے اوائل میں پاکستان تشریف لائے اوردوسال کراچی میں قیام کیا۔فوکاماچی صاحب کاتعلق ڈاکٹرعقیل سے اردوسیکھنے کے سبب سے قائم ہوااور بتدریج پرخلوص اورمثالی دوستی میں تبدیل ہوگیا۔ہیروکی فوکاماچی اور ان کی اہلیہ تاکاکوفوکاماچی تادم تحریرگاہےگاہے پاکستان کادورہ کرتے رہتے ہیں اورڈاکٹرعقیل صاحب سے رابطے میں ہیں۔

ہیروکی فوکاماچی صاحب بنیادی طور پر معیشت دان ہیں اور پاکستان کی سیاسیات اور اقتصادیات پرگہرا مطالعہ اورنظر رکھتے ہیں۔پاکستان کی سیاسی اقتصادیات کے ماہر ہیں۔جاپان میں فوکاماچی صاحب کاتعلق ٹوکیو کے ایک ادارے'انسٹی ٹیوٹ اوف ڈی ویلپنگ اکونومیز' کے شعبۂ حالات حاضرہ سے تھا۔فوکاماچی صاحب اوران کے ساتھ شریک مصنف''ناوایااودا'' کی ایک کتاب ''An Existenatial Crisis: Afghanistan and Pakistan'' کےعنوان سے مذکورہ ادارے کےزیراہتمام شائع ہوچکی ہے۔

ہیروکی فوکاماچی طویل عرصے تک''جاپان۔پاکستان ایسوسی ایشن،ٹوکیو'' کے فعال رکن رہے ہیں۔اس ادارے کےتحت ایک اہم کتاب''رہنمائے پاکستان'' A Reference Guide to Pakistan جوپاکستان کی معاشیات،سیاسیات،اورتہذیب وثقافت کےموضوعات پرمحیط ہے،شائع ہوچکی ہے۔اس کتاب کے کئی مرتبین ہیں لیکن فوکاماچی صاحب اوران کے ساتھ پروفیسراسادایوتاکاکا شماراس کےسب سے اہم اوربنیادی مرتبین میں ہوتا ہے۔فوکاماچی صاحب نے کافی عرصہ مذکورہ ادارے میں متحرک اورمفیدکردارادا کیالیکن اب پیرانہ سالی اور بیماری کےسبب جاپان۔پاکستان ایسوسی ایشن،

ٹوکیو کی رکنیت سے دست برداری اختیار کر لی ہے۔

فو کا ماچی صاحب کے ساتھ ساتھ ان کی اہلیہ تا کا کو فو کا ماچی صاحبہ بھی پاکستان اور اردو زبان سے محبت کرتی ہیں۔اردو زبان سے بھی واقفیت ہے۔فو کا ماچی صاحب اور تا کا کو صاحبہ کے نہ صرف ڈاکٹر عقیل صاحب سے بل کہ ان کے پورے خاندان سے خلوص اور محبت پر مبنی بے مثال تعلقات ہیں۔تا کا کو صاحبہ تو ڈاکٹر عقیل صاحب کی والدہ محترمہ عزیزہ بانو کو امی کہہ کر پکارتی تھیں۔یہ مثالی جوڑا ٹوکیو کے نواحی علاقے میں مقیم ہے اور عقیل صاحب اور ان کے خاندن سے مسلسل رابطے میں ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۱؎

جناب معین الدین عقیل صاحب

میرا نام ہیروکی فو کا ماچی ہے اور میرا تعلق جاپان سے ہے۔ آپ نے مجھے ۴ رجون ۱۹۷۳ء کو اوسادا صاحبہ ۲؎ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے خط لکھا تھا۔لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں پچھلے ایک سال سے کافی مصروف ہوں۔اب میں تاریخ پاکستان کا مطالعہ کرنے کے لیے واپس آیا ہوں۔آج ۶ رارپریل شام ساڑھے چار بجے آپ سے ملنے کے لیے آیا تھا لیکن آپ پکنک پر گئے ہوئے تھے۔اس لیے یہ پیغام یہاں چھوڑ رہا ہوں۔آپ سے گزارش ہے کہ ہوٹل میٹرو پول کلب روڈ، کراچی نمبر ۴، کمرا نمبر ۳۲۵ میں مجھ سے ملاقات کے لیے تشریف لائیے۔

میں کل صبح سے شام رات تک سارا دن ہوٹل میں رہوں گا اس لیے آپ جس وقت چاہیں آ سکتے ہیں۔ہم اس بارے میں بات کریں گے کہ ہمارے جدا ہونے کے بعد سے ہمارے ساتھ کیا ہوا۔

ہیروکی فو کا ماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

السلام علیکم،

عقیل بھائی اور فریسہ بھابی!

آپ کو اب معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں فوکاماچی پاکستان میں ہوں (اسادا صاحب ۲؎ نے آپ کو خط لکھا ہوگا) میں یہ خط اسلام آباد میں لکھ رہا ہوں۔ میں اِنشاءاللہ آٹھ تاریخ کو کراچی پہنچوں گا (رات کے وقت۔دیر) میں ضرور آنے پر (مطلب ہے۔آنے کے اگلے دن) آپ کو ٹیلیفون کروں گا اور ہمیشہ کی طرح آپ دونوں سے ملنا چاہتا ہوں میں شاید جبیس ہوٹل میں ٹھیروں گا اور کراچی میں آٹھ راتیں ٹھیر کر 16 تاریخ کو جاپان واپس جاؤں گا۔آج کل میں اسلام آباد میں various ministries and the world bank جاتا رہتا ہوں۔

پھر ملیں گے۔

خدا حافظ

فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۱۵/اکتوبر ۱۹۷۶ء

السلام علیکم عقیل بھائی۔خیریت سے ہیں؟

جاپان واپس آنے کے بعد بہت مصروف ہونے کی وجہ سے میں خط نہیں لکھ سکا۔آپ ناراض ہوں گے۔معاف کیجیے۔

دو تین دن کے بعد مس اوسادا ۱؎ بھارت جا رہی ہیں اور اس کے بعد پاکستان آئیں گی۔اس لیے میں اُن کے ذریعے آپ کو ایک قلم پہنچانا چاہتا ہوں۔آپ اب بھی روز روز بہت لکھتے رہتے ہوں گے۔یہ قلم آپ کی مدد کرے تو میں خوش ہوں گا۔

آج کل میرے پاس بہت بڑا کام ہے۔ جب یہ نومبر میں ختم ہوا تو آپ کو لمبا خط لکھوں گا۔ آپ کے والدین کو میری طرف سے سلام کہہ دیجیے۔

ہم لوگ سب خیریت سے ہیں۔

ہیروکی حکماچی [۲]

(میں اپنا نام نہیں لکھ سکتا۔ اردو بھول رہا ہوں)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۱۳/اکتوبر ۱۹۷۸ء

السلام علیکم، عقیل بھائی۔ آپ آج کل کیسے ہیں؟

کیا آپ کو میر خط مل گیا جو میں نے کیرالا سے بامبائی [۱] جانے والے جہاز میں لکھا تھا اور جو میں نے بامبائی سے بھیجا تھا؟

کیرالا سے بامبائی جانے والے جہاز میں مجھے بہت خراب زکام ہو گیا۔ اور آج تک میں کمزور محسوس کر رہا تھا۔ جہاز میں ایک آدمی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تو کام کرنے مسکت [۲] جانے والا تھا۔ وہ مجھے بتا رہا تھا کہ وہ غریبی کی وجہ سے اپنی فیملی کو دو چار سال تک چھوڑ کے مسکت میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، اگر چہ وہ بیمار تھا پھر بھی اس کو جانا پڑا۔ اس کی بیماری تھی۔۔۔ زکام۔

اُسی کا زکام میں نے بھارت کی یادگار کے طور پر لیا ہوگا۔ یعنی بھارت نے مجھے بیمار کر دیا۔

اُمید ہے کہ میری اردو آپ کو پہنچ رہی ہوگی۔ جاپان واپس جانے کے بعد اردو پڑھنے کے لیے وقت مجھے نہیں ملا۔ اس لیے میں بہت سے لفظ بھول گیا۔ اس طرح میں آپ کا اچھا شاگرد نہیں لیکن میرے استاد، ناراض نہ ہو جائیے بلکہ معاف کیجیے۔

میں اِس مہینے کی 18 تاریخ کو راولپنڈی سے کراچی پہنچتا ہوں (PIA325, via Quetta) ابھی میرا ارادہ یہ ہے کہ شام کے وقت پانچ بجے کراچی پہنچ کر جِبیس ہوٹل جاؤں گا یا اگر ٹیراٹانی صاحب [۳] ایئرپورٹ آئیں تو اُن کے گھر جاؤں گا۔ وقت ہو تو میں اُسی شام کو

آپ کے پاس آؤں گا۔ ورنہ اگلے دن کو یعنی 19 تاریخ کو آپ کو آپ کے کالج پر ٹیلیفون کرلوں گا۔
اچھا بھائی، مجھے اب سونا ہے۔ میں آپ سے ملنے کا انتظار کررہا ہوں۔

خدا حافظ

ہیروکی فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

۱۲ر جولائی ۱۹۸۲

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علکیم

آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ ہم سب ٹھیک اور صحت مند ہیں۔
اب ہم برسات کے موسم میں ہیں اور تقریباً ہر روز یہاں بارش ہوتی ہے۔

خدا حافظ

فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ؎

﴿ ٦ ﴾

۱

Dear Moinuddin Aqeel & Fareesah ۲

I believe you have been very well as usual. We have also been very well.

p.s. thank you for your letter.

1986.12

Takako ۳

Best Wishes for A Merry Christmas and A Happy New Year

HIDEKI[۴]

TOMOKI[۵]

Fumiki[۶]

السلام علیکم، بھائی و بھابی!

معاف کیجیے، میں ۱۹۸۶ میں پاکستان نہیں آ سکا۔۔۔لیکن، سنیے، ہم لوگ سب (یعنی میں اور میری Family) اگلے سال (شاید مارچ میں) پاکستان آئیں گے۔ دو سال کے لیے۔ لیکن افسوس کی بات ہے ہم نہ کراچی لیکن اسلام آباد ٹھیریں گے۔ پھر بھی ہم کبھی کبھی کراچی آئیں گے آپ دونوں سے ملنے کے لیے۔

خدا حافظ

ہیروکی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۸ جون ۔۔[۱]

محترم معین الدین عقیل صاحب

مجھے آپ کا مراسلہ موصول ہو گیا ہے۔ مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کے مراسلے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ہر روز مصروف ہیں۔ آپ کا کام کیسا چل رہا ہے؟

چند روز ہوئے میں کام کی وجہ سے اوسا کا گیا اور کام ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر کشفی صاحب[۲] سے ان کی رہائش گاہ میں ملاقات کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ دیر سے دیر ماہ جولائی میں پاکستان واپس لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

میں ان دنوں ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز میں ہر ہفتے کے روز کام کے شروع ہونے سے

پہلے فارسی زبان بھی سیکھ رہا ہوں ۔اسی ہفتے میں نے پروفسر سوزوکی صاحب ۳؎ سے ملاقات کی اورانہوں نے فرمایا کہ کشفی صاحب کے روانہ ہونے سے قبل ہم لوگ ان کے لیے ایک ضیافت کرنے کے لیے تیار ہیں ۔

بے شک میں بھی اس ضیافت میں شرکت کروں گا ۔ جہاں تک میری اردو کتابوں کا تعلق ہے، اب تک نہیں پہنچیں ۔لیکن ضروری کاغذمل گئی ہے ۔امید ہے کہ جلد ہی پہنچیں گی ۔

اب ہم لوگ بھی بہت مصروف ہیں کیونکہ ہمارا دفتر ایک دوسری جگہ میں منتقل ہونے والا ہے اور پروگرام کے مطابق اگلے ماہ کے اوائل میں یہ کام مکمل ہوگا ۔ جہاں تک ایران جانے کا تعلق ہے، ماہ اگست کے اوائل میں ایران کا دورہ کروں گا ۔

یہ کام نجی کام نہیں بلکہ سرکاری دورہ ہے ۔ کیونکہ اگلے سال منعقد ہونے والے ایشیائی گیمز کی سہولت کا معائنہ کریں گے ۔

اب جاپان کا موسم ناخوشگوار ہے ۔موسم برسات کا آغاز ہوا ہے ۔ ہرروز ہلکی بارش ہوتی ہے ۔

اگر مسٹر کتاؤ کا صاحب ۴؎ سے ملاقات کی تو ان سے السلام کہہ دیجیے ۔

دوبارہ خط لکھوں گا ۔

خدا حافظ ۔۔۔ ۵؎

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

عید مبارک (اور السلام علیکم)

بھائی و بھابی ! ۱؎

ہم لوگ اب خوشی سے اسلام آباد میں رہتے ہیں ۔ یہاں بھی گرمی تو ہے لیکن کراچی کے مقابلے میں یہ گرمی کچھ بھی نہیں ۔ پھر بھی سنا ہے کہ گرمیوں کا موسم آنے والا ہے ۔ چلو کوئی بات نہیں ۔

اِٹلی کیسا ہے؟ اچھا ملک ہوگا لیکن جلدی پاکستان واپس آکر ہمارے اسلام آباد آیئے ۔

ہیروکی فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

تاریخ: ۲۶ ۔ ا۔ ۸۸

ازطرف فاطمہ تاکاکو[ا]

جناب ڈاکٹرعقیل صاحب

السلام علیکم

آپ کیسے ہیں؟ ابھی اسلام آباد میں موسم سردی ہے آج مری میں برف باری شروع ہے۔ کراچی میں ہم سب کو بہت خوشی ہوئی آپ کا بہت بہت شکریہ!

گیارہ سال کے بعد ملاقات ہوئی۔ دل کو بہت زیادہ خوشی ہوئی آپ لوگ سب اسلام آباد میرے گھر آیئے ہم ساتھ ساتھ مری برف باری دیکھنے جاتے تو اچھا ہے۔ اور آپ لوگوں کی تصویریں بھیج رہی ہوں جواب جلدی دینا، شکریہ!

فقط

فاطمہ تاکاکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

ا[ا]

۳۱/ اگست ۱۹۸۹

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب اور بیگم فریسہ صاحبہ

سب سے پہلے ہم تہ دل سے معذرت خواہ ہیں کہ آپ کو یہ خط لکھنے میں اتنی دیر ہوگئی۔ ہم ۳۱ مارچ کو اسلام آباد سے روانہ ہوئے اور دو دو دن استنبول اور قاہرہ کے دورے کے بعد ۵ اپریل کو جاپان پہنچے۔ تاہم، میں، ہیروکی فوکاماچی، جاپان واپس آنے کے چند دن بعد بیمار ہوگیا اور آج تک آپ کو لکھنے سے قاصر تھا۔ لہٰذا تقریباً پانچ ماہ گزر چکے ہیں جب ہم نے کہا کہ ' ہم آپ سے دوبارہ ملیں گے'۔ ہمیں اس خط کی تاخیر کے لیے واقعی بہت افسوس ہے۔ پاکستان میں ہمارا دو سال کا قیام ایک بہت ہی عمدہ اور خوش گوار تجربہ تھا جس کی بدولت آپ نے ہم پر نہایت فکر انگیز مہربانی کا مظاہرہ کیا۔ ہم سب پاکستان کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں اور پاکستان میں ہمارا رہنے کا تجربہ یقینی طور پر زندگی بھر ہمارے دلوں میں ہمارا سب سے بڑا اثاثہ رہے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمارے تین بچے بھی اپنی سطح پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو آپ کے قابل احترام ملک پاکستان اور ہمارے ملک جاپان کے درمیان دوستی کے پل بنیں گے۔ یقیناً ہم پوری کوشش کریں گے کہ جلد از جلد پاکستان کا دورہ کریں۔ جب آپ جاپان آئیں تو براہ کرم ہمیں بتائیں تاکہ ہم جاپان میں بھی ایک شان دار ری یونین سے لطف اندوز ہوسکیں۔ ہم آپ کو دوبارہ خط لکھیں گے۔

ایک بار پھر آپ کا بہت شکریہ اور تاخیر کی ایک مرتبہ پھر معذرت۔

انتہائی مخلص
ہیروکی فوکاماچی
تاکاکو فوکاماچی

۲

السلام علیکم، عقیل بھائی۔

آپ کیسے ہیں؟ کاش کہ میں یہ سوال آپ کے سامنے پوچھ سکتا یعنی میں پاکستان میں ہوتا۔ جس بیماری کے بارے میں میں آپ سے ذکر کیا تھا وہ تو آنکھوں کی بیماری تھی (بلکہ اب بھی ''ہے'')

یعنی double vision تھی جو آنکھوں کے ڈاکٹر صاحب کے کہنے کے مطابق تھکن کی وجہ سے شروع ہوگئی۔ لیکن الحمد للہ میں آج کل محسوس کرسکتا ہوں کہ میں سترفی صد ٹھیک ہوگیا ہوں۔ اِس لیے میں دو چار مہینے کے بعد کبھی نہ کبھی خط لکھ سکوں گا۔ اچھا بھائی اور بھابی ، ہم لوگ اِسلام آباد سے ۳۱ مارچ کو ٹرکی گئے جیسے کہ میں نے اوپر لکھا۔ جانے سے پہلے ہم نے آپ کو ٹیلیفون کرنے کی کوشش کی لیکن ہمیں معلوم ہوگیا کہ ہمار ٹیلیفون اُسی دن خراب ہوگیا۔ ہم نے ٹرکی سے بھی آپ کو ٹیلیفون کرنے کی کوشش کی لیکن آپ کا نمبر نہیں ملا۔ ہم اب سوچتے ہیں کہ پاکستان کے باہر نکلنے سے کافی دن پہلے آپ کو ٹیلیفون کرنا چاہیے تھا۔ معاف کیجیے۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۸ کو آپ کے شاگردوں سے میری ملاقات ہوئی۔

اسلامی جمہوری اتحاد کے دفتر (جو اسلام آباد کے F/6/3 میں ہے)۔ یعنی رفیق افغان صاحب جو Weekly Takbeer تکبیر کا کام کرتے ہیں۔ اور صغیر صاحب جنہوں نے Shipowner's Science College میں آپ سے اردو سکھائی اور جو رفیق افغان صاحب کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ (اسلام آباد میں) جب میں نے آپ کا نام تکبیر رسالے میں دیکھا تو میں خوش ہوگیا تھا۔ میں جب ۲۱ مارچ کو Institute of Policy Studies گیا تھا تو ایک صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر عقیل صاحب کبھی کبھی اسلام آباد آتے ہیں۔ یہ Institute میرے گھر سے بہت نزدیک تھا۔ (ہم لوگ F7/3 میں رہتے تھے) آپ کو ہمیں ملنا چاہیے تھا لیکن مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے اِس F7/3 کے گھر کا ٹیلیفون نمبر آپ کو بتایا تھا یا نہیں۔ ہم ستمبر ۱۹۸۸ء میں Sector E7 سے منتقل ہوگئے تھے۔ پھر بھی میں دو تین سال بعد پاکستان آؤں گا۔ میں آپ سے ان شاءاللہ مل سکوں گا۔

اچھا آپ سب خوش رہیے۔ ہم بھی میری بیماری کے مخالف خوش رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خدا حافظ

پھر ملیں گے۔ آپ کا بھائی،

ہیروکی فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

۱۹۹۰

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب اور مسز فریسہ

السلام علیکم

آپ کیسے ہیں؟ نئے سال پر آپ کے لیے نیک خواہشات۔ آپ دونوں کو بھی نیا سال مبارک ہو!

آپ دونوں کی بچی ایک سال کی ہوگئی ہوگی۔ ان کی ایک سال کی سال گرہ مبارک ہو!

جاپان میں، میں اپنی دوستوں کو آپ اور پاکستان کے بارے میں بتاتی ہوں۔ میں پاکستان آنا چاہتی ہوں۔

پاکستان جاپان دوستی زندہ باد!

تاکاکو فاطمہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

۴/اکتوبر ۱۹۹۰

السلام علیکم عقیل بھائی اور فریسہ بھابی۔

میں ابھی یہ خط بہت بڑی جلدی میں لکھ رہا ہوں۔ اِس وجہ سے میں فوراً میری بات شروع کروں گا۔ میں نے کل رات کو آپ کو گھر پر ٹیلیفون کرنے کی کوشش کی لیکن کراچی میں رات کے دس بجے تک کسی نے ٹیلیفون نہیں اٹھایا۔ اِس لیے آپ کے گھر کا جو ٹیلیفون نمبر میرے پاس ہے یہ غلط ہوگا یعنی 312723-(021) میں آج آپ کو یونیورسٹی پر ٹیلیفون کرنے کی کوشش کروں گا۔

اچھا 'بھائی عقیل' بات یہ ہے کہ میں ان شاء اللہ اکتوبر کی ۲۹ تاریخ (پیر) کو کراچی آؤں گا اور ۲ نومبر تک ٹھہروں گا۔ اِس وقت میرا سفر علی گڑھ سے شروع ہو جائے گا۔ یعنی میں Aligarh University جا کر Pakistan Movement کے بارے میں کچھ علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چوں کہ میں علی گڑھ جاؤں گا تو اِس لیے آپ کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علی گڑھ سے کتابیں حاصل

کرنا چاہتے ہوں گے۔ آپ مجھے خط لکھ کر مجھے بتائے آپ کو کیا کیا کتابیں چاہیے۔ جو کتابیں آپ کو چاہیے آپ اُن کی فہرست بنا کر مجھے بھیج دیں تو میں وہ کتابیں علی گڑھ میں یا دہلی میں خرید کر آپ کے پاس لاؤں گا۔

اچھا عقیل بھائی۔ معاف کیجیے مجھے ابھی ابھی ایک بڑی میٹنگ میں حاضر ہونا چاہیے۔

پھر ملیں گے، بھابی کو سلام۔

خدا حافظ

آپ کا بھائی فو کاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

1993.1

Dear Dr. Syed Moinuddin Aqeel & Mrs. Fareesah

Season's Greeting and Best Wishes for The New Year

السلام علیکم، بھائی اور بھابی ! کیسے ہیں؟

واوا، آپ آرہے ہیں!

ہم ضرور آپ کا کام بڑی خوشی سے کریں گے۔ آپ مجھے جامعہ کراچی کا FAX No. یا TELEX نمبر بتادیں۔

کسی دن پہلے Radio پاکستان کے Nisar Ahmed Memon صاحب سے ٹوکیو میں ہماری ملاقات ہوئی!! وہ اس سال کے آخری دن تک پاکستان واپس آئیں گے۔ آپ دونوں ضرور اُن سے بات کریں۔ اُن سے ملنا بہت بڑی خوشی کی بات تھی!!

ہیروکی فو کاماچی

تا کا کوفو کا ماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۴ ﴾

۱۲/جنوری ۱۹۹۳

جناب عقیل صاحب،۔۔۔ ''ص''۔۔۔بتائے یہ کیا ہے؟ ؁

سب سے پہلے میں آپ کی معذرت چاہتا ہوں کیوں کہ آپ سے ''وعلیکم سلام'' کہنے (یا لکھنے) میں دیر ہوئی۔

یہ خبر کہ آپ لوگوں جاپان آرہے ہیں یہ خبر آپ کے خط میں پڑھ کر ہمیں کتنی بڑی خوشی ہوئی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں؟ ہمیں جوان عمر کی کراچی میں زندگی واپس آرہی ہے یعنی یاد آرہی ہے۔

چلیے۔رمیثہ ؁ کے اسکول پر جو اطلاع ابھی تک مل گئی ہے وہ میں اب آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ ٹوکیو میں کم سے کم آٹھ اسکول ہیں جن کی تعلیمی زبان انگریزی ہے۔لیکن یہ مسئلہ ہے کہ ان اسکولوں کے لوگوں کے کہنے کے مطابق ان اسکولوں میں ''تعلیمی مضامین انگریزی میں پڑھائی جاتی ہیں لیکن انگریزی نہیں پڑھائی جاتی۔'' اِن اسکولوں کے annexed kindergarten بھی ہیں مگر ایک ہی مسئلہ ہے۔ مگر ایک خوشی کی بات ہے۔ایک اسکول ہے جس کے annexed kindergarten میں داخل ہونے کے لیے انگریزی زبان کا علم لازمی نہیں ہے۔ باقی میں اِسی کاغذ کے پیچھے انگریزی میں لکھوں گا بلکہ یہیں سے شروع کرتا ہوں۔

The name of the school is SEISEN INTERNATIONAL SCHOOL, a Christian school run by American Missioneries for 3 year old children. half day only. The

fee میں نے نہیں پوچھا۔

For 4 or 5 year old children- full day. The fee is Y1,300,00. per

year (about Rs. 260,000). In addition you must pay Y200,000 (Rs. 40,000) as the entrance fee. also you must pay Y50,000(Rs. 10,000) as the fee for various facilities.

Your salary is Y6,000,000 (Rs. 1,200,000) per year and in addition you can get accomodation fee up to Y1,200,000 (Rs. 240,000) per year.You should therefore, able to manage the situation. but not very easily when you take into account the very high living cost in Tokyo.

Besides the place where the Seisen international school is loacated is rather far from the University. It will probably take about two hours to go to the University from the place where the school is located.Also, this place is a privileged area and the rent for housing is exorbitant.You are coming to Japan in late March, but the school can admit Ramisah only in late August or early September. Aslo2 hour daily commuting to work is very very tiring. I just can't advise you to do that in Tokyo.

In short, I advise you to get Ramisah admitted to a Japanese school or public kindergarten. She will learn the Japanese language quickly.

اچھا اب خدا حافظ

فوکاماچی ہیروکی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۵ ﴾

جنوری ۱۹۹۴ء

ڈیئر ڈاکٹر سید معین الدین عقیل اور مسز فریسہ

آپ لوگوں کو جاپان میں 'نیا سال مبارک ہو' کہہ سکنا تو بڑی خوشی کی بات ہے! میں اس سال بھی اردو زبان سیکھنے کی کوشش کروں گی۔

مہربانی کر کے مدد کر دیجیے گا۔

تاکاکو

السلام علیکم

عقیل بھائی، فریسہ بھابی اور رمیشہ چان لے۔

جیسے کہ تاکاکو نے اوپر لکھا ہے یہ ہمارے لیے بلکہ سارے جاپان کے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ۔۔۔کاش ہم لوگ نئے سال کے پہلے دنوں میں آپ لوگوں کے ساتھ کہیں جا سکتے یا کچھ کر سکتے۔ ہم تاکاکو کے والدین کے گاؤں سے واپس آنے کے بعد آپ تینوں سے ملیں گے۔سردیوں کا موسم آ گیا ہے۔ اور بڑی سردی آ جائے گی۔خیال رکھیے۔

خدا حافظ

ہیروکی فُوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۶ ﴾

۱۸/ جون ۲۰۰۰ء

وعلیکم السلام، عقیل بھائی، فریسہ بھابی، رمیشہ چاں لے۔

آپ کے خط کا بہت شکریہ۔ جواب لکھنے میں بہت دیر ہوئی۔معاف کریں۔

آپ لوگوں کی واپسی کے بعد تین مہینے ہونے والے ہیں۔آپ لوگوں کی مصروفیت اب تقریباً ختم ہو چکی ہوگی۔اور آپ لوگ آرام سے اپنے وطن کے ہوا پانی میں خوشی سے اچھے دن گزار رہے ہوں

گے۔

رمیشہ چَن، آپ کے والد صاحب کے خط میں یہ پڑھ کر میں اور aunt Takako دونوں خوش ہوئے کہ آپ کو سب سے اچھے اسکول میں داخلہ مل گیا ہے۔ وہ کون سا اسکول ہے؟ بہت بہت۔۔۔'' مبارک ہو! شاباش! آپ کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات''۔ ۲

آپ کے والد صاحب کے خط میں آپ کا ای میل address لکھا ہوا ہے۔لیکن ہم آپ کو بھی اِسی طرح خط لکھنا پسند کرتے ہیں۔اگر اطلاع بہت جلدی سے دینا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔

ہمارا تیسرا لڑکا ہیدیکی ۲۳ یا ۲۴ کو Philiipines تک اپنے یونیورسٹی کے سبق کے طور پر ایک پروفیسر صاحب اور بیس دوستوں کے ساتھ ایک ماہ کے لیے جائے گا اور آگے یعنی پاکستان تک اپنی امی کے ساتھ وہ کب آسکے گا؟ اِس سوال کا جواب ابھی نہیں مل رہا ہے۔ جواب تو اُس کے باپ کے کام کے مستقبل سے متعلق ہے۔ میں اب اپنے کام کی تبدیلی کرنے کے کام کا پہلا قدم شروع کرنے لگ گیا ہوں۔(آپ ابھی دل میں مجھے حکم دے رہے ہوں گے۔سیدھی بات کرو!) سیدھی بات یہ ہے کہ میں کسی یونیورسٹی میں پڑھانا چاہتا ہوں ۔ وجہ یہ نہیں کہ میرا دفتر گھر سے تھوڑی دور ہوگیا ہے۔بلکہ میرے دفتر کی retirement age ۶۰ ہے اور نجی یونیورسٹیوں کی retirement age عام طور پر ۷۰ (کبھی نہ کبھی ۷۵ تک) ہے۔

چلیے میرا دفتر دور تو ہوگیا ہے یعنی دروازے سے دروازے تک صرف دو گھنٹے پچاس منٹ لگتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا مسئلہ تو ہے لیکن مسئلے میں سے خوبی نکالنا ممکن ہے۔ ہمارا ادارہ دور ہوگیا ہے۔نئی بلڈنگ پرانے والی سے چار گنا بڑی ہوگئی ہے۔مگر رکنے کے لیے کمرہ نہیں ہے۔یعنی میرا دوسرا گھر نہیں ہے۔کمرہ ہوتا تو بھی میں نہیں رکتا۔

میں آج کل ہر صبح پونے چھ بجے اُٹھتا ہوں اور ناشتہ کر کے چھ بج کے دس منٹ گھر سے نکلتا ہوں۔ میرے استاد صاحب، آپ کو یاد ہے کہ وہ سست آدمی دن کو بھی (کراچی میں) سویا ہوا تھا۔مگر یہ تو اب پرانے زمانے کی بات ہے۔

دفتر دور ہوگیا ہے اِس مسئلے سے میں اپنی صحت کے لیے صبح سویرے اٹھنے کی عادت حاصل کر سکا۔ اِس واقعہ کے پیچھے اور دور آنے جانے کی میری طاقت کے پیچھے تاکاکو ۳ ہیں۔ میں مجھ سے سنجیدگی سے کہا تھا میں تاکاکو کے بغیر کام نہیں کر سکتا بلکہ زندگی گزارنا بھی بہت مشکل ہوتا۔تاکاکو نے مجھے زندگی سکھائی

ہے اور میری طاقت اُن سے شکر گزاری اور محبت سے نکلتی ہے ۔

مجھے یاد آرہی ہے 'فریسہ بھابی' ہے کہ آپ نے مئی ۱۹۹۸ء میں Japan - Pakistan Association کے Symposium میں میاں بیوی کے تعلق پر اچھی تقریر کی تھی ۔

تاکاکو آج کل خوش ہیں کیوں کہ اُن کی والدہ مئی کے شروع سے ہمارے پاس آئی ہوئی ہیں ۔ میں نے اُن کے بیٹے سے یعنی تاکاکو کے بڑے بھائی سے اجازت لے کر اُن کا اغوا کر کے انہیں اپنے پاس لے کر آیا ۔ وہ ۹۳ سال کی ہیں لیکن ان کی صحت بہت اچھی ہے اور روز روز تاکاکو سے (اور شام کو مجھ سے بھی) بات چیت کرتی ہیں ۔ کبھی نہ کبھی انسانیات پر اور زندگی پر گفتگو کرتی ہیں ۔

عقیل بھائی ، آپ ہماری طرف سے اپنی والدہ صاحبہ سے سلام کہہ دیجیے ۔

عقیل بھائی ، مجھے امید تھی کہ میں اِسی مالی سال میں کام سے پاکستان آسکوں گا لیکن یہ موقع اِسی سال میں نہیں ملے گا ۔

میں کل شام کو تاکاکو سے بات کر رہا تھا اور ہمارا نتیجہ یہ تھا کہ عقیل صاحب کو جامعہ کراچی کا کام واپس مل گیا ہے ان وجوہ سے کہ وہ اول عالم ہیں اور ان کی فطرت بہت اچھی ہے ۔

کاش آپ لوگ سب اب بھی جاپان میں ہوتے ۔

پھر ملیں گے ۔

خدا حافظ

ہیروکی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۷ ﴾

۱۸/ جون ۲۰۰۰ء

میرے پیارے عقیل بھائی ، فریسہ بہن اور رمیسہ جاں !۔

وعلیکم السلام ۔ آپ کے خط کا بہت شکریہ ۔

امید ہے کہ آپ لوگ خیریت سے ہوں گے ۔ میں بھی آپ لوگوں کے جاپان میں رہنے کا شکر

گزار رہوں۔ میرے دل میں آپ لوگوں کی یادیں بہت زیادہ ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔ میں آپ لوگوں سے دوبارہ ملنے کے انتظار میں ہوں۔

بچے بھی ٹھیک ہیں۔ بڑا لڑکا اور درمیان والا دونوں خیریت سے کام کرتے ہیں۔ چھوٹا تو فلپنز ایک ماہ کے لیے جائے گا۔

آپ لوگ بھی خیریت سے رہیں۔ کراچی والی میری امی ۲؎ سے میری طرف سے سلام کہیے۔

خدا حافظ

تاکاکو Takako

(ترجمہ ہیروکی ۳؎ نے کیا لیکن لکھائی تو تاکاکو کی ہے۔)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۸ ﴾

جنوری/۲۰۰۱ء

عزیز عقیل بھائی، فریسہ بھابی اور رمیسہ جان!

عید اور نیا سال مبارک ہو!

میں آنے والے ہفتے کو آپ لوگوں کو لمبا خط لکھنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں نے محل بنایا ہے۔ اسادا ۲؎ اور میہارو ۳؎ آنے والے ہیں۔ ہمارے دوسرے لڑکے نے کام چھوڑ دیا ہے۔ تاکاکو اداس ہیں۔ وغیرہ۔

خدا حافظ

ہیروکی فوکاماچی

Dear Dr. Syed Moinuddin Aqeel

Mrs. Fareesah,

Miss. Rameesah

عید مبارک!

نیا سال مبارک ہو۔

تا کا کو

Takako

1,2001

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۹ ﴾

اکتوبر ۲۰۰۸ء

ڈیئر ڈاکٹر معین الدین عقیل

مسز فریسہ عقیل اور مس رمیثہ عقیل

عید مبارک!

۴ تاریخ کو کسی آدمی کے ٹیلیفون سے ہمارے سارے دن کے پروگرام میں بہت بہت بڑی خوشی کی گڑبڑ ہوئی۔اس قسم کی گڑبڑ کبھی بھی ہو جائے۔سب خوشمندر ہیں۔

خدا حافظ

ہیروکی اور تاکاکو فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۰ ﴾

۱۲/اپریل ۲۰۱۰ء

عزیز عقیل صاحب

السلام علیکم

اسلام آباد کی بہار میں آپ اور فریسہ بھابی کی صحت بہت اچھی ہوگی۔ آپ لوگوں نے کچنار کھایا ہے؟ دیر ہوئی۔ تصویریں بھیج رہا ہوں۔ اُس شام کو ہمارے غریب خانے آنے کا شکریہ۔ ہمارے پاس بھی موسم اچھا ہے اور ہم دونوں کبھی کبھی ساتھ ساتھ اسفار کرتے ہیں۔

فریسہ عقیل صاحب کے ساتھ جاپان آیئے۔

خدا حافظ

تاکاکو، فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۱ ﴾

۲۴/مئی ۲۰۱۶ء

السلام علیکم،

ہمارے عقیل بھائی اور بھابی فریسہ، محسن صاحب ۱ اور رمیشہ ۲ چاں ۳ اور بہت پیاری بچی مراء ۴ چن ۵

مبارک، مبارک، آپ سب کو مبارک ہو!!!

عقیل بھائی کے ای میل میں یہ بہت بڑی خوش خبر پڑھ کے ہم دونوں بھی کتنے خوش ہوئے!!! محسن صاحب ابا جان بن گئے ہیں اور رمیشہ چن امی جان بن گئی ہیں۔

بہت بہت دیر ہوئی۔ معاف کیجیے۔

تقریب سے ایک ماہ پہلے میں فوکاماچی راستے پر ایک دم زور سے گر گیا اور میرا دایاں گھٹنے پر کچھ چٹا خا ہوا۔ میں آج تک درد کی وجہ سے اپنے گھر کے اوپر نہیں آ سکا جہاں میرا کمپیوٹر ہے۔ اب بھی درد تو ہے

لیکن بہت کم تو ہو گیا ہے۔

آج کل کانٹو کے علاقے میں بہت گرمی ہے۔

کراچی کا برابر ہوگا۔ بالکل چھوٹی مراء بچی کا خیال رکھ دیا کریں۔

خدا حافظ

فو کاماچی اور تاکاکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۲ ﴾

السلام علیکم

بہت شکریہ

دوبارہ ہمیں خط لکھ دیجیے۔ آپ دونوں کی بچی ! بڑی اور خوبصورت ہے۔

خدا حافظ

تاکاکو فاطمہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۳ ﴾

عزیز معین الدین عقیل صاحب اور گھر والے۔

نیا سال مبارک!

اجرک کا بہت شکریہ!

سردیوں کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ لیکن آپ کا دل گرم ہوگا اور آپ جوانوں کے ساتھ اردو پر 'پاکستان پر' زندگی پر گفتگو کرتے ہوں گے۔ میں بھی اپنے طالب علموں کے ساتھ باتیں کرتا ہوں مگر سب سے بڑی خوشی کی بات تاکاکو کے ساتھ کہیں جا کر کھانا کھاتے کھاتے اپنی پاکستان میں زندگی کے یادایام کی

باتیں کرنا ہے۔ چلیے' میرا کمپیوٹر ٹھیک ہونے والا ہے۔

خدا حافظ

فوکاماچی ، تاکاکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۴ ﴾[۱]

[۲]

ڈاکٹر معین الدین عقیل ،فریسہ

السلام علیکم

آپ کیسے ہیں؟ میرے گھر سب ٹھیک ہیں۔

نیا سال مبارک ہو!

سب کو سلام

فقط فاطمہ تاکاکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۵ ﴾[۱]

ڈیئر پروفیسر ڈاکٹر سید معین الدین عقیل

مسز فریسہ عقیل اور مس رمیشہ عقیل

نیا سال مبارک ہو! امی[۲] سے سلام کہیے۔

ہمارے دونوں بیٹوں کی شادی ہوگئی ہے اور وہ جاپان سے باہر رہتے ہیں۔ ہیدے کی[۳] اوکسفرڈ میں زیر تعلیم ہے۔ تو موہی[۴] ماسکو میں کام کر رہا ہے۔ آپ سے دوبارہ ملنے کی امید ہے۔

ہیروکی اور تاکاکو فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۶ ﴾

۱؎

السلام علیکم

عقیل صاحب، فریسہ بھابی، رمیشہ بی

عید مبارک !

آپ لوگ کراچی میں خیریت سے اور بڑی خوشی سے زندگی گزارر ہے ہوں گے۔ ہم دونوں بھی کبھی نہ کبھی (اب بھی) جھگڑا کرتے کرتے خوشی سے زندگی گزارر ہے ہیں۔ یونی ورسٹی میں پکا کام اب تک نہیں ملا۔ مجھے ایک یونی ورسٹی سے بتایا گیا کہ اُس یونی ورسٹی میں پروفیسر کا کام حاصل کرنے کے لیے کم سے کم دو کتابیں اکیلے لکھنا اور چھپوانا لازمی ہے۔

Better late than never. یہ بالکل صحیح ہے۔ میں نے ایک کتاب لکھنا شروع کی ہے۔

بچے سب چلے گئے ہیں۔ لیکن ماں باپ سے ملنے کے لیے کبھی کبھی واپس آ جاتے ہیں۔

خدا حافظ

فوکاماچی

Dear Dr. Syed Moinuddin Aqeel

Mrs. Fareesah

Miss. Rameesah

میری پاکستانی امی ۱؎

عید مبارک !

تاکاکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۷ ﴾

۱؎

السلام علیکم
عقیل بھائی، فریسہ بھابی اور رمیشہ۔
ٹھیک ٹھاک؟

سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی معافی چاہتا ہوں کیوں کہ یہ خط لکھنے میں دیر ہوگئی۔ ہمارا ملک تو ظاہر crazy ہے۔ یعنی واپسی کے بعد ہر روز کام کام کام کام میرے پیچھے آتا رہتا ہے۔ اس طرح زندگی آرام سے گزارنا بہت مشکل ہے اچھا' جیسے کہ میں آپ سے کہہ رہا تھا میرے گھر والے سب مجھ سے ''ناراض'' تھے لیکن میری واپسی کے وقت اُنہوں نے مجھے گھر کے اندر آنے دیا۔ ''ہاں' یہ ضرور میرا گھر ہے''۔ ہمارے فُوکاماچی صاحب نے یوں سوچا۔ اچھا' اب میں خدا حافظ کہتا ہوں۔ پھر ملیں گے۔

آپ کا بھائی
ہیروکی فُوکاماچی

Season's Greetings and Best Wishes for the New Year

Dear Dr. Moinuddin Aqeel

& Mrs. Fareesah

How have you been? We are fine and are looking forward to visit Pakistan as soon as possible. Ramisa is very cute! Thank you very much for your nice present.

۲؎ Takoko Fukamachi.

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۸ ﴾

۱؎

السلام علیکم بھائی اور بھابی ۲؎
پاکستان سے واپس آنے کے بعد تین ماہ ہونے والے ہیں۔ میں نے ابھی تک آپ کو تصویریں نہیں بھیجیں اِس وجہ سے نہیں کہ میں سست ہوں لیکن اس وجہ سے کہ ہر روز چھوٹے موٹے کام ہوتے ہیں۔حسب معمول معاف کیجیے اور خدا حافظ۔

ہیروکی فُوکاماچی

Season's Greetings and Best Wishes for The New Year

Dear Dr. Moinuddin Aqeel & Mrs. Fareesah

السلام علیکم
آپ کے کیسے مزاج ہیں؟ مجھے اچھے تحفے دینے کا بہت شکریہ!

تاکاکو ۳؎ Takako

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۹ ﴾

السلام علیکم
عقیل بھائی اور فریسہ بھابی،
آپ کو نیا سال مبارک ہو۔
آپ دونوں نئے سال میں بھی اچھی زندگی گزاریں۔ہم بھی خوشی سے زندگی گزاریں گے۔مگر

ہم سب کو ایک قسم کی بیماری شروع ہو گئی ہے یعنی ہم سب کو پاکستان واپس آنے کی آرزو مندی (homesickness) آ رہی ہے۔

کراچی آج کل کیسا ہے؟ ہنگامے کم ہو گئے ہیں؟ ہم سب اپنے دوسرے وطن پاکستان کے بارے میں فکر کرتے ہیں۔ وہی کراچی یعنی ۱۹۷۴ء۔۱۹۷۶ء کا کراچی جو میں اور میری بیگم تاکاکو پسند کرتے تھے وہ جلد حال میں واپس آئے گا؟ ہم ہمیشہ امید رکھتے ہیں۔

اچھا، بھائی اور بھابی ہماری طرف سے سارے پاکستان سے خصوصاً کراچی سے سلام کہہ دیجیے۔

خدا حافظ

آپ کا بھائی فوکاماچی ہیروکی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳۰ ﴾

السلام علیکم،

عقیل بھائی،

میں یہ خط چین میں لکھ رہا ہوں۔ آپ حیراں ہو گئے؟

ہمارے ادارے کا acadmic team اب چین کا سفر کر رہا ہے اور میں اس کا member ہوں ہم نومبر کو شنگھائی پہنچے اور کل (19/11) اُویان پہنچے۔ میں اِس مہینے کے ۲۹ دن کراچی انشا اللہ پہنچوں گا۔ میں نے کراچی میں ٹھیرنے کے لیے ہوٹل طے نہیں کی ہے۔ آپ ٹیراٹانی صاحب سے Contact کیجیے۔ میں کراچی پہنچنے کے بعد ان کو ٹیلیفون کر کے ہوٹل کے بارے میں طے کروں گا۔

ہیروکی فوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳۱ ﴾

۱

is what a gentleman of the Pakistani embassy did. I will talk to Prof. Suzuki and Mr. Asada about how to solve your problem. But for the time being please . . .

جو کچھ میں نے لکھا آپ دونوں اُس کے بارے میں بات کیجیے اور آپ کا خیال مجھے بتا دیجیے۔ ابھی میرے بڑے صاحب مجھے بلا رہے ہیں۔ مجھے ایک بڑی meeting میں حاضر ہونا ہے اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

ہیروکی فُوکاماچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

۱ تاریخ ندارد

۲ اردو زبان کی ایک طالبہ

خط نمبر ۲:

۱ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈکاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۲ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴ر اگست ۱۹۴۸ء۔ ۲۵ر اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

خط نمبر ۳:

۱۔ اردو زبان کی طالبہ

۲۔ نام کا درست املا 'ہیرو کی فوکاماچی' ہے۔

خط نمبر۴:

۱۔ مراد بمبئی ہے۔ موجودہ نیا نام ممبئی ہے۔

۲۔ مسقط

۳۔ اقبال تیراتانی: جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں تجارت کے سلسلے میں کراچی آئے اور یہاں سے اس قدر انسیت ہوگئی یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا جاپانی نام یوری یوکی تیراتانی تبدیل کرکے اقبال تیراتانی اختیار کیا اور ایک پاکستانی خاتون سے شادی کرکے کراچی ہی میں گزشتہ ۵۵ برس سے مقیم ہیں۔

خط نمبر۶:

۱۔ یہ خط نئے سال کے تہنیتی پوسٹ کارڈ پر اردو اور انگریزی میں مرقوم ہے۔

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ ہیرو کی فوکاماچی صاحب کی اہلیہ

۴۔ فوکاماچی صاحب کے فرزند اکبر

۵۔ فوکاماچی صاحب کے منجھلے صاحب زادے

۶۔ فوکاماچی صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے

خط نمبر۷:

۱۔ سن درج نہیں ہے۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی (۱۹۳۲ء ۔ ۲۰۰۸ء) کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کے سابق صدر، معلم، ماہر تعلیم، محقق اور نقاد۔ جاپان کی اوساکا یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں تین برس تدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔

۳۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء ۔ ۲۰۰۵ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ

اردو، معلم، محقق، مترجم، ادیب، المعروف 'جاپان کے بابائے اردو'، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

۴ پروفیسر ہیروجی کتاؤ کا: مدرس، مترجم، محقق اور دائتو بنکا یونی ورسٹی، جاپان کے پروفیسر ایمرطس۔ حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں 'ستارہ امتیاز' سے نوازا گیا۔

۵ غالباً خط کے اختتام پر نام درج کرنا بھول گئے۔

خط نمبر ۸:

۱ ڈاکٹر عقیل اور ان کی اہلیہ فریسہ عقیل

خط نمبر ۹:

۱ ہروکی فو کاماچی صاحب کی اہلیہ۔ اپنے نام کے ساتھ اسلامی نام فاطمہ کا سابقہ بھی استعمال کرتی ہیں

خط نمبر ۱۰:

۱ یہ خط لیٹر پیڈ پر مرقوم ہے۔ جس کا عنوان ''نپون ہوسو کیوکائی'' ہے اور پتا جاپان براڈ کاسٹنگ کورپوریشن، اوچی سائی وائی چو، چیوداگو، ٹوکیو، جاپان درج ہے۔

۲ یہ خط دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں مخاطب ڈاکٹر عقیل اور ان کی اہلیہ فریسہ عقیل صاحبہ ہیں جب کہ خط کے دوسرے حصے میں مخاطب ڈاکٹر عقیل صاحب ہیں۔

۳ فوکاماچی صاحب، ڈاکٹر معین الدین عقیل اور ان کی اہلیہ فریسہ عقیل کو بھائی اور بھابی کہہ کر بھی مخاطب کیا کرتے ہیں۔

خط نمبر ۱۱:

۱ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

خط نمبر ۱۳:

۱ خط نمبر ۱۰ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۴:

۱۔ مکتوب نگار نے صفحہ کی علامت بنا کر ڈاکٹر عقیل صاحب سے علامت کے بارے میں استفسار کیا ہے۔

۲۔ خط نمبر ۱۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۵:

۱۔ جاپانی زبان میں پیار اور الفت کا اظہار کرنے کے لیے مخاطب کے نام کے ساتھ 'چاں' کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

خط نمبر ۱۶:

۱۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ دواوین میں تحریر شدہ متن خط میں جاپانی زبان میں مرقوم تہنیتی پیغام کا اردو ترجمہ ہے۔

۳۔ مکتوب نگار کی اہلیہ

۴۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۷:

۱۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی والدہ محترمہ عزیزہ بانو صاحبہ

۳۔ مکتوب نگار کے شوہر 'ہیروکی فوکاماچی'

خط نمبر ۱۸:

۱۔ خط نمبر ۱۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۳۔ پروفیسر اسادا یوتاکا کی اہلیہ میہارو صاحبہ

خط نمبر ۲۱:

۱۔ محسن شہاب: ڈاکٹر عقیل صاحب کے داماد

۲۔ ڈاکٹر عقیل کی دختر رمیشہ نوین

۳۔ جاپانی زبان میں پیار اور الفت کا اظہار کرنے کے لیے مخاطب کے نام کے ساتھ 'چاں' کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ مرائے محسن: ڈاکٹر عقیل صاحب کی نواسی

۵۔ خط نمبر ۲۱ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۲۲:

۱۔ خط نمبر ۲۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۴:

۱۔ یہ خط نئے سال کے تہنیتی پوسٹ کارڈ پر مرقوم ہے۔

۲۔ تاریخ ندارد

خط نمبر ۲۵:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی والدہ محترمہ عزیزہ بانو صاحبہ ۔مکتوب نگار ہیروکی فوکاماچی اور ان کی اہلیہ تاکاکو انھیں امی پکارتے تھے۔

۳۔ فوکاماچی اور تاکاکو کے بڑے صاحب زادے

۴۔ فوکاماچی اور تاکاکو کے چھوٹے صاحب زادے

خط نمبر ۲۶:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط نمبر ۲۵ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۷:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط کا دوسرا حصہ فو کاماچی صاحب کی اہلیہ تاکاکو صاحبہ نے انگریزی میں تحریر کیا ہے۔

خط نمبر ۲۸:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ ڈاکٹر عقیل اور ان کی اہلیہ فریسہ عقیل صاحبہ

۳۔ خط کا دوسرا حصہ تاکاکو صاحبہ نے انگریزی اور اردو میں تحریر کیا ہے۔

خط نمبر ۳۰:

۱۔ خط نمبر ۳ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۳۱:

یہ خط کا اختتامی حصہ ہے ابتدائی حصہ باوجود تلاش بسیار دریافت نہ ہوسکا چناں چہ یہ حصہ بعینہ پیش کیا جارہا ہے۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

کاہارو
Kaharu

کاہارو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی ۔ یہ خطوط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

2000-10-20

السلام علیکم۔ عقیل صاحب

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ مجھے بالکل یقین ہے کہ آپ غصے میں ہوں گے۔۔۔۔ معاف کیجیے میں نے اب تک آپ کو خط نہیں لکھا۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ میں سست ہوں اور مجھے آپ کی یاد اکثر آتی تھی۔ میں نے emial سے پہلے اپنے ہاتھ سے آپ کو خط لکھنا چاہا لیکن اردو میں خط لکھنا مشکل لگ رہا تھا۔ یہ اچھا بہانہ نہیں ہے نہ۔۔۔۔۔۔ہا

آج کل میں ایک ہفتے میں تین دن یونیورسٹی جاتی ہوں۔ اس کے علاوہ کتاب کی دکان میں کام کرتی ہوں۔ اردو ترجمہ کرنے کا کام بھی کبھی کبھی کرتی ہوں۔ یونیورسٹی کا مکان نیا اور خوبصورت ہو گیا ہے۔ مگر دور بھی ہو گیا۔ ڈھائی گھنٹے کا راستہ ہے۔۔۔ اور یونیورسٹی میں دوست بہت کم ہو گئے۔ یہ ٹھیک ہے کیوں کہ اکیلی پڑھنے کا وقت مل سکتا ہے۔ قوالی سنتی ہوں اور پڑھتی ہوں۔ اور یونیورسٹی کے بعد کبھی کبھی

میں یوکو [۱] سے ملتی ہوں۔ وہ اب کام کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے مصروف ہے۔ لیکن NHK [۲] میں کام کرتے کرتے اردو بولنے کی اور پڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔

ایک مہینے پہلے یوکی [۳] سے ملی۔ اس نے ستمبر میں یونیورسٹی سے گریجویشن کیا۔ اور میں نے سنا کہ اس کو اچھا کام ملا ہے۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال اس کا حال بہت برا تھا۔ اس کے پاس بڑا مسئلہ تھا۔ لیکن اس کے دوست کی وجہ سے اس کی زندگی بدلی ہے۔ اب صحیح زندگی گزارنا چاہتی ہے۔

صحیح زندگی کیا ہوگی؟ میں نے اگلے سال کے بارے میں اپنے والدین سے بہت باتیں کی۔ مجھے جاپان کی زندگی کبھی کبھی بہت مشکل لگتی ہے۔ شاید محنت سے کام کرتے ہوئے آسان ہو جائے گی۔

میں نے آپ کو کہا کہ پاکستان میں کھانا سب سے اچھا لگا۔ اب بھی میں گھر میں سالن پکاتی ہوں۔ روٹی بھی اب پکا سکتی ہوں۔ (ہاہاہاہاہاہاہا۔ اب میں دلہن بن سکتی ہوں)

میں دوبارہ خط لکھوں گی۔ اپنا خیال رکھیے۔ اپنی بیٹی کو میرا پیار اور بیگم صاحبہ کو میری طرف سے سلام کہیے۔

دعا کے ساتھ

آپ کی طالب علم

کاہارو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۶ رنومبر ۲۰۰۲

عقیل صاحب

السلام علیکم

عید مبارک ہو!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور امید ہے کہ آپ کا رمضان اچھی طرح گزرا۔
آج کل ملانو میں ہمیشہ بارش ہوتی ہے اور سردی ہو رہی ہے۔ لیکن پچھلے ہفتے مجھے وہ کام سے فرصت ہوگئی جو میں نے جاپان سے لایا تھا اور اب شہر میں گھومنے پھرنے کا وقت ملا۔ شاید آپ ہمیشہ کی طرح بہت مصروف ہوں گے۔ سردی آنے والی ہے۔ اپنے آپ کو خیال رکھیے۔ اور اپنے خاندان کو میرا سلام کہیے۔

آپ کی شاگرد

کاہارو

Via.F. Casati 12 20124 MILANO ITALY

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ۱:

۱۔ اردو کی ایک سابق طالبہ

۲۔ این ایچ کے (NHK): جاپان کے سب سے بڑے قومی نشریاتی ادارے ' نپون ہوسو کیوکائی ' (Nippon Hoso Kyokai) کی تخفیف۔

۳۔ اردو کا ایک سابق طالب علم

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر ہیروجی کتاؤکا

Professor Hiroji KATAOKA

پروفیسر ہیروجی کتاؤکا، جاپان میں اردو زبان کے معروف معلم، محقق، مترجم اور مصنف رہے ہیں۔ ڈاکٹر عقیل کے دیرینہ رفیق کار اور دوست ہیں۔ پروفیسر ہیروجی کتاؤکا، ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ نے مذکورہ درس گاہ سے اردو میں بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بعد ازاں کتاؤکا صاحب مزید تعلیم کے لیے سن ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے شہر کراچی گئے اور وہاں انجمن ترقی اردو کراچی کے عطا کردہ وظیفے سے کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں داخلہ لے کر غیر ملکی طلبہ کے لیے دو سال کا ڈپلوما کورس مکمل کیا۔ اسی دوران ۱۹۷۱ء میں جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو میں پروفیسر کتاؤکا صاحب کی ڈاکٹر عقیل صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ کتاؤکا صاحب بڑے محنتی، سرگرم اور پرعزم شخصیت کے مالک ہیں۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں بھی انھوں نے ثابت قدمی اور استقلال سے پاکستان میں قیام کیا اور اپنی تعلیم مکمل کر کے ہی سن ۱۹۷۳ء میں جاپان واپس گئے۔

سن ۱۹۷۴ء کے اپریل میں اوساکا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے لیکچرار کی حیثیت سے منسلک ہوئے اور یہاں بارہ سال تدریس کے بعد ۱۹۸۶ء میں ٹوکیو شہر کے نزدیک سائیتاما میں واقع دائیتو بنکا یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۸۹ء میں کلیہ بین الاقوامی تعلقات کے شعبۂ بین الاقوامی ثقافت میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۸ء صدر شعبۂ بین الاقوامی ثقافت رہے۔ سن ۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۴ء کلیہ بین الاقوامی تعلقات کے ڈین کے عہدے پر فائز رہے۔ اسی عرصے میں انسٹی ٹیوٹ اوف موڈرن ایشین اسٹڈیز کے ڈائریکٹر کے عہدے پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۶ء تک انٹرنیشنل سینٹر دائیتو بنکا یونی ورسٹی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دیے۔ اسی درس گاہ میں ۲۶ سال تدریس کے فرائض انجام دے کر ۲۰۱۲ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ اس دوران ایک وومین کالج میں طویل عرصہ وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے جنوبی ایشیا کی ثقافت کی تدریس بھی دیتے رہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے انھیں بے مثال خدمات کے اعتراف میں پروفیسر امریطس کا اعزاز عطا کیا

گیا ہے۔

پروفیسر کتاؤکا کو جاپان میں سب سے پہلے مشاعرے کی روایت قائم کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ دائیتو بنکا یونیورسٹی میں مشاعرے کی روایت کا آغاز سن ۱۹۹۰ء میں ہوا۔ کتاؤکا صاحب کے دور میں ہر سال یونیورسٹی کے ہفتہ طلبہ میں مشاعرے کا انعقاد ہوتا تھا جس میں جاپان بھر سے اردو کے شعراء اپنا کلام پیش کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اردو زبان کے طلبہ اردو کے نام ور شعرا کا کلام ترنم میں سناتے تھے۔

پروفیسر کتاؤکا صاحب کے اردو زبان و ادب پر ۶۰ سے زائد اہم مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ ترجمے سے انھیں خصوصی دل چسپی ہے۔ ترجمہ ان کا میدان تخصیص ہے۔ انھوں نے اردو ادب کی شاہ کار نگارشات کے جاپانی زبان میں ترجمے کیے ہیں۔ ترجمے کے حوالے سے شاعری کی طرف ان کا رجحان زیادہ رہا ہے۔ اس کا خوش گوار نتیجہ یہ نکلا کے اردو کے تین عظیم شعرا غالبؔ، اقبالؔ اور فیضؔ کا کلام جاپانی زبان میں منتقل ہو چکا ہے جس کا سہرا یقیناً پروفیسر ہیروجی کتاؤکا کے سر جاتا ہے۔ یہاں ان کے تراجم کا اجمالی ذکر بے محل نہ ہوگا۔

کتاؤکا صاحب نے غالبؔ اور فیضؔ کے کلام کا مکمل ترجمہ کیا ہے۔ جو کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ جب کہ اقبالؔ کی ''بانگ درا''، ''بالِ جبریل''، ''ضربِ کلیم''، ''ارمغان حجاز''، ''جاوید نامہ'' کا مکمل ترجمہ کر چکے ہیں اور ان دنوں ''اسرار و رموز'' کے جاپانی ترجمے پر کام کر رہے ہیں۔ جس کی تکمیل آئندہ ایک دو برسوں میں متوقع ہے۔

اردو نثر کے ترجمے میں بھی کتاؤکا صاحب کا کام لائق تحسین ہے۔ اردو ادب کی اہم نگارشات کے ترجمے میں ان کے ساتھ پروفیسر سوزوکی تاکیشی شریک مترجم کے طور پر ساتھ رہے۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب کا عنوان ''کالی شلوار'' تھا جس میں سعادت حسن منٹو کے منتخب افسانوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ ان افسانوں کے نام یہ ہیں: ''کھول دو''، '' ٹوبہ ٹیک سنگھ''، ''رام کھلاون''، شہید ساز''، ''نیا قانون''، ''سجدہ''، ''ٹیٹوال کا کتا''، ''دودا پہلوان''، ''موذیل''، ''بابو گوپی ناتھ'' اور ''کالی شلوار''۔ یہ کتاب دائیدو لائف فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔

دوسری کتاب بھی سعادت حسن منٹو کے منتخب افسانوں کے تراجم پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ''گورمکھ سنگھ کی وصیت'' کے عنوان کے تحت ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا ناشر بھی دائیدو لائف فاؤنڈیشن کا ادارہ تھا۔ اس میں منٹو کے شاہ کار افسانے ''گورمکھ سنگھ کی وصیت''، ''خدا کی قسم''، ''سڑک کے کنارے''،

''ہتک''، ''ترقی پسند''، ''خالی بوتلیں خالی ڈبے''، ''آخری سیلوٹ''، ''جانکی'' اور ''ممی'' شامل ہیں۔

پروفیسر ہیروجی کتاؤ کا صاحب کو ان کی اردو زبان اور ادب کے لیے گراں قدر خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ۲۰۱۰ء میں ''ستارہ امتیاز'' عطا کیا ہے۔ سال ۲۰۱۱ء میں جاپان سوسائیٹی اوف ٹرانسلیٹر کی جانب سے اقبالؔ کی کتاب ''بالِ جبریل'' کا جاپانی زبان میں ترجمہ کرنے پر کتاؤ کا صاحب کو ''دی سپیشل ٹرانسلیشن ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ ان دنوں کتاؤ کا صاحب اقبال کے بقیہ کلام کے ترجمے میں شب و روز مشغول ہیں اور اقبال کے سارے ہی اردو شعری مجموعوں کے تراجم کے علاوہ ''جاوید نامہ'' کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ جو ۲۰۲۲ء میں دائند ولائف فاؤنڈیشن نے اہتمام سے شائع کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۷/۱۱/۱۹۹۲

السلام علیکم۔

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب۔

میں سوچتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

میں بھی خیریت سے ہوں۔ میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس سال بھی ہمارے طلبا و طالبات کو کراچی یونیورسٹی میں پڑھنے کا موقع ملا۔ مجھے فکر ہے کہ ہمارے طلبا و طالبات شور مچا کر چلے گئے ہوں گے۔

میں نے سنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اگلے سال ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز میں اردو زبان پڑھانے کے لیے تشریف لائیں گے۔ بہت اچھی اور خوشی کی بات ہے۔

اب میں ڈاکٹر صاحب سے ایک عرض لینا چاہتا ہوں کہ ہماری یونیورسٹی میں بھی اردو زبان پڑھانے کے لیے تشریف لائیں۔ اس کے بارے میں پروفیسر سوزوکی صاحب سے بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ڈائٹوبونکا یونیورسٹی میں اردو پڑھانے کی اجازت ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز سے مل جائے گی۔

بات یہ ہے کہ اب ہفتے میں ایک بار اردو زبان پڑھانے کے لیے ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب

آتے ہیں۔ اور ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز کے دوسرے شعبے کے باہر سے آنے والے استاد بھی ہماری یونیورسٹی میں آتے ہیں۔اب میں دل سے آپ کی مدد لینا چاہتا ہوں۔ ہماری یونیورسٹی میں بھی اردو زبان سکھانے کے لئے ضرور تشریف لائیں۔

ڈاکٹر صاحب، آپ اس کو منظور کریں گے تو جلدی آپ کی مختصر bio-data بھیج دیجیے۔

اگلے سال کے curriculum کے لیے آپ کی bio-data دفتر تک پیش کرنا ہے۔

میں ڈاکٹر صاحب کے اچھے جواب کا انتظار کروں گا۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۱۹۹۲/۱۱/۳۰

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمارے طلبا و طالبات کے لیے اچھا پروگرام بنایا تھا اور ان کا خیال رکھا تھا۔ میں سوچتا ہوں کہ ہمارے طلبا و طالبات خوش ہو گئے ہوں گے۔آج صبح ٹوکیو پہنچ گئے ہیں۔لیکن ابھی تک کوئی بھی یونیورسٹی نہیں آئے۔ جب آئے تو کراچی یونیورسٹی اور سفر کی گفتگو کا پھول کھل جائے گا۔

دو دن پہلے میں نے ڈاکٹر صاحب ؒ کے نام ایک خط لکھا۔ خط کا پتا یونیورسٹی کے نام تھا۔ میں دوبارہ خط لکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اگلے سال اردو زبان پڑھانے کے لیے ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز میں تشریف لائیں گے۔ مجھے خوشی ہے اور بہت اچھی بات ہے۔

میں ڈاکٹر صاحب سے دل سے ایک عرض لینا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب، ہماری یونیورسٹی میں بھی اردو زبان پڑھانے کے لیے ہر ہفتہ میں ایک بار تشریف لائیں۔اس کے بارے میں پروفیسر سوزوکی صاحب ؒ سے بات

ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کو ہماری یونیورسٹی آنے کی اجازت ٹوکیو یونیورسٹی آف فارین اسٹڈیز سے مل جائے گی۔

ڈاکٹر صاحب ضرور مدد کیجیے۔

ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب بھی آتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کو یہ منظور ہے تو جلدی اپنا مختصر bio-data بھیج دیجیے۔ اگلے سال کے Carriculam کے لیے مجھے اسے دفتر تک دینا ہے۔

میں ڈاکٹر صاحب کے اچھے جواب کا انتظار کروں گا۔

بیگم صاحبہ ۳؎ سے بھی سلام کہیے۔

آپ کا کا تاوکا

Prof. H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۲۰۰۰/۱/۵

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

عید مبارک ہو اور نیا سال مبارک ہو۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب ۱؎ پورے پروفیسر صاحب بن گئے ہوں گے۔ مبارک ہو۔ اچھی بات ہے۔

بیگم صاحبہ ۲؎ کا چہرہ بھی نظر آتا ہے۔

بہت اچھا، مبارک ہو۔

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۱۱/اکتوبر ۲۰۰۰

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب ۱ خیریت سے ہوں گے۔

سب طلبا و طالبات خیریت سے واپس آ گئے ہیں۔ ہر روز ڈاکٹر صاحب اور پاکستان کی یاد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا تحفہ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔

اس سال بھی مشاعرہ رکھیں گے۔ اب اس کی تیاری ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے بغیر کامیاب ہوگا یا نہیں۔ اس سال فضول کام (ڈین) کی وجہ سے مصروفیت دگنا ہوگئی ہے۔ لیکن جب یونیورسٹی آتا ہوں تو سب سے پہلے بی بی سی اردو سنتا ہوں۔ پاکستان بہت نزدیک ہوتا ہے۔

موقع ملا تو ضرور ڈاکٹر صاحب کے پاس آؤں گا۔

میرا اسلام بیگم صاحبہ ۲ اور رمیشہ ۳ چاں ۴ کو۔

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

۳۱ر جنوری ۲۰۰۳

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

جناب ڈاکٹر صاحب مبارک ہو۔

خط آیا۔ پتہ چلا کہ آپ کو ڈی ۔لٹ کی ڈگری مل گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے آئے ہوئے ایک طالب علم نے مجھے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی میں کوئی لینے والا نہیں ہے۔ یہ ڈگری سب سے اچھی والی ہے۔ مبارک ہو۔

پچھلے سال ہم لوگ کراچی یونیورسٹی جانے والے تھے اکتوبر میں Consulate General of Japan in Karachi اور Embbasy of Japan in Islamabad سے میں نے رابطہ کیا۔ کراچی والوں نے کہا کہ حالات ٹھیک ہیں لیکن اسلام آباد والوں نے کہا کہ عراق کا مسئلہ ہے۔ ذرا سا سوچ لیجیے۔

ہم کو دو اطلاع کے بارے میں Itabasi والوں کو بتانا پڑتا تھا۔ اس لیے جانا ملتوی ہو گیا ہے۔ اس سال میں کراچی والوں سے پوچھوں گا۔ شاید اگست یا ستمبر میں ہم آئیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کو ڈی لٹ کی ڈگری مل گئی ہے۔ مبارک ہو۔

یہ بھی مبارک ہو کہ ڈاکٹر صاحب شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ [1] کے ناظم رڈائرکٹر بن گئے۔

میرا اسلام بیگم صاحبہ [2] اور رمیشہ چان [3] کو دیجیے۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ٦ ﴾

۲۰۰۶/۵/۳۰

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔
امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔
میں نے دیوان غالب کا جاپانی زبان میں ترجمہ کرلیا ہے۔
وصول فرمایئے۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۲۰۰۷/۲/۱۹

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔
امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔
بہت بہت شکریہ کہ عامر صاحب [1] سے اخبار اردو کی کاپی مل گئی۔
میں ڈاکٹر صاحب سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انگلستان میں رہنے والے پاکستانیوں کو مجھ سے ملاقات کروا دیجیے۔ بات یہ ہے کہ مجھے مہاجرین کے بارے میں کچھ لکھنا ہے۔ اس لیے بھارت سے پاکستان آنے کے بعد جو انگلستان جا چکے ہیں وہ زیادہ بہتر ہیں۔ ان لوگوں کے خاندان بھی ٹھیک ہیں۔ ان لوگوں کے علاوہ Prof. Dr. C Shackle [2] یا Prof. Dr. Matthews [3] سے بھی ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔
میں گیارہ مارچ کی صبح کو کراچی پہنچوں گا۔ کراچی میں دو دن ٹھہرنے کے بعد لندن جاؤں گا۔

میں انگلستان میں اٹھارہ مارچ تک رہوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہت مصروف ہیں۔ لیکن میرے لیے خدمت کر دیجیے۔ کراچی پہنچنے کے بعد فون کروں گا۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

۲۰۰۷/۳/۶

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

ہر وقت میں ڈاکٹر صاحب سے مدد لے کر تکلیف دیتا ہوں۔

اس دفعہ بھی مدد لینا چاہتا ہوں۔ اب میں انگلستان میں سفر کے پروگرام کے بارے میں بتاؤں گا۔

میں گیارہ مارچ کو London پہنچوں گا اور اُس دن سے تین دن London میں ٹھہروں گا۔

ہوٹل کا نام: Imperial

جگہ: Russell Square

فون: 44-20-78373655

میں چودہ مارچ کو Manchester جاؤں گا اور وہاں دو دن رہوں گا۔

ہوٹل کا نام: Days

جگہ: Sackville Street

فون: 44-161-9558400

اس کے بعد میں سولہ مارچ کو Birmingham جاؤں گا اور وہاں بھی میں دو دن ٹھہروں گا۔

اور اٹھارہ تاریخ کی شام پاکستان کی طرف راونہ ہوں گا۔

Birmingham میں ٹھہرنے کی جگہ کا نام یہ ہے۔

ہوٹل:City Thistle

جگہ:St Chads, Queensway

فون:44-870-3339126

ڈاکٹر صاحب، اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ جو بھارت سے پاکستان آنے کے بعد انگلستان گئے ہیں ان لوگوں سے Interview کرنا ہے۔London میں گیارہ تاریخ کی شام کو اسلامک فاؤنڈیشن کے کسی آدمی سے ملاقات کروں گا اور اگلے دن ایک یا دو آدمیوں سے Interview لوں گا۔
ابھی تک Manchester اور Birmingham میں رہنے والوں میں سے کسی سے ملاقات کرنے کا طے نہیں ہوا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب مجھ سے پہلے وہاں کے ان لوگوں کو جو آپ کے جاننے والے ہیں میرے بارے میں بتائیں تو میرا کام آسان ہوگا۔ اگر ایسا بندوبست نہیں ہے تو یہ بھی ہوگا کہ مجھے بغیر interview کے Manchester یا Birmingham سے واپس آنا پڑے گا۔
دس تاریخ کو میں ڈاکٹر صاحب کے پاس حاضر ہوں گا۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

۲۰۰۷/۴/۴

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

ڈاکٹر صاحب، بہت بہت شکریہ کہ ڈاکٹر صاحب کی راہ نمائی سے Manchester, London اور Birmingham میں کئی لوگوں سے ملاقات ہوسکی اور میں انٹرویو لے سکا۔ بہت بہت

شکریہ۔

ڈاکٹر عمر خالدی صاحب ؎۱ کا مضمون بھی میرے لیے مفید ہے۔ اب اس کام کے ساتھ میں بانگ درا کا جاپانی میں ترجمہ صاف صاف لکھ رہا ہوں۔ صاف صاف لکھنے سے مجھے اب پتا چلا کہ ترجمے میں کچھ غلطیاں بھی ہیں۔ لیکن ٹھیک کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہوں۔

شاید اگلے سال پھر پاکستان جانے کا موقع ملے گا۔

اس وقت جانے سے پہلے اطلاع دوں گا۔

بہت بہت شکریہ۔

میرا اسلام بیگم صاحبہ ؎۲ کو بھی دیجیے۔

آپ کا کتاؤ کا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

۲۰۰۷/۶/۲۵

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ شاید کراچی میں گرمی سخت ہوگی۔ یہاں بھی دن بہ دن گرمی بڑھتی جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب، میں اگست کے شروع میں دس دن یا بارہ دن کا نادا ؎۱ جاؤں گا۔ میں چند لوگوں سے انٹرویو لینا چاہتا ہوں جو بھارت سے پاکستان آ کر وہاں چلے گئے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب اس کے لیے مناسب لوگ جانتے ہیں تو مجھے تعارف کروا دیجیے۔ میں بعد میں اس کے بارے میں فون کروں گا۔

آج کل میں بانگ درا کا ترجمہ صاف صاف لکھ رہا ہوں۔ یہ کام میں نے جنوری کے وسط میں شروع کیا ہے۔ آج میں جواب شکوہ ختم کر کے ساقی تک پہنچ گیا۔

بیگم صاحبہ ؒ کو بھی سلام کہیے۔

آپ کا کتاؤ کا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

۲۰۰۷/۷/۱۳

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مجھے خط ملا۔ اچھا منصوبہ ہے۔ میں نے ہونڈا صاحب ؒ کو ڈاکٹر ؒ کا خط دکھایا۔

ہونڈا صاحب خوش ہو گئے۔

میں نے ان کا فون نمبر وغیرہ معلوم کر لیا ہے۔ ؒ

میں اگست کی ۱۳ تاریخ کو کانادا ؒ جاؤں گا اور ۲۸ اگست کو واپس آؤں گا۔

آپ کا کتاؤ کا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

۱۳/ستمبر ۲۰۰۷

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

ڈاکٹر صاحب بہت بہت شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب ۱؎ کی راہ نمائی کی وجہ سے کنیڈا میں اچھے دن گزار سکا۔ بہت بہت شکریہ۔

ٹورنٹو میں کرمانی صاحب ۲؎ سے ملاقات ہوئی۔ Edmonton میں ارشاد صاحب ۳؎ کے گھر گیا اور دروازہ کھولا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ میرے سامنے آئیں۔ وہ ارشاد صاحب کی بیگم تھیں۔

ٹورنٹو میں اشفاق حسین صاحب ۴؎ سے ملاقات ہوئی۔ وہ فارغ ہیں۔ انہوں نے مجھے کئی لوگوں سے ملاقات کروائی۔

کنیڈا جانے سے پہلے میں بانگ درا کا اپنا ترجمہ صاف لکھ چکا ہوں۔ کل سے اندونشیا طلبا و طالبات کے ساتھ چار ہفتے کے لیے جاؤں گا۔

بیگم صاحبہ ۵؎ اور رمیشہ چاں ۶؎ سے میرا اسلام کہیے۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

۴۔ جون۔ ۲۰۰۸

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ آج میں بانگ درا کا ترجمہ بھیجوں گا۔ قبول فرمایئے۔

اب میں نے بال جبریل دوبارہ پڑھنا شروع کیا ہے۔

بیگم صاحبہ[۱] اور رمیشہ چن[۲] سے بھی سلام کہیے۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۴ ﴾

۲۳ رجون ۲۰۰۸

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

بہت بہت شکریہ کہ مجھے ڈاکٹر صاحب کی تین کتابیں نیشیمورا صاحب[۱] سے ملیں۔ سب اقبال[۲] کے مطالعہ کے لیے مفید ہیں۔

اس سال گرمیوں کی چھٹیوں میں پچھلے سال کی طرح مہاجروں کا انٹرویو لینا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے سال اس کے لئے کناڈا[۳] اور انگلستان گیا۔

اگر ڈاکٹر صاحب، امریکہ یا جرمنی میں یا دوسرے ملکوں میں مناسب لوگ جانتے ہیں تو بتا دیجیے۔

میں پھر فون کروں گا۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۵ ﴾

۱۲ راگست ۲۰۰۸ء

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

ڈاکٹر صاحب بہت بہت شکریہ۔ لیکن میں اپنے آپ کو بتانے میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ میری عمر تو زیادہ ہے۔ لیکن میں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا۔

ڈاکٹر صاحب ایک واقعہ سنیے۔ جولائی کے شروع میں یہاں کے ارد گرد رہنے والے جمع ہوئے جو ایک ہائی سکول میں پڑھتے تھے اس وقت میں نے ایک صاحب جو مجھ سے سینئر ہیں، ان سے بات کی۔ دو دن کے بعد ان کا خط آیا۔ اس خط میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کراٹے بھی کھیلے ہیں۔ Personal Computer سے پتا چلا۔

اگلے دن میں نے اس کے بارے میں یونیورسٹی کے دفتر والوں کو بتایا۔ تو انہوں نے Personal Computer کھولا۔ میں نے پہلی بار Personal Computer پر اپنا چہرا دیکھا اور میں حیران ہوا۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۶ ﴾

۹/اگست ۲۰۰۸ء

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

ہر وقت مجھے ڈاکٹر صاحب کی مدد لینا پڑتی ہے۔

اس دفعہ کے سفر کا منصوبہ درج ذیل ہوگا۔

2008/0/22 Narita-----Karachi

2008/08/25 Karachi-----Mumbai----Hyderabad

2008/08/28 Hyderabad-----Delhi

2008/09/1 Delhi-----Aligarh

2008/09/3 Aligarh-----Delhi-----Lahore

2008/09/7 Lahore-----Islambad-----Narita

اس لیے حیدرآباد میں تین دن گزارنا پڑیں گے۔ پچیس اگست، چھبیس اگست، اور ستائیس اگست کے لیے HotelGateway کی بکنگ کروانا چاہتا ہوں۔
اس دفعہ بھی ہر جگہوں میں، میں چند لوگوں سے انٹرویو لینا چاہتا ہوں جن کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ ہو۔ تقسیم کے وقت کی یاد ہے تو اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

بہت بہت شکریہ

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۷ ﴾

۲۰۰۹/۹/۲۹

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

صدر شعبہ اردو،

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

السلام علیکم

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

بہت بہت شکریہ کہ مجھے محمد زبیر صاحب [۱] سے ''معیار'' [۲] مل گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب ؔ اس کے مدیر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں نیا زمانہ آ گیا ہے۔ بہت اچھا ہے۔ میں اس دفعہ اسلام آباد، کراچی، لاہور، اور U.K میں تقریباً پچاس لوگوں سے انٹرویو لے سکا۔ لاہور میں سہیل عمر صاحب ؔ سے پتا چلا کہ اقبال اکادمی لاہور پورے پاکستان میں میرے جیسا جائزہ کر چکا ہے۔

یہاں پھر یونیورسٹی شروع ہوئی ہے۔ ہر دفعہ اور ہر وقت ڈاکٹر صاحب سے مدد لیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

بیگم صاحبہ سے بھی میرا سلام

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۸ ﴾

۲۰۱۰/۴/۱۲

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

السلام علیکم

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

اس دفعہ بھی ڈاکٹر صاحب نے ہمارے لیے سب کچھ کیا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔ میری بیوی بھی خوش ہو گئی ہے۔ پہلی بار میں نے اس کے ساتھ سفر کیا۔

میں ڈاکٹر صاحب کے یہاں آنے کا انتظار کروں گا۔

ہمارا سلام بیگم صاحبہ سے بھی کہیے۔

آپ کا کتاؤ کا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۹ ﴾

۲۰۱۰/۷/۳۰

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
ڈین، مرکز تدریس اردو برائے غیر ملکی طلبہ
السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ تہران میں ڈاکٹر صاحب کی تصویر میں نے اخبار اردو میں دیکھی۔ بہت اچھا لگا۔ معیار ۱ کا تیسرا شمارہ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ پتا چلا کہ رمیشہ چاں ۲ کی یونیورسٹی اور ہماری یونیورسٹی کے درمیان تعلیمی تعلقات نہیں ہیں تو بات آگے بڑھا نہیں سکتا۔ ہماری یونیورسٹی میں آکر جو پڑھتے ہیں ان سب کی یونیورسٹیوں اور ہماری یونیورسٹی کے درمیان تعلیمی تعلقات موجود ہیں۔ ہم ان میں سے امیدواروں کے انتخاب میں کامیاب ہونے والوں کی حکومت جاپان سے سفارش کرتے ہیں تو ان کو حکومت جاپان سے وظیفہ ملتا ہے۔

اور میں پوچھوں گا۔

آپ کا کتاؤ کا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۰ ﴾

۲۰۱۱/۳/۴

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

میں ۱۸ مارچ کو پاکستان جاؤں گا اور ۲۸ مارچ کو اپنے ملک واپس آؤں گا۔ اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ میں ان ہندوستانی مہاجرین سے انٹرویو لینا چاہتا ہوں جو شہر میں حکومت کی اجازت کے بغیر رہتے ہیں اگر ہوسکتا ہے تو ایسے افغان مہاجرین سے بھی انٹرویو لینا چاہتا ہوں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ایسے لوگوں کو جانتے ہیں تو مجھے تعارف کروا دیجیے۔ اگر ایسا ادارہ جانتے ہیں جو مہاجرین سے تعلق رکھتا ہے تو بتا دیجیے۔ میں ۲۴ کی شام کو لاہور جاؤں گا۔

اب بانگ درا اور بال جبریل کی دو کتابیں میں ساتھ لاؤں گا۔

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۱ ﴾

۲۰۱۱/۹/۲۸

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

میں ۳ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک طلبا و طالبات کے ساتھ ہندوستان میں تھا۔ جب ۲۵ ستمبر کو میں اپنے گھر واپس آ گیا تو میرے نام ایک پیغام The Japan Society of Translators سے آ چکا تھا۔ اس سے پتا چلا کہ مجھے بال جبریل کے ترجمے کی وجہ سے انعام ملا ہے۔ انعام کا نام The 48th Award Translation Cultural Award Special Award ہے۔

تقسیم انعامات کی تقریب ۲۸ اکتوبر کو ٹوکیو میں منعقد ہوگی۔

یونیورسٹی ۳۰ ستمبر سے کھل جائے گی۔ اس سال ۱۱ مارچ کے زلزلے کی وجہ سے گرمیوں کی چھٹیاں دیر سے شروع ہوئیں۔

میرا اسلام ڈاکٹر رؤف پاریکھ [1] اور ڈاکٹر تنظیم صاحبہ کو [2] پہنچا دیجیے۔

آپ کا کتاؤکا

Prof. H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۲ ﴾

۲۰۱۲/۵/۲۱

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ منٹو [1]، احمد ندیم قاسمی [2] اور خدیجہ مستور [3] کے کلام کی حق تصنیف کے بارے میں جن لوگوں سے ہم مشورہ لے سکتے ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟

بات یہ ہے کہ ابھی تک دائرہ ثقافتی فاؤنڈیشن سے بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور دائرہ

ثقافتی فاؤنڈیشن اب اس کی تیاری کر رہی ہے کہ جاپان میں لوگ ان مصنفین کی کتابوں کو انٹرنیٹ یا موبائل فون پر پڑھ سکیں۔ اس کے لیے منٹو، احمد ندیم قاسمی یا خدیجہ مستور کی طرف سے اس کی اجازت لینا ضروری ہے۔

شاید دائرہ ثقافتی فاؤنڈیشن سے ڈاکٹر صاحب ؎۴ کے نام اس کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے خط آئے گا۔

مجھے خوشی ہوگی کہ ڈاکٹر صاحب اس کام کے لیے مدد کریں۔

آپ کا کتاؤکا
H. Kataoka
دائتو بنکا یونیورسٹی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۳ ﴾

۲۰۱۵/۱۰/۱۹

جناب پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب
السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ بیگم صاحبہ ؎۱ اور رمیشہ چاں ؎۲ بھی۔ لیکن رمیشہ چاں گھر میں نہیں ہیں تو میں اندازہ کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کا گھر سنسان ہوگا۔ لیکن اور کچھ دن صبر کیجیے۔ ڈاکٹر صاحب، آپ سنسان گھر کے عادی ہو جائیں گے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ رمیشہ چاں شادی ہو کر اچھی زندگی بسر کر رہی ہیں۔

مجھے مامیا صاحب ؎۳ سے ''تاریخ ادبیات اردو'' ملی۔ بہت بہت شکریہ۔

ڈیڑھ مہینے پہلے محمد زبیر صاحب ؎۴ سے ڈاکٹر صاحب کا وہ مضمون ملا جس میں جاپانیوں کے اردو ادب کے مطالعہ کے بارے میں ذکر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس میں میرے غالب ؎۵، اقبال ؎۶ اور

فیض ؒ کے مطالعہ کے بارے میں بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

مجھے فکر ہے کہ میں نے ابھی تک ڈاکٹر صاحب کو نہیں بتایا ہوگا کہ دیوان غالب کے میرے ترجمے کو کتاب کی صورت میں شائع ہونے تک تقریباً پچیس سال لگے تھے۔ کتاب کے کل صفحات 487 ہیں۔ اس میں سے 158 صفحات کو دور غالب، غالب کی زندگی اور غالب کی شاعری کے بارے میں ذکر کرنے کے لیے میں نے استعمال کیا ہے۔

میرا دیوان غالب کا ترجمہ 2006 میں شائع ہوا۔

یہ بھی میں نے ڈاکٹر صاحب کو نہیں بتایا ہوگا کہ دیوان غالب کا ترجمہ شائع ہونے تک ہر سال میں غالب کے بارے میں چھوٹا مضمون لکھتا تھا۔ میں ان مضامین کی فہرست پیچھے رکھتا ہوں ذرا سی نظر ڈالیں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔

معاف کیجیے کہ میں اب فضول بات لکھتا ہوں۔ آج میرا ڈاکٹر صاحب کے نام خط لکھنے کا مقصد صرف ''تاریخ ادبیات اردو'' اور ڈاکٹر صاحب کے لکھے ہوئے مضمون کے ملنے کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ اس لیے دوبارہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بہت بہت شکریہ۔

آپ کا کتاؤکا

Hiroji KATAOKA

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۴ ﴾

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب۔

السلام علیکم۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ بہت بہت شکریہ کہ سب لوگ پاکستان سے

خوشی کے ساتھ واپس آ گئے ہیں۔ یہ سب ڈاکٹر صاحب کی محنت اور مہربانی سے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ اگلے سال اپریل سے دوبارہ میں ڈین ہوں۔ اگر ہوسکتا ہے تو میں طلبہ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے پاس آنا چاہتا ہوں۔ اس سال مشاعرہ ۲۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۵ ﴾

۳ نومبر ا؁

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

صدر شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی

السلام علیکم

ڈاکٹر صاحب، مبارک ہو۔ اچھی خبر مل گئی کہ ڈاکٹر صاحب صدر شعبۂ اردو بن گئے ہیں۔

ساجی صاحب سے ڈاکٹر صاحب کا بھیجا ہوا کیسٹ مل گیا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

طلبہ پاکستان کو یاد کرتے ہیں۔

اگر ہوسکتا ہے تو اگلے سال بھی طلبہ کے ساتھ کراچی یونیورسٹی جانا چاہتا ہوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب صدر شعبۂ اردو ہیں۔

آپ کا کتاؤکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۶ ﴾

لے

دہلی میں اٹھائیس اگست سے اکتیس اگست تک چار دنوں کے لیے جامعہ ملیہ کے گیسٹ ہاؤس میں ایک کمرہ لینا چاہتا ہوں۔علی گڑھ میں پہلا ستمبر اور دوسرے ستمبر کے لیے یونیورسٹی کے مہمان خانے میں ٹھہر سکتا ہوں تو خوشی ہے۔ میں سولہ اگست کے بعد حیدر آباد میں محمد ظہیر الدین صاحب [12] ، دہلی میں پروفیسر اختر الواسع صاحب [3] اور علی گڑھ میں ڈاکٹر عطا خورشید صاحب [4] سے رابطہ کروں گا۔

اس لیے اُس دن سے پہلے ڈاکٹر صاحب اِن تینوں کو email سے میرے بارے میں اطلاع کر دیں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۷ ﴾

السلام علیکم۔

میں سوچتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

میں بھی خیریت سے ہوں۔

اگلے سال چھ مہینے کے لیے ہماری یونیورسٹی مجھے اور مطالعہ کروانے کے لیے پاکستان بھیجتی ہے۔

اگر مجھے کراچی یونیورسٹی میں پڑھنے کا موقع ملا تو کراچی یونیورسٹی میں پڑھ سکتا ہوں۔

میں کراچی یونیورسٹی میں پڑھنا چاہتا ہوں۔مہربانی کر کے کراچی یونیورسٹی میں پڑھنے کی اجازت لینے کی مدد کیجیے۔

آپ کا کتاؤ کا

Hiroji Kataoka

Professor, Faculty of International Relations

Daito Bunka University

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۸ ﴾

السلام علیکم۔

نیا سال مبارک ہو۔

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔ پاکستان سے واپس آ کے سب پہلے سے مقابلے میں محنت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی یاد کرتے ہیں۔ پتا چلا کہ میرے پاس عرشی صاحب [۱] کی کتاب [۲] اور نسخہ حمیدیہ [۳] بھی موجود ہیں۔

مئی یا جون میں میری کتاب آئے گی۔

اس سال بھی میں طلبا و طالبات کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے پاس آؤں گا۔

سب کو سلام۔

آپ کا کتاؤ کا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۹ ﴾

نیا سال مبارک ہو

A HAPPY NEW YEAR

اس سال بھی پچھلے سال کی طرح ہم لوگوں کی راہ نمائی کر دیں۔

یہ سال اچھا سال ہو جائے۔

آپ کا کتاؤ کا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳۰ ﴾

۱۳۔۱۲۔۲۰۲۲

محترم پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب خیریت سے ہوں گے۔

میرے ''جاوید نامہ'' کا جاپانی ترجمہ دسمبر کی دو تاریخ کو کتاب کی صورت میں شائع ہو گیا۔ بہت بہت شکریہ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی مصروفیت کے باوجود اس ترجمے کی کتاب کا پیش لفظ لکھ دیا ہے۔ وہ کتاب جو ڈاکٹر صاحب تک پہنچ گئی ہے اپنے پاس رکھ لیجیے۔

ابھی تک میں نے ''بانگ درا'' کا جاپانی ترجمہ ۲۰۱۰ میں ''کاشن شا'' اور ''بال جبریل'' کا ترجمہ ایک سال میں یعنی ۲۰۱۰ میں The Daido Life Foundation سے شائع کیا۔ اس کے بعد پچھلا The Daido Life Foundation سے ۲۰۱۴ میں ''ضرب کلیم'' اور ۲۰۱۸ میں ''ارمغان حجاز'' شائع کیا۔

ان کتابوں کے علاوہ ''اسرار خودی'' کو تین حصوں میں تقسیم کر کے Journal of Daito Bunka University کے شمارہ ۵۸، ۵۹ اور ۶۰ میں شائع کر چکا ہوں۔ اس کام اس سال ۲۰۲۲ میں پورا ہو گیا۔

اقبال کا ہر شعر جاپانیوں کے لیے سمجھنے میں آسان نہیں ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے میں ان مشکلات کو آسان کرنے کے لیے تفصیل سے ہر شعر پر تشریح لکھتا ہوں اور کتاب کے آخر میں اس مجموعے کے بارے میں وضاحت کرتا ہوں۔ اس لیے خوشی کی بات یہ ہے کہ جب میں نے ''بال جبریل'' کا ترجمہ ۲۰۱۰ میں شائع کیا تو مجھے The Japan Society of Translator سے ۲۰۱۱ میں The Special Translation Award ملا۔

اس دفعہ کے ''جاوید نامہ'' کے ترجمے کے لیے بھی میں نے مشکل الفاظ یا مصرعوں پر تفصیل سے شرح لکھی اور کتاب کے آخر میں ''جاوید نامہ اور اقبال'' موضوع پر حسب ذیل کچھ لکھا ہے۔

(۱) ''جاوید نامہ'' اقبال کی دوسری شاعری کی کتابوں کے مقابلے میں شروع میں مقبولیت میں کم تھی۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(۲) اقبال ''جاوید نامہ'' لکھ رہے تھے تو اس وقت دنیا کی صورت حال کیا تھی؟

(۳) اقبال ''جاوید نامہ'' لکھنے سے پہلے کیسی زندگی گزار رہے تھے؟

(۴) اقبال کو ''جاوید نامہ'' لکھوانے کا اشارہ کیا تھا؟ یہ ''معراج نامہ'' اور ''ڈیوائن کامیڈی'' کے اثرات سے ہوگا۔

(۵) ''ڈیوائن کامیڈی'' اور ''جاوید نامہ'' کا موازنہ۔

(۶) ''جاوید نامہ'' کی خصوصیات کیا ہیں؟

ان باتوں کے علاوہ ہر فصل کے شروع میں اس کا مختصر خلاصہ بھی لگا دیا ہے۔

آج کل میں ''رموز بے خودی'' پڑھتا رہتا ہوں۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں میں نے ''اسرار خودی'' کا اپنا ترجمہ Journal of Daito Bunka University میں شائع کیا لیکن یہ ایک کتاب کی صورت میں نہیں ہے۔ عام لوگوں کو ملنا مشکل ہے۔ اس لیے اس کو اور اچھا کر کے ''رموز بے خودی'' کے ترجمے کے ساتھ لکھتے ہوئے ''اسرار و رموز'' کا مجموعہ بنانا چاہتا ہوں۔ اس لیے آئندہ بھی مجھے ڈاکٹر صاحب کی راہ نمائی اور امداد لینا ضروری ہے۔

بہت بہت شکریہ

آپ کا کتاؤکا

H. Kataoka

Professor Emeritus

Daito Bunka University

بعد از تحریر:

میں نے We and Japan(Rameesa Naveen Mohsin) میں ایک مضمون کا عنوان جو ''ارمغان حجاز کا جاپانی ترجمہ'' ، مشمولہ ''تحصیل'' کراچی ، شمارہ ۴، جنوری۔جون ہے دیکھا ہے۔اس مضمون کو کاپی کر کے ماتسوداصاحب [۱] سے میرے پتے پر بھجوا دیجیے۔

میرا پتا: [۲] -----۔

بہت بہت شکریہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

نوٹ:

خطوط نمبر ۷، ۱۰، ۱۲۸ور ۲۹ کے علاوہ باقی تمام خطوط دائیتو بنکا یونی ورسٹی کے لیٹر پیڈ پر محررہ ہیں۔جن پر پتا فیکلٹی اوف انٹرنیشنل ریلیشنز، ۵۶۰ ایوادونو، ہیگاشی ماتسویاما شی، سائیتاما کین، ۳۵۵، جاپان، درج ہے۔

خط نمبر ۱:

۱ جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو، پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال

خط نمبر ۲:

۱ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

۲ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء - ۲۰۰۵ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، مترجم، ادیب، المعروف 'جاپان کے بابائے اردو'، حکومتِ

پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

۳۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

خط نمبر ۳:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۴:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

۲۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۳۔ رمیشہ: ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

۴۔ چاں: جاپانی زبان میں مخاطب سے پیار اور الفت کا اظہار کرنے کے لیے اس کے نام کے ساتھ 'چاں' کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

خط نمبر ۵:

۱۔ جامعہ کراچی کا شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۳۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ اور ۴ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۷:

۱۔ ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو میں اس وقت اردو کے مہمان پروفیسر اور زیر نظر مجموعے کے مرتب عامر علی خان

۲۔ اردو زبان کے نامور مستشرق پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ میتھیوز (۱۹۴۲ء ۔۲۰۲۱ء)، سکول اوف اورینٹل اینڈ ایفریکن سٹڈیز، لندن کے شعبۂ لسانیات کے استاد

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر کرسٹوفر شیکل (۱۹۴۲ء۔): ماہر لسانیات اور محقق، لندن کے سکول اوف اورینٹل اینڈ ایفریکن سٹڈیز کے صدر شعبۂ اردو

خط نمبر ۹:

۱۔ امریکا کے ماساچوسیٹس انسٹی ٹیوٹ اوف ٹیکنالجی کے کتب خانے سے وابستہ ممتاز محقق اور اسکالر نومبر ۲۰۱۰ میں امریکا میں ایک افسوس ناک حادثے کے نتیجے میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۱۰:

۱۔ کینیڈا

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۱۱:

۱۔ فواد کوئچی ہونڈا: جاپان کے نامور اسلامی خطاط اور عربی زبان کے سابق استاد

۲۔ یہاں ہونڈا صاحب کا فون نمبر اور پتا درج ہے جو ذاتی معلومات کے احترام اور تحفظ کی بنا پر حذف کر دیا گیا ہے۔

۳۔ کینیڈا

خط نمبر ۱۲:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل

۲۔ کینیڈا میں مقیم ایک پاکستانی

۳۔ کینیڈا میں مقیم ڈاکٹر عقیل کے ہم زلف

۴۔ کینیڈا میں مقیم ایک پاکستانی

۵۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۶۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ اور ۴ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۱۳:

۱۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ اور ۴ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۱۴:

۱۔ نشی مورا: اُس وقت اردو زبان کے طالب علم

۲۔ ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء): اردو اور فارسی کے غیر معمولی شاعر، دانش ور، قانون دان، مفکر

۳۔ کینیڈا

خط نمبر ۱۷:

۱۔ جاپان میں مقیم ایک پاکستانی

۲۔ اُس وقت ڈاکٹر معین الدین عقیل کی ادارت میں بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ اردو سے شائع ہونے والا ادبی رسالہ

۳۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی لاہور سے وابستہ ممتاز محقق ڈاکٹر محمد سہیل عمر

خط نمبر ۱۹:

۱۔ خط نمبر ۱۷ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ اور ۴ ملاحظہ کیجیے

خط نمبر ۲۱:

۱۔ شعبۂ اردو جامعہ کراچی کے سابق پروفیسر، محقق، کالم نگار، نقاد، لغت نویس، ماہر لسانیات، ادارۂ فروغ قومی زبان کے ناظم

۲۔ سابق صدر شعبۂ اردو جامعہ کراچی، مدرس، محقق، شاعرہ، شعبۂ اردو جامعہ کراچی کی پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس

خط نمبر ۲۲:

۱۔ سعادت حسن منٹو (۱۹۱۲ء۔۱۹۵۵ء): اردو کے ممتاز افسانہ نگار، ڈراما نگار، ادیب و مترجم

۲۔ احمد ندیم قاسمی (۱۹۱۶ء۔۲۰۰۶ء): اردو کے معروف افسانہ نگار، شاعر، ادیب اور مدیر

۳۔ خدیجہ مستور (۱۹۲۷ء۔۱۹۸۲ء): اردو کی مشہور ناول نگار، افسانہ نگار اور ادیب

۴۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل

خط نمبر ۲۳:

۱۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ اور ۴ ملاحظہ کیجیے

۳۔ پرفیسر ما میا کین سا کو، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم اور ماہر لسانیات

۴۔ جاپان میں مقیم ایک پاکستانی

۵۔ غالب: مرزا اسداللہ خاں غالبؔ (۱۷۹۷ء۔۱۸۶۹ء) اردو اور فارسی کے غیر معمولی شاعر

۶۔ ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء): اردو اور فارسی کے غیر معمولی شاعر، دانش ور، قانون دان، مفکر

۷۔ فیض احمد فیض (۱۹۱۱ء۔۱۹۸۴ء): اردو کے بڑے شاعر، صحافی، مدیر، مدرس

خط نمبر ۲۵:

۱۔ سن ندارد

خط نمبر ۲۶:

۱۔ اس خط کا ابتدائی اور اختتامی حصہ بعد از تلاش بسیار دریافت نہ ہوسکا۔

۲۔ محمد ظہیر الدین: اقبال اکیڈمی حیدر آباد دکن کے سابق صدر

۳۔ مولانا آزاد یونی ورسٹی، جودھ پور کے صدر، اسلامیات کے سابق پروفیسر

۴۔ بھارت سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر عطا خورشید کا اصل نام طیب سجاد اصغر ہے۔ ممتاز محقق اور اور ماہر مخطوطات ہیں۔

خط نمبر ۲۸:

۱۔ امتیاز علی خاں عرشی (۱۹۰۴ء۔۱۹۸۱ء) : ممتاز محقق، مؤلف، ماہر غالبیات، نسخہ عرشی (دیوان غالبؔ) کے مدون

۲۔ نسخہ عرشی (دیوان غالبؔ)

۳۔ نواب حمید اللہ خاں کا دست نوشتہ دیوان غالبؔ

خط نمبر ۳۰:

۱۔ ذاتی معلومات کے تحفظ اور احترام کے پیش نظر پتا حذف کر دیا گیا ہے۔

۲۔ ماتسوداکازونوری: کراچی میں جاپان قونصل خانے کے افسر اور ریسرچ اسکالر

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

کونی شی یوایچی

KonishiYuichi

کونی شی یوایچی صاحب، اوسا کا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے فارغ التحصیل سابق طالب علم اور ڈاکٹر عقیل صاحب کے شاگرد رہے ہیں۔ کراچی میں جاپانی قونصل خانے میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

آج آپ سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں ہمیشہ سوچ رہا ہوں کہ اردو میں باتیں کرنا مشکل ہے، لیکن دل چسپ بھی ہے۔

میں اور دل لگا کر اردو پڑھنا چاہتا ہوں۔ مجھے پاکستان جا کر بھی اردو سیکھنا چاہیے۔ میرے پاس بہت اچھے استاد ہیں۔ یہ بہت خوش بات ہے۔ سب کو شکریہ کہنا چاہیے۔

میں نے ایک شعر یاد کیا:

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

ضرور خیال رکھیے، اور پھر جاپان ضرور آیئے گا۔

خدا حافظ

شعبۂ اردو، دوسری جماعت

کونی شی یوایچی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر تاکامتسو ماتسومورا

Professor Takamitsu Matsumura

پروفیسر تاکامتسو ماتسومورا صاحب نے اردو کی تعلیم اوساکا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے حاصل کی ۔آپ نے سن ۱۹۷۶ء میں مذکورہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۰ء میں بی اے کی اور ۱۹۸۲ء میں ایم اے اردو کی ڈگری حاصل کی ۔اس کے علاوہ اردو کی مزید تعلیم کے لیے پاکستان گئے اور ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں ایڈوانس ڈپلوما کورس مکمل کیا۔

سن ۱۹۸۲ء میں اوساکا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے بہ حیثیت لیکچرار منسلک ہوئے ۔ ۱۹۸۲ء تا ۲۰۲۱ء اپنی سبک دوشی تک مختلف عہدوں پر بہ شمول صدر شعبۂ اردو ترقی پا کر بہ حیثیت پروفیسر سبک دوش ہوئے ۔ پروفیسر تاکامتسو ماتسومورا صاحب کو تعلیم و تحقیق کے میدان میں بے مثال خدمات کے اعتراف میں ان کی سبک دوشی پر اوساکا یونیورسٹی کی جانب سے پروفیسر امریطس کا اعزاز عطا کیا گیا۔

پروفیسر ماتسومورا صاحب محض ممتاز محقق اور نقاد ہی نہیں معروف مترجم بھی ہیں ۔آپ نے اردو زبان و ادب کی نہ صرف نثر بل کہ شاعری کا بھی عمدہ ترجمہ کیا ہے ۔میر تقی میرؔ کی منتخب غزلیات کا جاپانی زبان میں ترجمہ ان کا ایک وقیع اور لائق تحسین کارنامہ ہے ۔اردو کے کسی کلاسیکی شاعر کی تخلیق کا جاپانی زبان میں یہ پہلا ترجمہ ہے جو کتاب کی صورت میں شائع ہو چکا ہے ۔ یہ ترجمہ ہیونشا پبلشنگ کمپنی نے ۱۹۹۶ء میں شائع کیا۔میرؔ کے علاوہ ماتسومورا صاحب، دردؔ، ولیؔ دکنی ،مومنؔ، مصحفیؔ ،سراجؔ اورنگ آبادی، اقبالؔ،حسرتؔ موہانی ،میراؔجی اور ناصرؔ کاظمی جیسے اردو کے ممتاز شعرا کے منتخب کلام کو جاپانی زبان میں منتقل کر چکے ہیں ۔

اردو کے کلاسیکی ادب کے ساتھ انھیں جدید اردو ادب سے بھی گہرا شغف ہے ۔تنقید و تحقیق کے میدان میں بھی پروفیسر ماتسومورا صاحب نے نمایاں کارہائے انجام دیے ہیں ۔جدید ادب پر ان کی گہری نظر ہے ۔میرؔ، اقبالؔ، حالیؔ، ڈپٹی نذیر احمد اور انجمن پنجاب کے حوالے سے ان کے نہایت وقیع اور اہم تعارفی مقالات شائع ہو چکے ہیں ۔اس کے علاوہ جاپانیوں کی پاکستان شناسی کے لیے مرتب کردہ کتاب بہ عنوان ’’پاکستان کو جاننے کے لیے ۶۰ مقالات‘‘ میں ان کا اردو زبان پر مقالہ نہایت اہمیت کا حامل ہے ۔

جدید وقدیم اردو ادب اور شاعری پر پروفیسر ماتسومورا صاحب کی کاوشیں زیادہ نمایاں طور پر نظر آتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ زبان کے حوالے سے ان کا ایک غیر معمولی کام اردو قواعد پر جامع اور مبسوط کتاب ''ابتدائی قواعد اردو'' کی تالیف ہے۔ جاپان میں اردو زبان سیکھنے والے جاپانی طلبہ کے لیے یہ نہایت اہم اور ناگزیر کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ ''ابتدائی قواعد اردو'' اوسا کا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز نے سن ۲۰۰۰ء میں شائع کی۔ ان دنوں پروفیسر ماتسومورا صاحب اقبالؔ کے ابتدائی کلام کے متن پر تحقیق کر رہے ہیں۔

پروفیسر ماتسومورا صاحب کی اردو زبان وادب کے لیے خدمات کو ہمیشہ تحسین کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ حکومت پاکستان کی جانب سے پروفیسر ماتسومورا صاحب کی اردو کے لیے شاندار خدمات کے اعتراف میں ۲۰۲۲ء میں انھیں ''ستارہ پاکستان'' کے اعزاز سے بھی نوازا گیا ہے۔

پروفیسر ماتسومورا نے پاکستان کا پہلی مرتبہ دورہ سن ۱۹۸۵ میں کیا۔ ۱۹۸۵ تا ۱۹۸۷ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران ماتسومورا صاحب کی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے پہلی ملاقات کراچی یونیورسٹی میں ہوئی۔ ڈاکٹر عقیل کے جاپان میں قیام کے دوران پروفیسر ماتسومورا ان سے مسلسل رابطے میں رہے اور مختلف علمی امور پر سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ رابطہ ہنوز جاری ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۱۴ر جون ۱۹۹۳

محترم پروفیسر معین الدین عقیل صاحب

تسلیمات

آپ کا خط موصول ہوا جس کے لیے بہت بہت شکریہ!

غزلیات میرؔ کے ترجمے کا جو کام آج کل میں کر رہا ہوں اس کے لیے آپ کا خط بہت مفید اور معلوماتی ہے۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس سلسلے میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ سلیم

الزماں صدیقی[۱] کے مرتب کردہ انتخابِ میرؔ کا عنوان کیا ہے اور اس کا پبلشر کون ہے؟

میرؔ [۲] کی اچھی اچھی غزلوں کا انتخاب کر کے اس کا ترجمہ کرنے کے لیے انتخاب میرؔ کی ضرورت ہے۔ اس لیے سلیم الزماں صدیقی کے انتخابِ میرؔ کو بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ (یہ انتخاب آپ کے خیال میں کیسا ہے؟ اِس وقت میرے سامنے ناصر کاظمی[۲]، عبدالحق[۳] اور محمد حسن[۴] کا مرتب کردہ انتخابِ میرؔ ہے۔ ناصر کاظمی والا انتخاب بالکل بازاری ہے عبدالحق یا محمد حسن۔ مکتبہ جامعہ والا انتخاب کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟)

میں سوچ رہا تھا کہ جون میں تو کیو جا کر ''انگارے'' [۵] کی فوٹوسٹیٹ کاپی آپ کی خدمت میں پیش کروں مگر تو کیو جانے کا پروگرام ابھی پکا نہیں ہے اس لیے ڈاک کے ذریعے اولین فرصت میں آپ کو بھیجوں گا۔

تھوڑا سا اور انتظار کیجیے۔

والسلام

آپ کا

ٹی۔ ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۶ راگست ۱۹۹۳ء

محترم پروفیسر معین الدین عقیل صاحب

تسلیمات

آپ کا خط، رفیع الدین ہاشمی صاحب [۱] کے خط کے ساتھ موصول ہوا بہت شکریہ۔

Pick of Mir میرے پاس نہیں ہے اور ہماری یونیورسٹی میں بھی نہیں ہے۔ اگر تو کیو میں

ہوا تو دیکھنے جاؤں گا۔

اثر لکھنوی ۲؎ کی کتاب ''مزامیر'' کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ میرے پاس اس کی جلد دوم ہے۔ جلد اول کی تلاش میں ہوں۔ اگر یہ تو کیو میں ہو تو غنیمت ہے۔

غزلیات میرؔ کا ترجمہ، مجلس ترقی ادب، لاہور کے ''کلیاتِ میرؔ'' کے مطابق کر رہا ہوں۔ کیا اس سے بہتر متن ہو سکتا ہے؟ معاف کیجیے! خط لکھتے لکھتے سوال نامہ بنا دیا۔

خزاں میں ٹوکیو جاؤں گا۔ امید ہے آپ سے ملاقات ہوگی۔

والسلام

آپ کا

T. Matsumura

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

یکم فروری ۹۴ء

محترم پروفیسر معین الدین عقیل صاحب

تسلیمات

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ ٹوکیو کی سردی آپ لوگوں کے لیے قیامت ہوگی۔ اوساکا میں بھی کافی سردی ہوگئی ہے۔ لیکن میں میر تقی میرؔ کے ترجمے کے کام میں سرگرم ہوں اور میرؔ صاحب کے ایسے اشعار سے دوچار ہو رہا ہوں جو اتنے پیچ دار ہیں کہ پڑھے نہیں جاتے۔ اس لیے آپ کو زحمت دینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔

جس وقت آپ کے لیے مناسب ہو۔ ٹوکیو جا کر ان مشکل اشعار کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ فروری اور مارچ میں آپ کو کیا فرصت ملے گی؟ اگر فرصت ہو تو اپنے پروگرام سے مجھے مطلع کیجیے۔

بڑی مہربانی ہوگی۔

والسلام
آپ کا ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۸/نومبر ۱۹۹۶

پروفیسر عقیل صاحب
تسلیمات

اِس خط کے ہمراہ Sahibs and Munshis کی فوٹو کاپی کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ چھوٹے موٹے کاموں کا طوفان میرے اوپر آ کر رُک گیا تھا اس لیے فوٹو کاپی کرنے میں دیر ہوگئی۔ معاف کیجیے گا۔

امید ہے زیادہ تاخیر نہ ہوئی ہوگی۔

والسلام
آپ کا
ٹی۔ ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

۱۴فروری، ۱۹۹۸

محترم پروفیسر عقیل صاحب

تسلیمات

بہت ممنون ہوں کہ آپ نے چُھٹی کا قیمتی وقت مجھے بخش دیا اور میرے سوالوں کا جواب دے دیا۔ میری بیگم نے بھی بہت اچھا وقت گزارا۔ ہم آپ کا اور آپ کی بیگم صاحبہ ۱؎ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور صاحب زادی ۲؎ سے معافی مانگنا چاہتے ہیں کہ ہماری وجہ سے وہ ٹی۔وی۔ پروگرام صحیح طور پر نہیں دیکھ سکیں۔

اب جرأت ۳؎ کی غزل کی بات کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ جرأت کی جس غزل کی مجھے ضرورت ہے اس کا مطلع یہ ہے:

۱) بال سُلجھانا ترا کنگھی سے دل الجھائے ہے
اور بکھرے دیکھ کر بس جی ہی بکھرا جائے ہے

ایک اور غزل کی ضرورت بھی ہوئی جس کا مطلع یہ ہے۔

۲) بھول گئے تم جن روزوں ہم گھر پہ بُلائے جاتے تھے
ہوتے تھے کیا کیا کچھ چرچے عیش منائے جاتے تھے

آپ کو زحمت دے کر دل بہت دُکھتا ہے۔ لیکن جس طرح میں نے عرض کیا تھا لائبریری والوں پر بھروسا نہیں ہے اس لیے ایسا گناہ کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ امید ہے معاف کریں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۶ ﴾

۲۷رفروری ۱۹۹۸

محترم پروفیسر عقیل صاحب

تسلیمات

آپ کا مقالہ، جرأتؔ کے غزلوں کی فوٹو کاپی اور شیخ چاندؔ کی کتاب ''سودا'' کی فوٹو کاپی مل گئی۔ بہت بہت شکریہ! آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی کہ شیخ چاند کی کتاب کی پوری فوٹو کاپی بنا کر مجھے ارسال فرمایا! مجھے بخوبی معلوم ہے کہ فوٹو کاپی بنانا کمر کوڈ کھانے والا کام ہے۔اس لیے یہ فوٹو کاپی دیکھ کر خوشی بھی ہوئی۔ پاپ کا احساس بھی ہوا۔ اگر آپ بتاتے کہ توکیو میں یہ کتاب موجود ہے تو میں خود جا کر یا منگوا کر فوٹو کاپی کرتا۔ اگر آپ بُرا نہ مانیں تو ایک اور پاپ آپ سے کرنا چاہوں گا۔ آپ کی بھیجی ہوئی شیخ چاند کی فوٹو کاپی میں ایک کاغذ کی (یعنی دو صفحوں کی کمی ہے۔) یعنی صفحہ ۲۳۹۔ ۲۳۸

اگر کسی وقت آپ اپنا فوٹو کاپی کا کام کرتے ہوئے ان دو صفحوں کی فوٹو کاپی بھی بنا دیں اور مجھے ارسال فرمائیں تو میں پکّا پاپی ہوسکوں گا۔ حال ہی میں پتہ چلا کہ عبدالرزاق قریشیؔ کی کتاب ''مرزا مظہر جان جاناں اوران کا اردو کلام'' اتفاق سے فوٹو کاپی کی صورت میں ڈاکٹر تبسمؔ کے پاس موجود ہے۔ بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا!

والسلام

آپ کا مخلص

ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۱۰رجون ۲۰۰۱

جناب پروفیسر عقیل صاحب

تسلیمات

آپ کا خط موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ! کہ آپ نے ہمیں یاد کیا اور وقت نکال کر خط لکھ دیا۔

آپ کو نیا گھر مبارک ہو!

ہم پہلے کی طرح سرکاری پنجرے میں رہ رہے ہیں اور دم گُھٹ رہا ہے۔ جب چلتا ہوں تو کسی نہ کسی چیز سے ٹکرا جاتا ہوں۔ کتابیں رکھنے کی جگہ تو کیا ہاتھ پاؤں پھیلانے کی جگہ بھی مشکل سے ملتی ہے۔

پچھلے سال آپ کی دُعا سے اردو گرامر کی کتاب ہماری یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوگئی اور اِس اپریل سے نئے آنے والیوں کو (اور نئے آنے والوں کو بھی) اِس گرامر کی کتاب کے مطابق اردو پڑھا رہا ہوں۔ گویا یہ human experiment ہے۔ نتیجہ دیکھ کر نظرِ ثانی کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ کتاب کو اچھا بنانا چاہتا ہوں۔ خواہش ہے کہ آپ دوبارہ میری مدد کریں۔ ہمیں خوشی ہے کہ آپ لوگ کراچی واپس جا کر ثقافتی صدمہ اٹھائے بغیر پھر پاکستانی آب و ہوا سے مطابقت پیدا کر رہے ہیں۔ امید ہے جاپان کی میٹھی میٹھی یادیں ہمیشہ آپ لوگوں کے ساتھ رہیں گی۔

میری بیوی آپ کو اور بیگم صاحبہ [۱] اور رمیسہ [۲] چاں [۳] کو سلام کہتی ہے۔

والسلام

ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

28/01/08

پروفیسر عقیل صاحب

کلاس سے واپس آیا تو پتا چلا کہ کرشن چندر [۱] کے افسانوں کے نام ''آنگن'' کے سوا یاد نہیں ہیں۔ معاف کیجیے۔

اِس یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود کرشن چندر کی کتابوں کی فہرست پیش کر رہا ہوں۔ شاید مندرجہ ذیل تین کتابوں میں آپ کے مطلوب افسانے شامل ہوں گے۔

نمبر		
11	کرشن چندر کے بہترین افسانے	929.81/797
43	کرشن چندر کے افسانے	929.81/3030
42	کرشن چندر کے سو افسانے	929.81/3142

اگر نہیں ملے تو بدھ کو تلاشی لے لوں گا۔

مجھے آپ کے جمع والے لیکچر کا اردو متن چاہیے، بہت دلچسپ تھا۔

ماتسو مورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

پروفیسر عقیل صاحب

ٹیگور ۱؎ کے سفر نامہ 'جاپان' کا انگریزی ترجمہ پیش خدمت ہے۔

اوساکا سے تو پتہ نہیں چلتا کہ ترجمہ مکمل ہوا یا نہیں۔

ماتسو مورا

28/11/08

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

جون۱۳، ۲۰۱۰

پروفیسر عقیل صاحب،
امید ہے خیریت سے ہوں گے۔
جاپان کا موسم ہرجائی ہے۔کل دھوپ اور گرمی تھی، آج بارش اور ٹھنڈک ہے۔
پاکستان کے موسم میں یکجائی ہوگی۔گرمی ہی گرمی ہوگی۔
ستمبر کے آخر تک اردو عروض پر ایک مضمون لکھنا ہے، جو بھول بھلیاں ہے۔کیا ذیل کی چیزیں مل سکتی ہیں؟

۱۔ حبیب اللہ خان غضنفر، اردو کا عروض، ۱۹۸۰
۲۔ گیان چند جین، عظمت اللہ خان کے عروضی اجتہاد کا جائزہ، اردو (کراچی) جولائی ۱۹۶۷، ولیوم ۴۳، نمبر۳
۳۔ سلیم جعفر، ''اردو اور ہندی کی مشابہ بحریں''، قومی زبان (کراچی)، ۱۶ جنوری، ۱۹۵۹
۴۔ سلیم جعفر، ''کیا میؔر نے سویا چھند میں غزلیں کہی ہیں؟''، قومی زبان (کراچی)، یکم اکتوبر، ۱۹۵۸۔

ایسا لگتا ہے کہ میؔر پر ہندی پنگل کا بڑا اثر ہے، جو بہت دلچسپ بات ہے۔
اس سلسلے میں مددگار کتاب یا مضمون ہو تو ارشاد فرمائیے!

ٹی۔ ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾ ا

جناب عقیل صاحب

السلام علیکم

ایوب قادری صاحب ۲؎ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ یا تو وہ آپ کے ٹیلی فون کا منتظر ہیں۔

آج میں نے ''شاہی وقت'' کے بارے میں پوچھا۔ ذرا مہربانی کر کے آپ بھی کسی سے پوچھیے کہ شاہی ۵ بجے آج کل کے وقت کے مطابق کتنے بجے کے برابر ہوں گے۔

سوزوکی صاحب ۳؎ کے خط میں یہ بات درج تھی۔ سوزوکی صاحب خیال کرتے ہیں شاہی ۵ بجے اب کے وقت کے مطابق رات کے ۹ بجے کے برابر ہوں گے۔ شاہی وقت دورِ مغلیہ میں استعمال کیا جاتا تھا۔

خدا حافظ

ماتسومورا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

۱؎ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی (۱۸۹۷ء۔ ۱۹۹۴ء): پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ سائنس دان (کیمیا دان)، مصور، فلسفی

۲؎ میر تقی میرؔ (۱۷۲۳ء۔ ۱۸۱۰ء) : اردو زبان کے عظیم شاعر

۳؎ مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء۔۱۹۶۱ء): اردو زبان کے معروف محقق، ماہر لسانیات، معلم، انجمن ترقی اردو کے روحِ رواں، اردو کالج (موجودہ وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالجی) کے بانی اور اردو کے خادم المعروف 'بابائے اردو'

۴؎ محمد حسن عسکری (۱۹۱۹ء۔ ۱۹۷۸ء): اردو کے نام ور نقاد، معلم، افسانہ نگار اور مترجم

۵۔ انگارے: سجاد ظہیر، احمد علی، رشید جہاں اور محمود الظفر کی ہنگاہ خیز اور متنازعہ کہانیوں پر مشتمل افسانوں کا مجموعہ بہ عنوان 'انگارے' جون ۱۹۳۲ء میں نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ سے شائع ہوا۔

خط نمبر ۲:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی: اردو کے نامور محقق، نقاد، ادیب، مدرس، ماہر اقبالیات، اورینٹل کالج لاہور کے سابق صدر شعبۂ اردو

۲۔ مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی (۱۸۸۵ء - ۱۹۶۷ء): اردو کے معروف شاعر، ادیب، نقاد اور مترجم

خط نمبر ۵:

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۲۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

۳۔ جرأت: شیخ قلندر بخش جرأت (۱۷۴۸ء-۱۸۰۹ء) اردو کے مشہور شاعر جن کا اصل نام یحییٰ امان تھا۔

خط نمبر ۷:

۱۔ خط نمبر ۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجیے

۲۔ خط نمبر ۵ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجیے

۳۔ چاں: جاپانی زبان میں مخاطب سے پیار اور الفت کا اظہار کرنے کے لیے اس کے نام کے ساتھ 'چاں' کا لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

خط نمبر ۸:

۱۔ کرشن چندر (۱۹۱۴ء-۱۹۷۷ء): اردو کے معروف افسانہ و ناول نگار

خط نمبر۹:

۱۔ رابندر ناتھ ٹیگور(۱۸۶۱ء۔۱۹۴۱ء): نوبل انعام یافتہ بنگالی زبان کے معروف شاعر،افسانہ نگار، ناول نگار،اور فلسفی

خط نمبر۱۱:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ پروفیسر ایوب قادری (۱۹۲۶ء۔۱۹۸۳ء): ماہر تعلیم،اردو کے ممتاز محقق،مورخ۔مترجم اور سوانح نگار

۳۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء ۔ ۲۰۰۵ء) :ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو،معلم،محقق،مترجم، ادیب،المعروف ’جاپان کے بابائے اردو‘،حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ماری ناگائی

Mari Nagai

ماری ناگائی صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۲۶ مارچ ۱۹۹۹ء

محترم استاد عقیل صاحب

السلام علیکم!

آج میں ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹیڈیز گریجویٹ ہوگیا۔ اب مجھے یاد آیا کہ ۵ سال پہلے جب میں اس یونیورسٹی میں آ گئی اور اردو سیکھنا شروع ہوگئی۔ اس وقت مجھے کچھ نہیں معلوم، صرف اردو کا نام معلوم تھا۔ میں اس کا جواب نہیں دے سکا ''اردو کیا ہے؟'' اس پانچ سال میں نے محنت سے اردو پڑھی، کم از کم میری زندگی میں شاید پہلی بات تھی اور آئندہ بھی نہیں ہوگی۔

لیکن میرے لیے بہت اچھا موقع تھا۔ خاص طور پر پاکستان میں اردو سیکھنا میرے لیے بہت اچھا تھا۔ صرف اردو کے لیے نہیں بلکہ پاکستانی لوگوں کی زندگی دیکھ سکی اور میں یہاں کا اچھا کھانا بھی کھا سکی۔ مجھے پاکستانی کھانا بہت پسند ہے۔ کبھی کبھی اوتسویا (ohtsuya) جا کے اپنے لیے خود پکاتی ہوں! لیکن

سب سے اچھا کھانا تو آپ کے گھر کا ہے۔ خاص طور پر مجھے کباب بہت پسند ہے۔ اگر موقع ملیں تو آپ کے گھر کا کھانا، کھانا چاہتی ہوں۔

میں ۱ اپریل سے بینک آف تو کیو میتسو بیشی میں کام کروں گی۔ میرا کام فارن ایکسچینج سے تعلق ہے اور عام طور پر میں انگریزی استعمال کروں گی۔ اس لیے میں اردو کا مشق خود بخود محنت سے کروں گی تا کہ اردو بھول نہ سکوں۔ میں وقت نکال کر آپ کو خط بھیجوں گی اس لیے مجھے جواب دیجیے۔ ۵ سال مجھے آپ سے بہت علم حاصل کیے۔ بہت بہت شکریہ۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

اب اجازت دیجیے۔

آپ کی شاگرد

ماری ناگائی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر مامیا کین ساکو

Professor Mamiya Kensaku

پروفیسر ماميا کين ساکو کی ڈاکٹر معین الدین عقیل سے شناسائی تین دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے سلسلے میں اپنے قیام کے دوران پروفیسر ماميا صاحب، ڈاکٹر عقیل صاحب سے مستقل رابطے میں رہے اور گاہے گاہے ان سے اپنی تعلیم وتحقیق کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرتے رہے۔ ڈاکٹر عقیل سے ان کی محبت اور نیازمندی کا یہ سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔

پروفیسر ماميا کين ساکو، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبۂ اردو اور ساؤتھ ایشین اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر ہیں۔ گزشتہ ۳۰ برس سے اردو تدریس سے وابستہ ہیں۔ پروفیسر ماميا کين ساکو نے تدریس کا آغاز سن ۱۹۹۳ء میں جاپان کے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اوف منسٹری اوف فورن افیئرز سے کیا۔ ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں لیکچرر کی حیثیت سے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۵ء اسلام آباد میں جاپان کے سفارت خانے اور جاپان میں انسٹی ٹیوٹ فور ساؤتھ ایسٹ ایشیا، ٹوکیو، انسٹی ٹیوٹ فور ورلڈ پولیٹکس اینڈ ا یکونومی ٹوکیو، سمیت مختلف اداروں میں ریسرچ اسکالر اور لیکچرار کی حیثیت سے فرائض منصبی ادا کیے۔ ۲۰۰۵ء میں اوساکا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں بہ حیثیت سینئر لیکچرار منسلک ہوئے۔ یونی ورسٹی ہذا میں ۶ سال تدریس کے بعد ۲۰۱۱ء میں ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے بہ حیثیت ایسوسی ایٹ پروفیسر وابستہ ہوئے اور ۲۰۲۳ء میں ترقی پا کر پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں تاحال اسی دانش گاہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

قبل ازیں پروفیسر ماميا کين ساکو نے ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے سن ۱۹۸۸ء میں بی اے اور ۱۹۹۰ء میں ایم اے کی سند حاصل کی۔ بعد ازاں سندھ یونی ورسٹی جام شورو سے ۱۹۹۲ء میں ڈاکٹر نجم الاسلام کی نگرانی میں ''اردو سندھی کے لسانی اشتراک'' پر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ پروفیسر ماميا کين ساکو اردو کے ساتھ سندھی زبان بھی جانتے ہیں۔ ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں اردو زبان کی تدریس کے علاوہ سندھی زبان بھی پڑھاتے ہیں۔ لسانیات کے میدان میں سماجی لسانیات کا مطالعہ وتحقیق

ان کا خصوصی دل چسپی کا موضوع ہے اور اس حوالے سے کئی مقالات تحریر کر چکے ہیں۔ ''اردو زبان کا صوتیاتی اظہار'' ان کا ایک اہم مقالہ ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی علاقائی زبانوں اور ان کے باہمی روابط پر اہم تحقیقی مقالات بھی پیش کر چکے ہیں۔ سندھی زبان سے واقفیت کی بنا پر سندھی زبان اور سندھ کی ثقافت اور جغرافیے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں متعدد وقیع مضامین قلم بند کر چکے ہیں۔ گاہے گاہے پاکستان کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۲/اگست ۱۹۹۱ء

جامشورو

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

بعد سلام کے عرض یہ کہ اب میرا ۲۷/اگست سے تین چار دنوں کے لیے کراچی جانے کا ارادہ ہے۔ اس وقت ایک مرتبہ پھر آپ سے بھی ملنا چاہتا ہوں۔ اس کے بارے میں ۲۷ کی شام کو فون کروں گا۔

کراچی یونیورسٹی کی language laboratory کے بارے میں اس کے بعد ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب [۱] سے بھی باتیں کی تھی۔ نتیجہ یوں ہوا کہ پہلے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی طرف سے ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب [۲] کے نام خط بھیجا جائے گا۔ اگر موقع ملے تو اس مرتبہ کراچی یونیورسٹی جا کر ایک بار میں system کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟

آپ کا خط اور سامان میں نے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کو دے دیا۔

آخر میں میری طرف سے آپ کی بیگم صاحبہ کو کھانے کے شکریہ کے ساتھ سلام پہنچا دیجیے۔

اب اجازت چاہوں گا۔

شکریہ

خدا حافظ

کین ساکو ماميا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۱۴ر ستمبر ۱۹۹۱ء

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ۱۴ر ستمبر کو آپ کا خط اور فوٹو کاپی مجھے مل گئی۔ بہت شکریہ۔ میں سوچ رہا تھا کہ دوبارہ اس مضمون کی فوٹو کاپی منگوانی ہوگی۔ میں نے سنا تھا کہ یہ خط آپ نے جاوید اقبال صاحب [1] کو دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آج کل ڈاک کی صورت حال اچھی نہیں ہے اس ایک ماہ کے اندر اندر آپ کے خط کے سوا جاپان کی وزارتِ تعلیم کا بھیجا ہوا ایک خط بھی گم ہو گیا تھا۔ مگر آپ کا خط تو گم نہیں ہوا بلکہ آپ کے پاس واپس آ گیا۔ یہ بھی ذرا سی عجیب بات ہے۔

آپ کا خط میں نے پڑھا۔ تا گوچی صاحب [2] کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ میں تھوڑا سا حیران ہوا کہ آخر آپ اور ان کے درمیان کیا تعلق ہے؟ وہ جاپان کے ایک پرائیویٹ اسکول میں تقریباً ۲ سال سے اردو پڑھ رہے ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک میں نے بھی اس کو اردو پڑھائی تھی۔ میں ۱۶ر ستمبر سے ایک ذاتی کام کے لیے اسلام آباد جاؤں گا۔ اگر ہو سکے تو واپسی میں کراچی میں اس سے ملاقات ہوگی۔ اور ضرور آپ سے بھی۔

آخر میں میرے خط کو صحیح کرنے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خط کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی بیگم صاحبہ اور چھوٹی صاحب زادی کو بھی میرا اسلام پہنچا دیجیے۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

فقط

مامیا کین ساکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

اتوار،۱۳۔۱۰۔۹۱

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

جب میں اسلام آباد سے واپس آیا تھا تب آپ سے ملنا تھا مگر وقت کم ہونے کی وجہ سے رابطہ قائم نہ کر سکا اور اس مرتبہ دوبارہ اسلام آباد جانے کے لیے کراچی آیا ہوا ہوں مگر ایک بیماری کی وجہ سے آپ سے نہیں مل سکتا۔ کل شام کو تیراتانی [1] (Teratani) صاحب کے ساتھ ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا تھا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کو خارش (Scabies) کی بیماری ہے اور ضرورت کے بغیر دوسروں سے نہ ملیں۔

اسی وجہ سے یہ خط تاگوچی صاحب [2] کے ذریعے آپ کو دے دیتا ہوں۔ اس بیماری کے علاج کے لیے تقریباً دو یا تین ہفتے تو لگیں گے۔ سب ٹھیک ہونے کے بعد آپ سے ملنے حاضر ہوں گا۔

آپ بھی خیال رکھیے۔ کیوں کہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ آج کل خارش کے بہت زیادہ بیمار میرے پاس آتے ہیں۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

فقط

مامیا

جام شورو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۹۲۔۱۔۱۰

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض اور میری طرف سے نئے سال کی مبارک۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

اب میں اُدئیپور میں ہوں۔ حیدرآباد دکن بھی گیا تھا اور ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب ۱؎ سے بھی ملاقات ہوئی، مگر جب میں ان کے گھر گیا تب وہ کسی حادثے کی وجہ سے تکلیف میں تھے۔ اس لیے تقریباً ۱۰۔۲۰ منٹ کی مختصر ملاقات ہو سکی۔

آپ کی چھ کتابوں میں سے اب تک چار کتابیں ملی ہیں۔ باقی دو کتابوں یعنی Autobiography of Lutfullah اور مالک رام صاحب کی ماہ و سال میں سے مالک رام صاحب والی تو بازار میں آنے والی ہے۔ امید ہے کہ بمبئی ۲؎ میں مل جائے گی۔

اس سفر کے دوران بہت زیادہ بڑے لوگوں سے ملاقات ہو سکی۔ ان میں گوپی چند نارنگ جی ۳؎، شمیم حنفی صاحب ۴؎ وغیرہ شامل ہیں۔ تفصیل تو کراچی آنے کے بعد میں بتا دوں گا۔

اب اجازت دیں اور آپ کی بیگم صاحبہ اور صاحب زادی کو میرا سلام پہنچا دیں۔

خدا حافظ

فقط

مامیا کین ساکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

اتوار، ۱۲؍ اپریل ۱۹۹۲ء

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

اور ایک مرتبہ پھر میری طرف سے عید الفطر کے موقع پر عید مبارک قبول فرمائیں۔

یہ کارڈ اس لیے میں ارسال کر رہا ہوں کہ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تب مجھے پتہ چلا کہ آپ کے پاس میرا عید کارڈ نہیں پہنچا تھا۔ مجھے امید ہے کہ اب پہلا کارڈ بھی آپ کو مل گیا ہوگا۔ اس مرتبہ میں نے پہلی بار کراچی یونیورسٹی کی لائبریری دیکھی اور حیران ہو گیا کہ سندھ یونیورسٹی کی لائبریری کے مقابلے میں کتابوں کی تعداد بھی، قسم بھی اور کتابوں کی وہ حالت جو رکھی ہوئی ہیں، وہ بھی کہیں اچھی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ وہ دو رسالے جو میں تلاش کر رہا تھا، وہ بھی مل گئے۔ آپ کے تعاون کا شکر گزار ہوں۔

اب یہ کہنا مشکل ہے کہ پھر میں کب کراچی آسکوں گا۔ مگر کراچی آنے سے پہلے ضرور آپ کو پیشگی اطلاع دے دوں گا اور اردو کانفرنس کے لیے ملتان بھی جانا تو چاہتا ہوں مگر اب تک فیصلہ نہیں کیا۔

صدر شعبۂ اردو حسنی صاحب [ا] کو، اور آپ کی بیگم صاحبہ کو بھی میرا اسلام کہہ دیجیے۔

اب اجازت دیں۔

خدا حافظ

فقط

مامیا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ٦ ﴾

٧٨٦

کین ساکو مامیا

شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی

۲۲؍جولائی ۱۹۹۲ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ پہلے میں نے آپ سے کہا تھا کہ گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ مگر اپنی مصروفیت کی وجہ سے اب تک آپ سے نہیں مل سکا۔ میری کوشش ہے کہ جلد از جلد ایک مرتبہ کراچی آ جاؤں، لیکن آج کل اپنا مقالہ لکھنے میں کافی مصروف ہوں، جو اکتوبر میں پیش کرنے کا میرا ارادہ ہے۔

اب آپ سے میری ایک درخواست یہ ہے کہ میرا مقالہ پیش کرنے سے پہلے آپ پڑھ کے دیکھیے۔ تا کہ میرے مقالے میں غلطیوں کی کمی ہو سکے۔ ضرور ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب ؒ کو بھی دکھاؤں گا۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ لوگوں سے چیک کروانے سے غلطیاں کم ہو سکتی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی بے حد مصروف رہتے ہیں۔ میرے لیے کچھ وقت نکال کر دے دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔ کراچی آنے سے پہلے ضرور آپ کو اطلاع دے دوں گا۔ اب انشاءاللہ ستمبر کے آخر تک ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آج کل جام شورو اور حیدر آباد میں بھی بارش ہو رہی ہے۔ برسات کا موسم شروع ہو گیا ہوگا۔ برسات کی وجہ سے درجۂ حرارت میں کافی کمی ہو گئی مگر حبس زیادہ ہونے سے تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے۔ کراچی میں بھی کافی بارش ہوتی ہوگی۔

اب اجازت لینے سے پہلے یہ کہنا لازمی سمجھتا ہوں کہ آپ کی بیگم صاحبہ اور صاحب زادی کو بھی میرا سلام پہنچا دیجیے۔

پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔

خدا حافظ

فقط

مامیا کین ساکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۱۵۔۱۰۔۹۲

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ ۱۵/اکتوبر کو وہ کتاب واپس دینے کے لیے میں کراچی یونیورسٹی آیا، جو آپ نے پچھلی دفعہ دے دی تھی۔ مگر آپ سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ اس لیے ڈاکٹر حسنی صاحب لے کے ذریعے یہ کتاب آپ کو واپس دے دوں گا۔ اس سے پہلے مجھے آنا چاہیے تھا، مگر اپنی مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکا۔ اتفاق سے عمر کوٹ اور نگر پارکر تک جانے کا موقع بھی ملا۔ انشاءاللہ اگلی ملاقات میں تفصیل تو بتادوں گا۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

فقط

مامیا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی

۸/دسمبر ۱۹۹۲ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ اپنا مقالہ آپ کے پیش خدمت ہے۔ قبول فرمائیں۔ ۶/دسمبر کو یونیورسٹی کو بھی پیش کیا مگر دفتر والے کا کہنا تھا کہ آخری زبانی امتحان دو تین مہینے کے بعد ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے پھر

پاکستان آنا پڑے گا۔ابھی تک آخری امتحان کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

خیر میں ۱۹ر دسمبر کو جاپان واپس آرہا ہوں۔اس سے پہلے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔میرا ارادہ ہے کہ ۱۵ یا ۱۶ کو کراچی آؤں۔آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے فون کر کے آپ کو اطلاع دے دوں گا۔

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب ۱؎ بھی آج کل بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے ہیں۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

کین ساکو ماميا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

۳۱ر جنوری ۱۹۹۳ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

سب سے پہلے میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ بہت دنوں کے بعد یہ خط لکھ رہا ہوں بعد سلام کے بات یہ کہ پچھلے دن میں نے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب ۱؎ کو فون کیا تھا تو مجھے پتا چلا کہ اب میرا مقالہ (equivalation) کے لیے باہر کے ممتحن کو بھیجا گیا ہے اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ میرا اپنا مقالہ کراچی یونیورسٹی کے کسی ڈاکٹر صاحب کو دے دیا گیا۔اگر آپ کے پاس آیا ہوا ہے تو میری درخواست ہے کہ جلد از جلد رپورٹ لکھ کر واپس دے دیں تاکہ میرا زبانی امتحان بھی جلدی ہو سکے۔(ڈاکٹر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ کس کے پاس بھیجا گیا ہے)

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی صاحب زادی کے اسکول کے بارے میں سوزوکی صاحب ۲؎ اور اسادا صاحب ۳؎ سے میں نے معلوم کیا تو یہ پتا چلا کہ جاپان میں ہونے والے بین الاقوامی اسکول (international

(schools) تو صرف ایسے بچوں کے لیے ہیں جن کو کافی حد تک انگریزی علم ہو۔ اور اگر نہ ہو تو ان کے خیال میں داخلہ مشکل ہوگا۔ (اسکول تو موجود ہیں) اور آپ لوگوں کے لیے مکان کی بھی آج کل ہاگیتا صاحب[۲] تلاش کر رہے ہیں۔

پچھلے دن کے حیدرآباد کے بم کے دھماکے کے بارے میں جاپان میں بھی خبر ملی ہے مگر تفصیل تو معلوم نہ ہو سکی۔

انشاللہ تھوڑی دیر میں پاکستان آؤں گا، تب تک اجازت دیجیے۔

آپ کی بیگم صاحبہ اور صاحب زادی کو بھی میرا اسلام پہنچادیں۔

خدا حافظ

آپ کا مخلص

ماميا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

ا۔ ڈاکٹر نجم الاسلام (یکم جولائی ۱۹۳۳ء - ۱۶ فروری ۲۰۰۱ء): اردو زبان و ادب کے مدرس، جامعہ سندھ کے سابق صدر شعبۂ اردو، ممتاز محقق، نقاد اور ادیب

۲۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (۱۵/جون ۱۹۱۶ء - ۷/ستمبر ۱۹۹۴ء): معلم، جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، نقاد، ماہر لسانیات، ماہر تعلیم

خط نمبر ۲:

ا۔ ڈاکٹر سید جاوید اقبال: سندھ یونی ورسٹی حیدرآباد میں اردو زبان و ادب کے مدرس، پروفیسر اور شعبۂ اردو کے سابق صدر

۲۔ تاگوچی صاحب جاپان کے شہر سائتاما میں پولیس افسر تھے اور اردو سیکھنے کے لیے ۶ ماہ کراچی میں مقیم

رہے۔ تاگوچی صاحب، ڈاکٹر عقیل صاحب کے شاگرد تھے۔

خط نمبر ۳:

۱۔ اقبال تیراتانی: جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں تجارت کے سلسلے میں کراچی آئے اور یہاں سے اس قدر انسیت ہوگئی کہ یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا جاپانی نام یوری یوکی تیراتانی تبدیل کر کے اقبال تیراتانی اختیار کیا اور ایک پاکستانی خاتون سے شادی کر کے کراچی ہی میں گزشتہ ۵۵ برس سے مقیم ہیں۔

۲۔ تاگوچی صاحب جاپان کے شہر سائتاما میں پولیس افسر تھے اور اردو سیکھنے کے لیے ۶ ماہ کراچی میں مقیم رہے۔

خط نمبر ۴:

۱۔ ڈاکٹر محمد علی اثر (۱۹۴۹ء۔): پروفیسر، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں اردو زبان کے مدرس، محقق، نقاد، شاعر، ادیب اور دانش ور۔

۲۔ یہ پرانا نام ہے، موجودہ نیا نام مُمبئی ہے۔

۳۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (۱۱/فروری ۱۹۳۱ء ۔ ۱۵/جون ۲۰۲۲ء): پروفیسر، دہلی یونی ورسٹی میں اردو زبان کے مدرس، نقاد اور محقق۔

۴۔ ڈاکٹر شمیم حنفی (۱۷/مئی ۱۹۳۹ء۔ ۶/مئی ۲۰۲۱ء): علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق پروفیسر، نقاد، ادیب اور معروف ڈراما نگار

خط نمبر ۵:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی: اردو زبان و ادب کے مدرس، جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو، محقق، نقاد، ادیب اور کالم نگار، حال مقیم کراچی۔

خط نمبر ۶:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۷:

۱۔ خط نمبر ۵ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۸:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۹:

۱۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۲۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء۔ ۱۴؍فروری ۲۰۰۵ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، مترجم، ادیب، حکومت پاکستان کی جانب سے نوازے گئے ستارہ امتیاز کے حامل المعروف ’جاپان کے بابائے اردو‘۔

۳۔ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴؍اگست ۱۹۴۸ء۔ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۲ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، ادیب، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۴۔ پروفیسر ہیروشی ہاگیتا: ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، اردو زبان کے مدرس، محقق، مترجم اور مصنف۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

نا کامُو را مایُوکو

Nakamura Mayuko

نا کا مورا مایوکو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں۔ اردو کی مزید تعلیم کے لیے حیدر آباد دکن تشریف لے گئیں اور وہاں قیام پذیر رہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آداب عرض۔

آپ شاید اب تک جاپان میں ہیں۔ میں اب اورنگ آباد میں ہوں۔ اِس کے پہلے حیدر آباد میں تھی۔ وہاں پر میں زینت ساجدہ صاحبہ کے پاس کچھ اُردو سیکھ رہی تھی۔ وہ آپ کو جانتی ہیں۔ میں دوسرے اپریل جاپان پہنچوں گی۔ اگلے سال پاکستان جاؤں گی۔

خدا حافظ

نا کامُورا مایُوکو

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

مورایاما کازویوکی

Murayama Kazuyuki

مورایاما کازویوکی صاحب بلوچستان کی تہذیب وثقافت اور تاریخ کے ماہر ہیں۔اردو کے علاوہ بلوچی اور براہوی زبانیں جانتے ہیں۔ڈاکٹر عقیل صاحب سے طویل عرصے سے شناسائی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Aqeel Sensei

السلام علیکم۔

سالِ نو مُبارک!

اُمید ہے کہ خوش ہوں گے۔خط لکھنے میں بڑی دیر ہوئی تو معاف کردیجیے۔کارڈ اور فوٹو کاپی رابعۂ خضداری کی خیر سے مل گئی، بہت بہت شکریہ۔تین ہفتے کے بعد پاکستان آتا ہوں لیکن صرف پنجاب۔ اکتوبر یا ستمبر میں انشاءاللہ کراچی میں ملاقات ہوسکے گی۔

آپ کا

مورایاما کازویوکی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یوکو یاما میگومی

Yokoyama Megumi

یوکو یاما میگومی صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۲۔۱۷۔۲۰۰۴

محترم جناب پروفیسر عقیل صاحب

السلام علیکم۔

کیا آپ خیریت سے ہیں؟

آپ کی دعا سے میں ٹھیک ہوں۔ جاپان میں آج کل بہت سردی ہے۔ مجھے پاکستان بہت پسند ہے۔ پاکستان کے اچھے منظر اور کھانے یاد آتے ہیں۔لیکن پاکستان کا میٹھا بہت زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔ میں یہاں یونیورسٹی میں پاکستان کی سیاست اور تہذیب پڑھتی ہوں۔ بہت مزہ آتا ہے۔ اس کی جماعت بہت مشکل ہے۔ میں پاکستان میں زیادہ پڑھوں گی۔

میں آپ سے پھر ملنا چاہتی ہوں۔

اللہ حافظ۔

یوکو یاما میگومی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ناکانو شوئچی

Nakano Shoichi

شوئچی ناکانو صاحب سابق سفارت کار رہ چکے ہیں۔ ناکانو صاحب نے جاپان ایمبیسی اسلام آباد اور کراچی قونصل خانے میں خدمات انجام دی ہیں۔ کراچی یونی ورسٹی میں اردو کی تعلیم مکمل کر کے ۱۹۷۱ء میں اسلام آباد کے جاپانی سفارت خانے میں عملی زندگی کا آغاز کیا۔ اسلام آباد کے جاپانی سفارت خانے میں آپ چار مرتبہ اور کراچی کے قونصل خانے میں دو مرتبہ سرکاری فرائض انجام دے چکے ہیں۔ سفارت خانے میں ناکانو صاحب قونصلر، فرسٹ سیکریٹری، سیکنڈ سیکریٹری اور تھرڈ سیکریٹری کے عہدوں پر فائز رہے جب کہ قونصل خانہ کراچی میں قونصل اور قونصل جنرل کی حیثیت سے سرکاری فرائض انجام دیے
۔

ناکانو صاحب پاکستان کی تہذیب و ثقافت کے ساتھ ساتھ سیاست سے بھی خوب واقف ہیں خصوصاً پاکستان کی سیاست پر ان کی گہری نظر ہے۔ اس حوالے سے ان کی تصنیف Political History of Pakistan: A Thorny Path Towards A Democratic State جس کا اردو میں ترجمہ کچھ یوں ہوگا ''پاکستان کی سیاسی تاریخ: جمہوری ریاست کی طرف ایک کانٹے دار راستہ'' ۲۰۱۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔

شوئچی ناکانو صاحب نے ۱۹۶۵ء میں اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں اردو زبان سیکھنا شروع کی۔ ۳راگست ۱۹۶۹ء کو جاپان کی وزارت خارجہ نے سفارتی ضرورتوں کے تحت ناکانو صاحب کو کراچی یونی ورسٹی میں دو سال کے لیے اردو سیکھنے کے لیے بھیجا وہاں آپ کراچی یونی ورسٹی کے بوائز ہوسٹل میں رہتے تھے۔ اس زمانے میں ناکانو صاحب نجی طور پر اردو زبان سیکھنے کے لیے کسی اچھے استاد کی تلاش میں تھے تب ڈاکٹر ابوالخیر کشفی صاحب مرحوم نے انھیں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے متعارف کروایا اور ان سے اردو پڑھنے کا مشورہ دیا۔ شوئچی ناکانو صاحب پاکستان میں وہ اولین جاپانی ہیں جنھوں نے ڈاکٹر عقیل سے اردو سیکھنا شروع کی۔ بہ قول ناکانو صاحب انھیں فخر ہے کہ وہ ڈاکٹر عقیل کے پہلے جاپانی

شاگرد رہ چکے ہیں۔

ناکانو صاحب اردو زبان روانی سے بولتے ہیں۔ اردو زبان پر مہارت انھوں نے ذاتی دل چسپی اور لگن سے حاصل کی۔ اردو سے ان کی دل چسپی اور محبت آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ نئے نئے الفاظ وتراکیب کے مفاہیم اور استعمالات کے بارے میں متجسس رہتے ہیں۔ راقم ان کی اس لائق تحسین جستجو سے اس لیے بھی واقف ہے کہ اکثر خاک سار سے بھی اس حوالے سے رابطہ کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران ناکانو صاحب نے صرف اپنے فرائض منصبی پوری دل جمعی اور ذمے داری سے ادا نہ کیے بل کہ انھوں نے پاکستان میں بھر پور تہذیبی وثقافتی زندگی بھی گزاری ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کے ساتھ کراچی کی ادبی تقریبات اور مشاعروں میں ذوق وشوق سے شرکت کرتے۔ وہ بڑے متحرک اور سرگرم سفارت کار تھے۔ ناکانو صاحب اور ڈاکٹر عقیل صاحب کا تعلق صرف استاد شاگرد کا نہیں رہا بل کہ اب یہ پر خلوص دوستی کے گہرے رشتے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ہر دو میں سے جو بھی پاکستان یا جاپان جاتا ہے باہم ملاقات ضرور ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عقیل اور ناکانو صاحب کے درمیان باہمی دوستی اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۷ اکتوبر، ۱۹۷۰

از کلکتہ

عقیل صاحب

السلام علیکم

میں یہ خط کلکتہ میں لکھ رہا ہوں۔ یہ بہت بڑا شہر ہے۔ بہت سے لوگ پھرتے چلتے نظر آتے ہیں۔ جنوب ہند میں برسات مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی لیکن میری سیر پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ بھارت میں دیکھنے کی جگہ بہت ہیں۔ اس لیے ڈیڑھ مہینے میں سب دیکھنا مشکل ہے۔ آج رات ریل گاڑی سے روانہ ہو جاؤں گا۔

آپ کا

ناکانو

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

رِیے ناگیرا

Rie Nagira

رِیے ناگیرا صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط وکتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم معین الدین عقیل صاحب

محترمہ بیگم صاحبہ [1] اور رمیشہ [2]

نیا سال مبارک ہو!

اور رمیشہ کے لیے ''اکے مشتے اومے دیتو'' [3]

۹۳ء آپ سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ آپ میرے لیے صرف اردو کے استاد نہیں۔ زندگی کے استاد ہیں۔ اگلے سال آپ لوگوں کے لیے اچھا ہو!

آپ کی شاگرد

رِیے ناگیرا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

۱ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۲ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی دختر رمیشہ نوین عقیل

۳ مکتوب نگار نے یہاں جاپانی زبان میں ''اکے مشتے اومے دیتو'' لکھا ہے اس کا مطلب ہے ''نیا سال مبارک ہو''

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

نی شی مورا شوہے

Nishimura Shohe

نشی مورا شوہے دائیتو بنکا یونی ورسٹی میں اردو کے ہونہار طالب علم تھے۔آپ نے نہایت دل چسپی اور لگن سے اردو زبان سیکھی۔ اردو میں گریجویشن کے بعد نشی مورا صاحب نے پاکستان انٹرنیشنل اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد سے اردو میں ایم اے کیا۔نشی مورا صاحب اردو روانی سے بولتے ہیں۔آپ نے ایک طویل عرصہ پاکستان میں گزارا اور شادی بھی ایک پاکستانی لڑکی سے کی پھر جاپان منتقل ہو گئے اور اب وہیں قیام پذیر ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۳ / دسمبر ۲۰۰۶ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض ہے۔

مزاج شریف؟ گھر والے بھی خیریت سے ہیں؟ میں اللہ کا شکر سے خیریت سے ہوں۔ اگلے سال (۲۰۰۷) مارچ میں میرا گریجویشن ہو جائے گا۔اس کے بعد میں پاکستان آکر اردو کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اور پاکستانی لوک روایت پر تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر ممکن ہو تو کسی مستند ادارے یا جامعہ سے M.A کرنا چاہتا ہوں۔ میں پاکستان اور جہاز کا کرایہ خود دے دوں گا۔مگر وہاں یونیورسٹی ہوسٹل ہو گی۔آپ ہمارے پرانے استاد ہیں، میری مدد فرمایئے اور اپنے مشورے سے آگاہ فرمایئے۔ اگر گریجویشن ہونے کے بعد مجھے وہاں کسی جامعہ میں داخلہ مل جائے تو بہتر ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ لوگوں کو سلامت رکھے۔ نیا سال مبارک ہو۔

آپ کا طالب علم

نشی مورا شوہے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۱۶۔نومبر ۲۰۰۳

محترم پروفیسر عقیل صاحب اور خاندان

آداب عرض۔

آپ لوگ کیسے ہیں؟ ہم لوگ سب خیریت سے ہیں۔ پاکستان میں آپ لوگ ہم پر مہربان تھے۔ بہت بہت شکریہ۔آپ لوگوں کی وجہ سے مجھے پاکستان بہت اچھا لگا۔مسجدیں خوب صورت تھیں۔قدرتی مناظر اچھے لگے۔بازار دلچسپ تھے۔پاکستانی لوگ مہربان ہیں۔

میں پھر پاکستان جانا چاہتا ہوں۔ان شاء اللہ۔لیکن، پہلے مجھے اور زیادہ اردو سیکھنا چاہیے۔اِس لیے، ہر روز میں اردو پڑھ رہا ہوں۔

شاید ایک دن کراچی یونیورسٹی میں پڑھوں گا۔

پھر ملیں گے۔واقعی شکریہ۔

میں آپ لوگوں کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اللہ حافظ۔

نشی مورا شوہے

دائی تو بنکا دائیگا کو اِ۔طالب علم

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر۲:

۱؎ دائیتو بنکا یونی ورسٹی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ماساہیکو ہاتسونو

Masahiko Hatsuno

ماساہیکو ہاتسونو صاحب اردو زبان کے سابق طالب علم تھے۔ ہاتسونو صاحب جاپان کے سب سے بڑے قومی نشریاتی ادارے این ایچ کے (NHK) ' نپون ہوسو کیوکائی '(Nippon Hoso Kyokai) کے اردو پروگرام کے پروڈیوسر رہے ہیں۔اس کے علاوہ انھوں نے ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں جز وقتی استاد کی حیثیت سے طویل عرصہ اردو کی تدریس کے فرائض بھی انجام دیے ہیں۔انھوں نے اپنی دل چسپی کے تحت پاکستان کی زیارت اور یہاں کی زندگی سے واقفیت کے لیے پاکستان اور خاص طور پر کراچی کا سفر کیا اور لطف اندوز ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

March, 15

محترم معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم۔

مجھے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں سب سے پہلے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اگر چہ میں نے کئی بار آپ سے وعدہ کیا تھا تاہم میں اس کو پورا نہیں کیا۔معاف فرمائے۔

میں گذشتہ ماہ فروری کی ۲۸ تاریخ کو سلامتی سے جاپان پہنچ گیا ہوں۔

میں آپ سے ملاقات کیے بغیر کراچی سے روانہ ہوگیا۔ میں سوچتا ہوں کہ آپ کو غصہ آیا ہوگا۔ میں حسب معمول دفتر میں جاپانی زبان سے اردو اور اردو سے جاپانی زبان میں ترجمہ کرتا ہوں اور اردو پروگرام بھی تیار کرتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ کراچی میں قیام کے دوران جو مدد آپ نے دی، وہ میرے لیے بہت مددگار رہے۔ بہت بہت شکریہ۔

اب میں جاپان کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

جاپان کا موسم اب خوش گوار ہے کیونکہ جاپان میں موسم بہار آنے والا ہے۔ کراچی کا موسم شاید ناخوش گوار ہوگا کیوں کہ میں نے سنا کہ کافی حدتک گرم ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ جاپان میں اشیا خوردنی کی قیمت میں اضافہ ہورہا ہے ہر چیز بہت مہنگی ہے۔

جہاں تک ساتو صاحب[1] کا تعلق ہے، وہ بھی خیریت سے ہیں اور پروفیسر سوزوکی صاحب[2] بھی۔

جاپان کی سرکاری یونیورسٹیوں کا معاملہ اچھا ہے اور فی الحال تعطیل کی وجہ سے بند رہی ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد اوساکا جاؤں گا اور اس وقت ڈاکٹر کشفی صاحب [3] سے بھی ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

دوبارہ خط لکھوں گا۔

خدا حافظ۔

M. Hatsuno

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

[1] ساتو صاحب: این ایچ کے (NHK) جاپان کے سب سے بڑے قومی نشریاتی ادارے ’نیپون ہوسو کیوکائی‘ (Nippon Hoso Kyokai) میں اردو پروگرام کے پروڈیوسر۔

[2] پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴؍اگست ۱۹۴۸ء-۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

[3] پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی (۱۹۳۲ء- ۲۰۰۸ء): کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کے سابق صدر، معلم، ماہر تعلیم، محقق اور نقاد۔ جاپان کی اوساکا یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں تین برس ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۴ء تدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر ہیروشی ہاگیتا

Professor Hiroshi Hagita

پروفیسر ہیروشی ہاگیتا کا اردو سے تعلق اس وقت قائم ہوا جب انھوں نے سن ۱۹۷۵ء میں ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو میں داخلہ لیا۔ اس وقت سے آج تک اردو کے سحر میں گرفتار ہیں۔ پروفیسر ہیروشی ہاگیتا صاحب نے ٹوکیو یونیورسٹی سے ۱۹۷۹ء میں اردو میں بی اے اور ۱۹۸۱ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی بعد ازاں اردو کی مزید تعلیم کے لیے پاکستان کا رخ کیا اور دسمبر ۱۹۸۴ء تا دسمبر ۱۹۸۵ء پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں ایڈوانس ڈپلوما کورس مکمل کیا۔ پنجاب میں قیام کے دوران اردو کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان سیکھ کر اس پر بھی عبور حاصل کیا۔ پنجابی گرامر کے موضوع پر جاپانی زبان میں ان کی ایک کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔

پروفیسر ہیروشی ہاگیتا کا پاکستان سے پہلی بار اس وقت تعلق قائم ہوا جب انھوں نے ۱۹۷۷ء میں بہ غرض سیر و تفریح پاکستان کا دورہ کیا۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے پہلی ملاقات ۱۹۸۵ء میں اس وقت ہوئی جب ہاگیتا صاحب ایک سال کے لیے پاکستان گئے۔ یوں گویا ڈاکٹر عقیل سے شناسائی کا یہ عرصہ چار دہائیوں پر محیط ہے۔

پروفیسر ہیروشی ہاگیتا صاحب نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ۱۹۸۱ء میں ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں نائب لیکچرار کی حیثیت سے کیا اور اسی درس گاہ میں مارچ ۲۰۲۲ء میں پروفیسر کی حیثیت سے سبک دوش ہوئے۔ اس دوران چھ سال ٹوکیو کے قریب واقع دائیتو بنکا یونیورسٹی میں بھی تدریس کے فرائض انجام دیے۔ پروفیسر ہاگیتا کی خصوصی دل چسپی کا میدان جدید اردو ادب ہے اور اسی حوالے سے سعادت حسن منٹو اور انتظار حسین ان کے خصوصی مطالعے اور تحقیق کا موضوع رہے ہیں۔ انھوں نے منٹو اور انتظار حسین کے متعدد افسانوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ ہاگیتا صاحب کو ترجمے سے بھی یک گونہ دلچسپی ہے۔ سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، احمد علی، مظہر الاسلام اور سجاد ظہیر سمیت اردو ادب کے نامور ادیبوں کی متعدد شاہ کار نگارشات کو جاپانی زبان کے قالب میں ڈھال چکے ہیں۔ ان میں شوکت صدیقی کا

معروف ناول ''خدا کی بستی'' اور احمد علی کا ناول ''Twilight in Delhi'' (دلّی کی شام) کا جاپانی زبان میں ترجمہ جیسے اہم اور وقیع کام بھی شامل ہیں۔ خدا کی بستی کا جاپانی زبان میں ترجمہ ۲۰۰۶ء میں اوساکا سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ ہاگیتا صاحب کے چند وقیع مقالے، ''جدید اردو ادب''، ''اردو ادب اور ہندو مسلم کی شناخت''، ''محمد حسن عسکری کا تصورِ ادب''، ''میرا جی کی تنقید پر ایک نظر'' کے عنوانات کے تحت شائع ہو چکے ہیں۔

ہاگیتا صاحب کا شمار ''جاپان کے بابائے اردو'' پروفیسر سوزوکی تاکیشی صاحب کے ہونہار شاگردوں میں ہوتا تھا۔ ہاگیتا صاحب مجلس اردو ادب، ٹوکیو کے زیرِ اہتمام اور آنجہانی پروفیسر سوزوکی تاکیشی کی زیرِ ادارت جاری ہونے والے رسالے ''اردو ادب'' کے مدیر بھی رہے ہیں۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی کی وفات کے بعد ہاگیتا صاحب نے مذکورہ رسالے کی ادارت و اشاعت کا کام اپنے ذمے لیا اور ملازمت سے اپنی سبکدوشی تک کامیابی اور تسلسل سے شائع کرتے رہے۔ رسالہ ''اردو ادب'' میں اردو ادب کی نظم و نثر میں نمائندہ تخلیقات کا جاپانی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ تراجم اور دیگر تنقیدی و تحقیقی کاموں کے ساتھ ساتھ ہاگیتا صاحب ان دنوں ایک نہایت وقیع اور تاریخی منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ کام اپنے عظیم استاد آنجہانی پروفیسر سوزوکی تاکیشی کی نامکمل ''اردو بہ جاپانی لغت'' کی تکمیل و اشاعت کا کام ہے۔ یہ وہ لغت ہے جسے آنجہانی سوزوکی صاحب سرطان کی بیماری کی وجہ سے مکمل نہ کر سکے تھے۔ ہاگیتا صاحب کس قدر عرق ریزی و جانفشانی سے اس لغت کی تکمیل کے کام میں دن رات مصروف ہیں راقم الحروف اس کا عینی شاہد ہے۔ بیس ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل یہ ضخیم اردو بہ جاپانی لغت یقیناً اردو زبان میں گراں مایہ اضافہ ثابت ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

ٹ

بہ خدمت جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب و تسلیمات۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ادھر جاپان میں خزاں کے موسم کی آمد آمد ہے۔
میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے Toyo Bunko ؎۲ کے لیے کتابیں بھجوانے کی تکلیف اٹھائی تھی۔وہ کتابیں اب پہنچ رہی ہیں۔میری بیگم آپ لوگوں کو سلام کہہ رہی ہیں۔
اچھا،اب اجازت دیجیے۔خدا حافظ

آپ کا مخلص

ہاگیتا ہیروشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

؎۱

بہ خدمت جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب وتسلیمات۔

امید ہے کہ آپ،آپ کی بیگم صاحبہ ؎۲ اور صاحب زادی ؎۳ مع الخیر ہوں گے۔اس خط کے ساتھ video casette tape بھجوا رہا ہوں۔امید ہے کہ آپ کی صاحب زادی کو یہ پسند آئے گا۔

اچھا،اب اجازت دیجیے۔خدا حافظ

آپ کا مخلص

ہاگیتا ہیروشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

؎۱

بہ خدمت جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب وسلیمات۔

امید ہے کہ آپ، آپ کی بیگم صاحبہ ۲ اور آپ کی صاحب زادی ۳ سب خیریت سے ہوں گے۔

عقیل صاحب، آپ سے ایک گذارش ہے۔ پچھلے چند سالوں سے ۴ TOYO BUNKO، جو Honkomagome میں واقع ہے، اردو کی کتابیں جمع کر رہی ہے۔ اس سال وہ انجمن کی جو کتابیں Toyo Bunko میں موجود ہیں ان کی فہرست اس خط کے ساتھ بھجوار ہا ہوں۔ اگر آپ Everyone Book Shop جا کر انجمن کی باقی کتابیں by sea بھجوانے کا بندوبست کریں گے تو عین عنایت ہوگی۔ Everyone Book Shop نے پہلے بھی Toyo Bunko کے لیے کتابیں جمع کر کے بھجوائی ہیں۔

معاف فرمایئے کہ میں آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ اب اجازت۔

خدا حافظ۔

آپ کا مخلص

ہاگیتا ہیروشی

The Toyo Bunko (The Oriental Library)
28-21, Honkomagme 2-chome,
Bunkyo-ku, Tokyo 113-0021, Japan

لائبریری والے کا کہنا ہے کہ اگر invoice میں تاریخ درج نہ ہو تو بہتر ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۱

بخدمت جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب وتسلیمات ۔

عید مبارک !

امید ہے کہ آپ، آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کی صاحب زادی سب خیریت سے ہوں گے ۔

آپ کا مخلص

ہا گیتا ہیروشی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

ا۔ تاریخ ندارد

۲۔ تویو بُنکو (اورینٹل لائبریری) ایک کتب خانہ اور تحقیقی ادارہ ہے جو ایشیائی تاریخ اور ثقافت کے مطالعے کے لیے وقف ہے۔ یہ خطے کا سب سے بڑا 'مرکز برائے ایشیائی مطالعات' ہے اور دنیا کے پانچ بڑے مراکز میں سے ایک ہے۔

خط نمبر ۲:

ا۔ تاریخ ندارد

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۳۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی دختر رمیشہ نوین عقیل

خط نمبر۳:

۱۔ تاریخ ندارد

۲۔ خط نمبر۲ کا حاشیہ نمبر۲ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر۲ کا حاشیہ نمبر۳ ملاحظہ کیجیے

۴۔ خط نمبر۱ کا حاشیہ نمبر۲ ملاحظہ ہو

خط نمبر۴

۱۔ تاریخ ندارد

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ہانازاوا تیروکی

Hanazawa Teruki

ہانازاوا تیروکی صاحب، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے فارغ التحصیل سابق طالب علم اور ڈاکٹر عقیل صاحب کے شاگرد رہے ہیں۔ اسلام آباد میں فورن سروس میں ملازم ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱-۳-۲۰۰۰

جناب عقیل صاحب

السلام علیکم

میں یہاں خیریت سے ہوں امید ہے کہ آپ سب بھی خیریت سے ہوں گے۔اور پاکستان واپس آنے کی تیاری میں مصروف ہوں گے۔

اپریل کے شروع میں مجھے اسلام آباد جا کر پرچا دینا ہے۔اس کی تیاری میں آج کل یونیورسٹی جانے کے بجائے میں سننے کے لیے پی ٹی وی کی خبریں اور پڑھنے کے لیے جنگ اخبار کا اداریہ استعمال کرتا ہوں۔گزشتہ آدھے سال میں یونیورسٹی میں پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا ہے کہ یونیورسٹی میں پڑھنا سفارت خانہ میں کام کرنے کے لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔اس لیے کوئی نئے طریقے سے پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔میں جاپان میں ''ہائی کو'' کا ترجمہ کرتا تھا۔مگر میں آج کل نہیں کرتا ہوں۔ پرچا ختم ہونے کے بعد پھر شروع کرنے کا ارادہ ہے۔اس کے بارے میں اگر آپ مدد کرسکیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔تھوڑے ہی دنوں بعد آپ سے ملاقات ہونے کا انتظار کررہا ہوں۔

خدا حافظ

ہانازاوا تیروکی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

ہوریے ہیرومیچی

Horiye Hiromichi

ہوریے ہیرومیچی صاحب ٹوکیو کے نواح میں واقع دائیتو بنکا یونیورسٹی سے فارغ التحصیل اردو زبان کے سابق طالب علم ہیں۔ انھوں نے اس یونیورسٹی سے بی اے کے بعد پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور سے چار سال مزید اردو کی تعلیم حاصل کی۔ ہوریے ہیرومیچی صاحب نے جاپان میں اردو قواعد پر کتاب بھی تصنیف کی ہے۔ طالب علمی کے عرصے میں پاکستان میں بھرپور زندگی گزارتے رہے اور اردو خوب استعمال کرتے رہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

محترم عقیل صاحب

عیدالفطر کے موقع پر میری طرف سے آپ کو عید مبارک ہو!

مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ سب خیریت سے ہوں گے۔ اگلے سال گرمیوں میں پھر میرا پاکستان کا چکر لگانے کا ارادہ ہے۔ ضرور ملاقات کریں گے۔

ہوریے ہیرومیچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

ڈاکٹر صاحب،

السلام علیکم!

مجھے امید ہے کہ آپ لوگ سب خیریت سے ہوں گے۔عید الفطر کی پرمسرت موقع پر ایک اور بات میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ آخر کار گذشتہ ۳۰ اگست کو میری شادی ہوگئی۔ ہمارا دسمبر میں پاکستان کا چکر لگانے کا ارادہ بھی ہے۔بس صرف ایک ہفتے کے لیے۔لیکن میں کوشش کروں گا کہ وقت نکال کر کراچی جاؤں۔آپ لوگوں سے ملاقات ہوسکی تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

ہوریے ہیرو ییچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

عقیل صاحب!

عیدالفطر کے پُرمسرت موقع پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

بہت دنوں کے بعد میں آپ کو لکھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ سب خیریت سے ہوں گے۔اب مجھے اپنا کام جاری رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔JICA لے نے پاکستان میں رضا کاروں کا کام سب بند کر دیا ہے۔اب ہمارے ادارے میں اردو پڑھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔؟

ہوریے ہیرو ییچی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ۳:

لے جاپان انٹرنیشنل کواوپریشن ایجنسی (Japan International Cooperation Agency)

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یاسوکو اویا

Yasuko Oya

یاسوکو اویا صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط وکتابت بھی جاری رکھی۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مئی ۱۹۹۰ء

عقیل صاحب،

آپ کو یاد ہے؟

آپ کیسے ہیں؟ جب سے میں پاکستان واپس آئی ایک سال گزر گیا۔ ابھی تک مجھے پاکستان کا یاد آتا ہے۔ ضرور میں آؤں گی۔ اگر ہوسکتا ہے تو کوئی خاص اپنے کے ساتھ آؤں گی۔ آپ اُس وقت سے پہلے جاپان آئیں گے مجھے ضرور بتائیے۔

یاسوکو اویا

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

پروفیسر ڈاکٹر سو یامانے

Professor Dr. So YAMANE

پروفیسر سو یامانے دورِ حاضر میں جاپان میں اردو زبان و ادب کی خدمات کے حوالے سے ایک اہم اور معتبر شخصیت ہیں۔ یامانے صاحب نے اردو کی ابتدائی تعلیم اوسا کا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے سن ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۹ء تک حاصل کی۔ یہاں سے بی اے کی سند حاصل کرنے کے بعد اردو کی مزید تعلیم کے لیے پاکستان کے شہر لاہور کے معروف تعلیمی ادارے پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج میں داخلہ حاصل کیا اور ۱۹۹۱ء میں ایم اے اردو کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۱۹ء میں گریجویٹ اسکول اوف ایشین اینڈ ایفریکن ایریا اسٹڈی، کیوتو یونیورسٹی سے:

''Pakistan as a Receptor: A Study on the Dynamic Historical Transformation of Language, Literature, Policy and Society''

کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔

پروفیسر سو یامانے صاحب نے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز ۱۹۸۹ء میں اوسا کا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے جُز وقتی استاد کی حیثیت سے کیا اور اسی یونیورسٹی میں ۱۹۹۶ء میں مستقل ملازمت کے تحت لیکچرار کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔ پاکستان میں جاپان کے سفارت خانے میں خصوصی نمائندے کے حیثیت سے خدمات بھی انجام دے چکے ہیں۔ اوسا کا یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں ترقی پا کر مختلف عہدوں پر فائز رہے جن میں وائس ڈین اور بعد ازاں ڈین کا عہدہ بھی شامل ہے۔ اس وقت یونیورسٹی کے گریجویٹ اسکول اوف ہیومینٹیز کے شعبۂ خارجی مطالعات کے صدر ہیں۔

پروفیسر سو یامانے صاحب ہمہ جہت خوبیوں کے مالک ہیں۔ انھوں نے تحقیق، تنقید، تخلیق، ترجمہ اور تدریس ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ موصوف ہمہ وقت تحقیق و تصنیف کے مختلف منصوبوں میں مستغرق رہتے ہیں۔ اوسا کا یونیورسٹی کے تحقیقی مجلّے کے مدیر بھی ہیں۔ پروفیسر یامانے بہت وسیع المطالعہ ہیں۔ ان کا تحقیقی و تخلیقی کام ان کے غائر مطالعات کا مظہر ہے۔ اردو ذرائع ابلاغ، سیاسیات،

سماجیات، تاریخ، زبان و ادب ہر موضوع پر ان کی گہری نظر ہے۔ ان کے وقیع مقالات ان کے علمی استغراق کے عکاس ہیں۔

صرف زبان و ادب ہی نہیں بل کہ سیاست، تاریخ اور مذہب سے متعلق مطالعات بھی ان کی دل چسپی کے موضوعات ہیں۔ اردو ادب کے معروف ادیب و افسانہ نگار غلام عباس سے انھیں خصوصی لگاؤ رہا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں غلام عباس پر ایم اے کا مقالہ بھی تحریر کر چکے ہیں۔ یامانے صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ اردو زبان و ادب کے اولین جاپانی استاد ہیں جن کی تحقیقی و تنقیدی کتاب بہ عنوان ''غلام عباس'' اردو زبان میں پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔

پروفیسر یامانے صاحب نے غلام عباس کے منتخب افسانوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے جو ''آنندی'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ منیر نیازی اور ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی نظموں کو جاپانی زبان کے قالب میں ڈھال چکے ہیں علاوہ ازیں میر حسن کی معروف مثنوی ''سحر البیان'' کے ایک حصے کا جاپانی زبان میں منظوم ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے ہاجرہ مسرور، یونس ادیب، مظہر الاسلام اور دیگر ادیبوں کی نگارشات کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

جاپان میں اردو اور پاکستان کو جاپانیوں میں متعارف کرانے کے لیے یامانے صاحب نے پاکستان کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ پر مختلف اہل قلم کے مقالات کو ''پاکستان کو جاننے کے لیے ۶۰ مقالات'' کے عنوان سے مرتب کر کے ایک وقیع اور دل چسپ کتاب شائع کی جو یہاں جاپانی طلبہ اور دیگر متعلقہ حلقوں میں بہت مقبول ہے۔

ان کے دیگر وقیع مقالات میں ''پاکستانی کہاوتیں''، ''حیدر کی توتا کہانی کا لسانیاتی مطالعہ''، ''فورٹ ولیم کالج کی مطبوعہ کتب کی فہرست''، ''غلام عباس کی کہانی 'دھنک' کی اشاعت کا مسئلہ''، ''بیسویں صدی کے آغاز میں لاہور میں اردو ادب کی اشاعتی تحریک'' طباعت کے لمس سے آشنا ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے پروفیسر یامانے صاحب کی اولین ملاقات نوے کی دہائی کے اوائل میں ہوئی جس کے بعد سے رابطوں اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب کی قدر و منزلت پروفیسر سو یامانے صاحب کی نظر میں کیا ہے اور انھیں ڈاکٹر عقیل صاحب سے کتنی عقیدت و محبت ہے، زیر نظر خطوط ان کا مظہر ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۱۲ / اگست ۹۱ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ کراچی سے واپسی کے بعد فوراً اورینٹل کالج حاضر ہوا تھا مگر رفیع الدین ہاشمی صاحب ۱؎ اور تحسین فراقی صاحب ۲؎ دونوں سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ ہاشمی صاحب کے لیے آج ایک صاحب کے ہاتھ ان کے گھر تک پہنچا دیا۔ فراقی صاحب کے لیے شعبۂ اردو کے دفتر میں خط پہنچا دیا۔ جب بھی فراقی صاحب کالج تشریف لائیں گے دفتر کے افسران کو آپ کا گرامی نامہ پہنچا دیں گے۔

آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرنے سے بہت ہی لطف آتا ہے۔ ویسے اچھا کام کرنے والوں کا دل اچھا ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی محنت اور اردو سے محبت کی عکاسی ہی آپ کی شخصیت ہے یا تو آپ کی شخصیت ہی کی وجہ سے آپ کا مطالعہ بھی گہرائی تک پہنچ سکا ہے۔ بہرحال آپ جیسے بزرگ اور عظیم محقق سے ملنے سے بے حد خوشی ہوئی۔ بلکہ ایسی عظیم شخصیت کی بیگم صاحبہ اور صاحب زادی کے ساتھ مزے دار کھانا کھانے کا موقع، میرے لیے فخر کی بات ہے۔ بے حد شکر گزار ہوں۔

اب آپ کی فرمائش کے مطابق فورٹ ولیم کالج لائبریری کی فہرست کا فوٹو اسٹیٹ آپ کو پیشِ خدمت ہے۔ قبول فرمائیں۔ ایک گزارش یہ ہے کہ جو ''باغ و بہار'' کا پرانا نسخہ آپ کی لائبریری میں پڑا تھا (انگریز حکومت کے زمانے کا نسخہ، ٹائپ سے چھپا ہوا نسخہ) اس کا فوٹو اسٹیٹ میرے لیے بھجوائیں۔

امتحان ۷ اکتوبر سے شروع ہوگا۔ ۸ ستمبر سے شروع ہونا تھا مگر ملتوی ہوگیا۔ میں نے وزارتِ تعلیم ،حکومتِ جاپان سے رابطہ قائم کیا اور نومبر کے آخر تک یہاں رہنے کی اجازت حاصل کی۔ اس لیے اکتوبر میں امتحان دینے کے بعد آپ کی خدمات میں حاضر ہوسکوں گا۔

جی ہاں، آپ نے کتابوں کے عکس کے ساتھ جو رسائل میرے لیے بھجوائے، ان کا بھی ممنون ہوں۔ فیض صاحب والا رسالہ دلچسپ ہے۔ رفیع الدین ہاشمی صاحب کی طبیعت کچھ اچھی نہیں، اس لیے وہ

کالج تشریف نہیں لاتے ۔لیکن پرسوں فون پر بات ہوئی ۔ وہ خیریت سے ہیں ۔فراقی صاحب ہر اتوار کو کالج تشریف لاتے ہیں ۔کل ان سے ملاقات کے بعد آپ کا خط ملا تھا ۔اگلی مرتبہ ان کو بھی آپ کا سلام پہنچا دوں گا ۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے ۔اور آپ کی بیگم صاحبہ ۳ ،صاحب زادی ۴ کو بھی میری جانب سے سلام پہنچا دیجیے ۔

اجازت چاہوں گا ۔

فقط

سو یامانے جاپانی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲؍ستمبر ۱۹۹۱ء

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب

آپ کا ۲۸ اگست ۹۱ء کا گرامی نامہ موصول ہوا ۔اس کے ساتھ باغ و بہار کا عکس بھی مل گیا ۔ بے حد شکر گزار ہوں ۔ بلکہ شرمندہ بھی ہوں کہ چند دن قبل آپ کی جانب سے غلام عباس ۱ کے مضمون اور فورٹ ولیم کالج ۲ کے مخطوطات کا عکس بھی مل چکا تھا ۔ بہت ہی عمدہ فہرست ہے ۱۸۳۷ء میں یہ فہرست بنائی گئی ۔اسی زمانے میں اردو فارسی کے بجائے سرکاری زبان مقرر ہوئی تھی ۔یعنی اس فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز حکومت کونسی زبان پر متوجہ تھی اور کونسی زبان کی تعلیم پر زور دے رہی تھی ۔آپ کا بہت بہت شکریہ ۔

۲۳ اگست کو قصور میں بلھے شاہ کا عرس منایا گیا ۔ میں اپنے دوست (جو سفارت خانۂ جاپان کا افسر ہے چھٹی کے لیے میرے پاس آئے ہوئے تھے) کے ہمراہ قصور ۳ گیا ۔خوب دیکھا ۔مگر اس سال

عرس اتنا مزے دار نہیں تھا جتنا پچھلے سال ہوا تھا۔ چوں کہ چند سیاست دان تشریف لائے تو سارے فقیروں کو ہٹایا گیا (تکیہ کی طرف، جیسے ''آنندی'' ۴؎ کی لڑکیوں کی طرح) اور حکم دے کر چلے گئے کہ اس مرتبہ قوالی رات کو ایک بجے کے بعد ہوگی۔ اور سٹیج پر۔ پچھلے سال تو کئی مقامات (پاک پتن، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، ساہیوال وغیرہ ۵؎) سے قوال آئے تھے۔ مگر اس مرتبہ بہت کم ایک آدھ قوال آئے۔ صرف قوالی کی بات تو نہیں مگر رونق پیدا نہیں ہوئی۔

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

جناب محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو

نیا سال مبارک ہو

اور جاپان میں ملاقات ہو!

۱۹۹۳ء

سو یامانے یاسر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۴ ﴾

۲۲/۴/۹۳

جناب محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم اور خوش آمدید!

کل شام کو آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا خوشی کے ساتھ شرمندگی ہوئی کہ آپ سے بے وفائی ہوتی رہی۔مگر آپ نے شائد مامیا [1] سے سنا ہوگا کہ ہم دونوں نے لاہور سے کئی مرتبہ آپ کے کراچی والے مکان پر فون کیا مگر اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔خواہش تھی کہ کراچی میں ملاقات ہو جائے۔اب ملاقات تو مدت کے بعد کیوتو یا اوساکا میں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔دُعا گو ہوں کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔

آپ کو دلی خوش آمدید عرض کر رہا ہوں۔آپ کی بیگم صاحبہ کو اور آپ کی صاحب زادی کو بھی! ٹوکیو بڑا شہر ہے تو صحیح ،لیکن غیر ملکی لوگوں کے لیے اتنی سہولتیں نہیں ہوں گی جتنی ہونی چاہییں۔لیکن امید ہے کہ آپ کا قیام خوش گوار ہو اور آپ کے مطالعے کے لیے بھی ایک اچھا تجربہ ہو جائے۔

جب کراچی سے ٹوکیو پہنچا تو خیال تھا کہ ٹوکیو گائی دائی کا چکر لگاؤں۔لیکن میرے پاس طبلہ تھا اور اونٹ کی کھال والی مٹکی تھی ،رفیع الدین ہاشمی صاحب [2] کا دِیا ہوا آبِ زم زم، چار حقّے تھے۔اب انہیں اٹھا کے گائی دائی آنے کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کے ساتھ اوساکا براہ راست پہنچا تھا۔آپ کی خیریت کا تو مامیا سے پوچھتا رہا،اور آخر آپ کا گرامی نامہ مل کر شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔۔گویا

ع   یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

ٹوکیو کیسا شہر ہے؟ بلکہ جاپان کیسا؟ جب آپ ہمارے شہر کی طرف تشریف لائیں گے تو میں آپ کو جاپان کا دوسرا رخ دکھانے کے لیے تیار ہوں۔جس طرح کراچی والے اور لاہوری پنجابیوں کے درمیان نفسیاتی کشمکش ہوتی رہتی ہے اسی طرح ٹوکیوی اور اوساکاوی (یا کیوتوی) کے درمیان بھی دلچسپ جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔سوال ہمیشہ یوں ہوتا ہے کہ آیا کونسا شہر جاپانی تہذیب وتمدن کی عکاسی کر سکتا ہے؟ جدید تمدن کی عکاسی ٹوکیو میں ضرور نظر آئے گی۔لیکن صدیوں کی روایات تو ہمارے ہاں! مامیا سے سنا ہے کہ آپ سوزوکی صاحب [3] ،اسادا صاحب [4] اور ہاگیتا صاحب [5] کے ساتھ مئی میں ہماری جانب تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔جب بھی پروگرام پکا ہو جائے تب ہی ہمیں اطلاع دیجیے۔ہمیں بہت ہی خوشی ہوگی۔ چیری کے پھولوں کا موسم ختم ہو گیا ہے لیکن اب سبزے کا موسم ہوگا۔تازہ ہواؤں میں آپ کے ساتھ سیر کرنے کا مشتاق ہوں۔اور اگر آپ کو فرصت ملے تو ہماری یونیورسٹی کا دورہ بھی فرمائیں تو ہمارے لیے باعث فخر ہوگا۔تبسّم صاحب [6] بھی آپ کی خیریت کا پوچھ رہے ہیں۔

اوساکا میں تین دن قبل سے ایک دم گرمی شروع ہو گئی۔اب محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اوساکائی علاقے میں مئی یا جون کی جتنی گرمی شروع ہو چکی ہے جب کہ ٹوکیو میں اب بھی کافی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

کیا آپ کے اہلِ خانہ بخیریت ہیں؟ اگر بیگم صاحبہ اور صاحب زادی بھی آسکیں تو مئی ہی میں یہاں تشریف لائیے۔ ہم منتظر رہیں گے۔ آنکھوں پر بیٹھیے!

اب اجازت چاہتا ہوں۔ دُعا گو ہوں کہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ بخیریت ہوں۔

فقط

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۵ ﴾

جناب عقیل صاحب

آداب!

آپ کے خط آتے رہتے ہیں۔ اور کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اور اتنے میں ایک سال گزر گیا۔ گویا میں اپنے آپ کو عید کا چاند سمجھنے لگا ہوں! امید ہے کہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ سب بخیریت ہوں گے۔

ہمارے ہاں کب تشریف لا رہے ہیں؟ ہم سب چشم براہ ہیں۔ مارچ کے آخر میں تشریف لائیں تو یہاں موسمِ بہار کا بہترین وقت ہوگا۔ دلی خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔

جی ہاں، لفظ ''بہار'' سے یاد آیا۔ رشید حسن خاں صاحب [1] کی مرتب کردہ کتاب ''باغ و بہار'' کیسی ہے؟ پہلے مکتبۂ جامعہ سے شائع ہو چکی تھی۔ سنا ہے اس میں مزید اضافہ کر کے شائع کی گئی ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی لائبریری میں باغ و بہار کا پہلا نسخہ ضرور ہوگا۔ لیکن ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب [2] کے بقول سہیل بخاری مرحوم [3] کی ذاتی لائبریری میں بھی موجود تھا۔ اب معلوم نہیں وہ نسخہ کہاں چلا گیا؟ کیا آپ کو علم ہے؟

میں قصور [4] پر لکھ رہا ہوں۔ آپ نے میرے لیے ''اولیائے قصور'' کا جو فوٹو سٹیٹ دیا تھا وہ میرے لیے بہت ہی اہم ثابت ہوا۔ آپ کا شکر گزار ہوں۔ اب آنے والے مارچ میں قصور اور لاہور [5] جانے کا پروگرام ہے۔ اِس وقت کراچی [6] میں نہیں آسکوں گا۔ اگر ممکن ہوا تو آپ سے ضرور ملوں گا۔

ہاں، قصور پر پڑھتے ہوئے میرا مزاج بھی قصور بن گیا۔ یوں سمجھیے کہ میں عید کا چاند ہوں اور خط لکھنے میں سستی

کی بڑی وجہ قصوری ہونے سے بھی ہے۔
دُعا گو ہوں کہ یہ سال بھی آپ کے لیے مبارک ہو۔

خیر اندیش
سو یامانے یاسؔر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿۶﴾

۷/جون ۱۹۹۳ء

جناب معین الدین عقیل صاحب
آداب عرض

آج یونیورسٹی کی جانب سے گھر کو واپس آیا تو آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ بے حد خوشی ہوئی اور تصاویر کو دیکھ کر اُن دنوں کی یادیں تازہ تر ہو گئیں۔ ویسے آج ہی دوپہر کو یونیورسٹی میں اوسا کی [۱] اور سسا گاوا [۲] سے ملاقات ہوئی تھی تب یہ دونوں لڑکیاں بھی آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کی یادیں دہراتی رہیں۔ تصاویر تبسم صاحب [۳] اور ان لڑکیوں کو اگلے پیر کے دن پیش کر سکوں گا۔ بے حد ممنون ہوں۔ میری خالہ صاحبہ کو فوراً فون کیا تو وہ بہت خوش تھیں بلکہ اتفاق کی بات تو یہ ہے کہ آج ہی خالہ اور میری بنائی ہوئی تصاویر بھی تیار ہو گئی تھیں۔ اس لئے کل صبح آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

آپ نے لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کی مفصل فہرست کے متعلق جس انگریزی کتاب کا ذکر فرمایا تھا اس کا مصنف (مقالہ نگار) کا نام اور کتاب کا عنوان مجھے بتا دیں تو عین نوازش ہو گی۔ اور ماتسومورا صاحب [۴] بھی آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ میر تقی میؔر کی شاعری کے لیے کونسی کتاب مستند ہے۔ آپ کے ساتھ تو خط و کتابت کے ذریعے مختصر ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔

ہماری یونیورسٹی اور تبسّم صاحب کے پتے [۵] کو یہاں لکھ دیتا ہوں۔ ویسے جب بھی یہاں

تشریف لانے کا موقع یا منصوبہ ہو، ہمیں اطلاع ضرور دیجیے۔ آپ نے ابھی کیوٹو، اوساکا اور نارا کو صرف اتنا دیکھا ہے جتنا میں نے کراچی میں صرف آپ اور مشفق صاحب ۶ کے مکانات کو دیکھا۔ دیکھنے کے لیے اور مقامات ہیں!

آپ کی بیگم صاحبہ ۷ اور رمیشہ صاحبہ ۸ کو ہماری جانب سے سلام پہنچادیں۔

اب اجازت چاہوں گا۔

دعا گو

سو یامانے

پس نوشت:

جناب رسالہ ''تحقیق'' کو پڑھا اور تخلیق نامہ کا ''اصلی مقالہ'' بھی پڑھا۔ اگر اردو ادب کی روایت میں ''ادب'' کا تصور زندہ ہو تو لکھنے کی طرز اور ہو سکتی یا نہیں؟

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۷ ﴾

۱۰/۱۲/۹۳ء

جناب محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب!

جن چیزوں کی ضرورت کا احساس ہو رہا تھا، آپ نے میری اس پیاس کو بجھا دیا۔ بے حد ممنون ہو کہ آپ نے 'پنجاب پریس' کا عکس اردو اخبارات کے مضامین کے ساتھ عنایت فرمایا، میں آپ کی اس مہربانی کے لیے شکریہ عرض کرنا چاہتا ہوں بلکہ شکریہ اس طرح ادا کروں کہ ان سے ضرور استفادہ کروں۔

پاکستان جانے کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں چلا جاؤں گا۔ پہلے تو مجھے پاکستان کے اندرونِ ملک کی سیاست پر کام کرنا تھا، ابھی ابھی مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ مجھے افغانستان کے بارے میں ریسرچ کرنا ہوگا۔ بہرحال اس مہینے میں یا جنوری کے شروع میں ٹوکیو آؤں گا۔ تب آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکوں۔

پی ایچ ڈی کے سلسلے میں آپ نے گذشتہ خط میں حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ میری بھی یہی خواہش ہے۔ لاہور میں اردو اخبارات یا رسائل کی اشاعت کے بارے میں تو پاکستان ہی میں بہت سی چیزیں پڑی ہوں گی (انگلستان اور انڈیا کا بھی معلوم کرنا لازمی ہوگا) لیکن آج کل میں اِن چیزوں کا معلوم کر رہا ہوں کہ 'یُو پی' میں لاہور کی ترقی کے ردِعمل کے طور پر کون کونسی رائے 'مضامین' پر تنقید کی گئی۔ ادبی معرکہ نمبر (نقوش) ۱ میں علامہ اقبال ۲ پر ہے۔ آل احمد سرور ۳ کی ''نئے اور پرانے چراغ'' میں بھی موجود ہے۔ لیکن باقی نظر نہیں آرہے۔ کیا آپ کے ذہن میں ایسی چیزوں کی یاد ہے جن میں ایسے مضامین موجود ہوں کہ لاہوری کی اردو کی کتنی اغلاط ہیں۔ (یہ نہیں کہ خاکسار کی اردو کی کتنی ہیں) مثلاً رسالہ 'عالمِ تصویر'۔ جو کہ کانپور میں انیسویں صدی کے آخر میں چھپ رہا تھا۔ اس میں مسلمانوں کی جانب سے ہندوؤں پر شکایت کی گئی ہے۔ یعنی unionist کے برخلاف ہندو مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے والا رسالہ تھا۔ جب کہ لاہور میں انگریزوں کے بنائے ہوئے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے بہت سے لوگ unionist کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔ لاہور کے رسائل میں بھی اس کا اثر صاف نظر آتا ہے۔

یہ تو اردو ادب ہی سے تو براہِ راست تعلق نظر نہیں آرہا ہے مگر پس منظر کے طور پر ہندوستان کے لوگوں کا بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جب لاہور میں اردو زبان و ادب کی ترقی تیزی سے ہو رہی تھی۔ اس وقت پاکستان اور ہندوستان ایک ہی ملک کی حیثیت رکھتے تھے۔

تبسم صاحب ۴ اس ۱۹ تاریخ کو لاہور کے لیے جا رہے ہیں اور دو ہفتے کے بعد واپس آئیں گے۔ آج کل میؔراجی ۵ پر کام کر رہے ہیں۔

آپ سے کراچی میں ملاقات ہوتو اور مزا آئے گا۔ اگر آپ چاہیں تو اسلام آباد بھی ضرور آیئے۔

قسمت کا تو مجھے کوئی پتا نہیں، بلکہ کسی کو نہیں۔ صرف اسی کو۔ میرا خیال ہے کہ آپ اور میری قسمت تو ایسا ہوگا کہ اگر اور جیتے رہتے یہی ''وصالِ یار'' ہوتا۔ انتظار نہیں ہوتا۔

آپ کی بیگم صاحبہ اور رمیشہ جان کو میری جانب سے سلام فرمایئے۔ وہ دونوں لڑکیاں بھی رمیشہ جان کو بہت یاد کرتی ہیں۔ گذشتہ دن ماما ۶ اوساکا آئے تب لڑکیوں سے مختصر ملاقات ہوئی تو اس وقت بھی پوچھ رہی تھیں۔ یہاں کی سردی تو ابھی شروع ہی ہوئی ہے۔ آپ بھی اپنی صحت کے لیے خیال رکھیے۔

یہ کتاب آپ کی رمیشہ جان ۷ کے لیے میری جانب سے نئے سال کے موقع پر پیش کر رہا

ہوں۔

قبول فرمائیں۔

اب اجازت چاہتا ہوں۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں۔

دُعا گو

سو یامانے یاسؔر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۸ ﴾

۱۲/۹/۹۴

جناب معین الدین عقیل صاحب

آداب!

کل آپ کی جانب سے ایک اور تصویر موصول ہوئی۔ بے حد شکریہ۔ اسے دیکھ کر مجھے بے اختیار نارا کی یاد آئی۔ اور جب بھی نارا کی یاد آتی ہے۔ مجھے شرم سی آتی ہے۔ وجہ اس لیے کہ نارا ۱؎ میں، میں نے جاپانی مٹھائی آپ کو کھلائی تو سہی مگر جتنی مٹھائیاں میں نے دکھائیں سب ایک ہی قسم کی تھیں۔ یقین جانیے ہمارے ملک میں بہت سی قسم کی مٹھائیاں موجود ہیں اور ان کو کھاتے کھاتے خاکسار پہلوان کی طرح بن گیا۔ مگر اتفاق سے یا بدقسمتی سے، اُس وقت کوئی اور مٹھائی نظر نہیں آ رہی تھی۔ آئندہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں گے تو آپ کو اور لذیذ مٹھائیوں سے آشنا کروں گا۔

تبسم کاشمیری صاحب ۲؎ گذشتہ منگل کو یہاں تشریف لائے۔ سنا ہے آم بہت کم ملا تھا۔ شائد اس لیے کہ پچھلے سال کے سیلاب نے فصلوں کو خراب کر دیا ہوگا۔ تبسم صاحب کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایم ایس ناز ۳؎ کی تصنیف ''لاہور نامہ'' کا ذکر بھی آیا تو میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ان کی کتاب دلچسپ تو ہے مگر مختصر بہت ہے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ پرانے شہر کے ذکر جتنے ہیں وہ سب ''نقوش'' ۴؎ کے لاہور نمبر میں موجود مضامین کا عکس ہیں۔ تبسم صاحب نے بھی یہ فرمایا کہ اِن مضامین میں کوئی نئی چیز نظر نہیں آ رہی بلکہ اخبارات میں چھپنے والے مضامین کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔ میں بھی ان کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور

اسی وقت آپ کو خط ملا۔ آپ نے ذکر فرمایا کہ ان کے مضامین مستند نہیں۔''لاہور نامہ'' پڑھنے کے بعد میری رائے بھی یہی ہے۔ لیکن ایک بات میں ان کے مضامین میں اہمیت رکھتا ہوں۔ اہمیت یہ ہے کہ صرف ''لاہور نامہ'' ہی میں لاہور کے اِن چائے خانوں کا ذکر ہے جہاں بیسویں صدی کے آغاز میں بہت سے ادیب اِکھٹے بیٹھتے تھے۔''لاہور کا جلیسی'' یا عبداللہ قریشی کی کتاب، عبداللہ چغتائی کی تصنیف میں'' بازارِ حکیماں'' ۵ کا ذکر ضرور ہے مگر پرانے شہر کے باہر کا ذکر کم نظر آتا ہے۔''لاہور کا جو ذکر کیا'' میں چند دلچسپ واقعات موجود تھے۔ مشفق صاحب ۶ کی نئی کتاب تحقیق نامہ میں بھی ایک دلچسپ تحقیقی کام موجود تھا۔ مرزا ادیب صاحب ۷ کی کتاب ضرور پڑھوں گا۔ اگر آپ کو مزید کتابوں کی یاد آئے تو مجھے ضرور اطلاع کریں۔

ابھی ابھی اسادا صاحب ۸ نے بھی اپنے خط میں لکھا ہے کہ ''اگر کتابوں کے بارے میں پوچھنا ہو تو عقیل صاحب سے پوچھو''۔ واقعی آپ کی معلومات کو دیکھا جائے تو ہم حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مگر کتابوں پر بات کرنے میں ہمیں لطف بھی آتا ہے۔ آپ سے تو پوچھتا رہوں گا۔ شائد آپ کو غصّہ بھی آئے کہ یہ بندہ پوچھتا بہت مگر سمجھتا کم ہے۔ بہر حال اس بات کا تو مجھے خوب معلوم ہے۔ اس لیے پہلے پہل معذرت چاہوں گا! ہاں تبسم صاحب کی ملاقات مشفق خواجہ صاحب سے ہوئی تھی! بڑی مدت کے بعد۔ وہ لاہور سے یہاں آتے ہوئے کراچی میں ٹھہرے تب انہوں نے مشفق صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ وہ بخیریت تھے۔ اتفاق سے مشفق صاحب بھارت سے آنے والے کسی ادیب سے ملنے کے لیے نکلنے والے تھے۔ تو انہوں نے تبسم صاحب کو بھی اسی استقبالیہ موقع پر بلایا۔ پھر رات کو دیر تک بات چیت ہوئی۔ تبسم صاحب نے مجھے سنایا تھا کہ مشفق صاحب کے منہ سے ظفر صاحب ۹ کا ذکر ہونے لگا تو وہ بے حد ناراضی کا اظہار کیا۔ حالانکہ تبسم صاحب کو اس معاملے کا خوب علم تھا مگر وہ ان کے سامنے ظفر صاحب کا نام تک نہیں لیا تھا۔

کیوشو ۱۰ کے بارے میں سوزوکی صاحب ۱۱ سے بات ہوئی تھی۔ تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ اس مرتبہ ٹوکیو کی طرف سے کوئی استاد نہیں جا رہے۔ شائد اسادا صاحب ۱۲ اکیلے جائیں۔ اور اس وقت سیمینار میں ادب پر کوئی تقریر نہیں ہوگی۔ بلکہ مذہب، اقتصادی معاملات، سیاسی صورت حال پر بحث ہوگی۔ اگر آپ کو شرکت کرنے کا شوق ہو تو مجھے اطلاع کیجیے۔ اس وقت میں بھی سوچ رہا ہوں۔

بیگم صاحبہ اور رمیشہ جان کی خیریت کا دُعا گو ہوں۔ امید ہے کہ وہ سب ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔

اس سال تو خوش قسمتی سے گرمی نہیں پڑی تھی۔آپ کے لیے بڑی آسانی ہوئی ہوگی۔

اب اجازت چاہوں گا۔

ان شاٗ اللہ پھر ملاقات ہوگی۔اوسا کا کب تشریف لا رہے ہیں؟ وہ لڑکیاں ۱۴ بھی منتظر ہیں!

خاکسار

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۹ ﴾

۱۳/۳/۹۴ء

جناب محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب وعید مبارک!

امید ہے کہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ سب بخیریت ہوں گے۔کل، چوں کہ ٹیلی فون کارڈ ختم ہونے والا تھا اس لیے آپ سے مفصل گفتگو نہیں ہوسکی۔خواہش تھی کہ جلد از جلد کراچی کا چکر لگاؤں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مل کر عید منائیں۔مگر تبسّم صاحب ۱ کے ہاں اوساکا گائی دائی ۲ کی جانب سے بہت سے طلبہ آنے کی وجہ سے مجھے بھی لاہور میں مقیم ہونا پڑ گیا۔(کل ۱۲ طلبہ!)

خیر، آپ سے تو کتابوں کے بارے میں ہی بات کرنی ہے۔لاہور آکر معلوم ہوا کہ ''تحقیقاتِ چشتی'' دوبارہ کمپوٹر والی اشاعت سے چھپ گئی ہے۔چھپائی بھی اچھی ہے۔(اشاعت خانے کا نام بھول گیا۔) دوسری، سنگِ میل ۳ والوں نے Punjab Chiefs جیسی پرانی کتابوں (رپورٹوں) کو چھاپ دیا۔شائد اس قسم کی کتابیں تو آپ کے پاس محفوظ ہوں گی۔بہرحال میرے لیے یہ قابلِ توجہ تھیں۔

لاہور ۴ کی گرمی اور گاڑیوں سے نکلنے والی گیس کی بدبو، جو اسلام آباد ۵ میں محسوس نہیں ہو رہی تھی، اب مجھے بری طرح محسوس ہو رہی ہے۔مگر یہاں کے لوگوں کی رجائیت اور پنجابی اردو سن کر خوشی ہوئی۔اسلام آباد میں اردو بہت کم سنائی دیتی ہے۔جناب، آپ کی ٹوکیو کے لیے روانگی کب ہوگی؟ کیا

آپ کراچی سے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر آپ کا اسلام آباد میں رکنے کا پروگرام ہو تو مجھے ضرور اطلاع کیجیے۔

دُعا گو ہوں کہ آپ لوگوں کو عید مبارک ہو!

مشفق صاحب ۶ کو میں نے خط لکھا تھا مگر معلوم نہیں کہ وہ خیریت سے ہیں یا نہیں۔ بہر حال میں اسلام آباد واپس جانے کے بعد فون کروں گا۔ میرے کلاس فیلو، زاہد منیر عامر ۷ نے مجھے خط میں لکھا تھا کہ وہ لاہور آئے ہوئے ہیں۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۰ ﴾

۱۹/۱۰/۹۴ء

جناب معین الدین عقیل صاحب!

آداب!

جب بھی آپ کی جانب سے گرامی نامہ موصول ہوتا ہے۔ تب ہی مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ ویسے ٹوکیو گیا تھا تین دنوں کے لیے مگر دو دن تو وزارتِ خارجہ میں کام کرنے کے لیے تھے، باقی ایک دن، جو آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے رکھا تھا، ایک ضروری کام کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا مشکل ہو گیا تھا۔ آپ سے ملنے کے علاوہ کون سا کام ہو سکتا ہے؟ دراصل اپنی ملازمت کے بارے میں اساد اصاحب ۱ اور ہاگیتا صاحب ۲ سے مفصل بات کرنی تھی۔ جو صرف جاپانی اساتذہ ہی سے ملنے سے ممکن ہو سکتی تھی۔ اس موضوع پر گفتگو کرنے میں میری سوزوکی صاحب ۳ سے بھی ملاقات نہیں ہو سکی۔ مجھے تو معلوم ہے کہ یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ مگر آپ بھی میری مجبوری کو مان لیجیے۔ بہر حال معذرت خواہ ہوں کہ کم از کم مجھے آپ کو اطلاع کرنا تھی۔

مجھے ایک مہینے کی چھٹیاں ملی تھیں۔ دو ہفتے یورپ میں گزارے۔ اور باقی اوساکا میں۔ انگلستان میں SOAS ۴ کا چکر لگایا اور وہاں پروفیسر میتھیوز صاحب ۵ سے ملاقات ہوئی۔ مگر افسوس کہ چونکہ

میرا پاسپورٹ آفشل (سرکاری) تھا اس لیے کتب خانے کی کتابوں کو دیکھنے میں دقت ہوئی تھی۔

۱۴/ اکتوبر کو یہاں واپس آیا اور اب دوبارہ افغانستان پر کام کرنا شروع کر دیا۔ ۱۷ تاریخ کو ہمارے نئے سفیر صاحب تشریف لائے تھے۔ اس لیے آج کل مصروف رہتا ہوں۔ اردو زبان و ادب کا مطالعہ تو کر رہا ہوں۔ مظہر الاسلام صاحب [۶] کے افسانے پڑھے۔ مگر ان کی بناوٹ مجھے زیادہ نظر آئی اور پسند نہیں آئے۔ پی ایچ ڈی کے بارے میں مشفق خواجہ صاحب [۷] سے خط کے ذریعے بات ہوئی تھی۔ میں نے لکھا کہ لاہور کے اشاعتی اداروں پر لکھوں مگر مشفق صاحب نے فرمایا کہ یہ موضوع زیادہ وسیع ہے اس لیے کسی ایک نثر نگار پر لکھنا ہی مناسب ہوگا۔ اس سلسلے آپ کا مشورہ لینا چاہتا ہوں کہ اب مثلاً کون سا نثر نگار ہوگا کہ پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع بن سکے۔ میرے ذہن میں ''پیسہ اخبار'' ہے۔ اور اسی اخبار کی متعلقہ شخصیات پر لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اگر آپ کے خیال میں کسی اور اخبار کا نام یا کسی اور نثر نگار کا نام ہو تو مجھے بتا دیجیے۔

فوکاماچی صاحب [۸] سے ٹیلی فون پر گفتگو ہوئی تو انہوں نے آپ کی خیریت کا بتایا تھا۔ امید ہے کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ سب بخیریت ہوں گے۔ اب اجازت چاہوں گا۔

دُعا گو

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۱ ﴾

۹/ دسمبر/ ۹۴ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آداب

ابھی ابھی آپ کی جانب سے مقالہ موصول ہوا۔ بے حد ممنون ہوں۔ اس مقالے کے عنوان سے ایک واقعہ مجھے یاد آتا ہے کہ تقریباً ایک ماہ قبل ایک شخص انڈیا سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ کوئی چالیس سال پہلے اوساکا آئے تھے۔ ان کے ذہن میں چالیس برس پہلے کے جاپانی معاشرے کا تاثر ابھی باقی تھا۔ ان کے منہ سے جو باتیں ہمارے معاشرے کے پرانے حالات کے بارے نکلیں، حیرت انگیز

تھیں ۔ یعنی سمجھ میں آ تو سکتی تھیں مگر ہمارے لیے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم ''گذشتہ لکھنو'' پڑھ رہے ہیں ۔ معاشرے کی تبدیلوں کے ساتھ ساتھ ، سہولتوں کی تبدیلیاں تو ہونی ہی ہیں ۔ مگر اخلاقی قدروں کی تبدیلی ہی انسانوں کو زیادہ متاثر کر دیتی ہے ۔ دیکھیے ، اب آپ ہمارے معاشرے کا جس طرح مشاہدہ کر رہے ہیں شاید یہ بھی تمیں نہیں دس سال بعد نظر نہیں آئے ۔

ضروری یہ ہوگا کہ کم از کم ہمارے دل میں اور کسی نہ کسی طریقے سے کتابی یا رسالوں کی صورت میں سارے واقعات کا ذکر محفوظ رہے ۔ ہماری قوم کی جانب سے آپ کے اس کام کے لیے بے حد ممنون ہوں ۔

امید ہے کہ آپ کا سفر خوش گوار ہو ۔

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۲ ﴾

۹۵ء / فروری / ۵

محترم معین الدین صدیقی صاحب

آداب !

آپ کا گرامی نامہ ، جسے آپ نے ہوریئے صاحب ۱ کے حوالہ کیا تھا ، موصول ہوا ۔ خوشی ہوئی کہ آپ بخیریت ہیں اور مارچ میں تشریف لا رہے ہیں ۔ کوشش کروں گا کہ اُن دنوں کراچی آؤں اور آپ سے ملاقات کروں ۔ اور آپ نے میرے لیے جو تحفہ ارسال فرمایا ۔ اس کے لیے بے حد ممنون ہوں ۔ اس خوب صوت ٹائی کو آج کل ''تعویز'' کے طور پر استعمال کر رہا ہوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے لگانے سے مجھے آپ کی محبت کا احساس ہوتا ہے اور حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے ۔ پھر جاپانی خطاط کے بارے میں آپ نے رسالہ ''تکبیر'' میں لکھا تھا ، اس کا عکس بھی مل گیا ۔ اس کی ایک نقل میں نے ناکانو صاحب ۲ کو بھیج دی ۔ ان شاء اللہ ان کو مل گئی ہوگی ۔ جب کوبے ۳ شہر میں زلزلہ ہوا تھا تب ہی میں نے ناکانو صاحب سے رابطہ قائم کیا ۔ جہاں تک ان کے رشتہ داروں کا تعلق ہے ۔ سب بخیریت ہیں ۔ آتا کا صاحب ۴ کے بارے

میں میں نے آپ کا نام لے کر خط لکھا تھا۔ شائد مجھے جواب دیں گے۔

رمضان المبارک شروع ہو گیا۔ یہاں موسم اچھا ہونے کے باعث مسلمانوں کو زیادہ دقت پیش نہیں آ رہی (ہو گی)۔ کیا آپ عید کراچی میں منائیں گے؟ یہاں آنے کے سلسلے میں اگر تفصیلات کا معلوم ہو جائے تو مجھے اطلاع دیجیے۔

زلزلے کا کیا مذکور! سنا ہے کہ پروفیسر میزوکامی ۴ (شعبۂ ہندی) پناہ لینے کے لیے کہیں گئے ہوئے ہیں۔ میرے کئی رفیقوں کے مکانات بھی تباہ ہو گئے۔ گھر والے تو خیریت سے ہیں۔ صرف گلاس ٹوٹ گیا، میرا چھوٹا بھائی، جب زلزلہ ہوا تو اپنے بیٹے کے اوپر چڑھ گیا تھا اور بغل میں لیا۔ ٹیلی فون پر گفتگو ہوئی تو مجھے اس خوفناک واقعہ کا یقین آیا۔ ٹی وی دیکھنے سے میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ آیا یہ مناظر اس شہر کے ہیں جہاں میں گھومتا پھرتا تھا۔ رفیع الدین ہاشمی صاحب ۵ نے مجھے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لیے خط لکھا، جو میرے لیے باعثِ حوصلہ افزائی ہے۔ یہ واقعہ واقعی آفت کا ہے مگر آزمائش بھی ہے۔ ہم کو اس صدمے سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان شاء اللہ اس مصیبت کا مقابلہ صحیح طریقے سے کریں گے۔

خیر، آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟ میں نے آپ کا مقالہ، جسے ہوریئے صاحب نے مجھے پہنچایا تھا، پڑھا۔ اس کے بارے میں پھر مفصل بحث ہو گی۔

اسلام آباد میں سردی کم تر ہو رہی ہے۔ بسنت پنچھی کے بعد موسمِ بہار کی آہٹیں سنائی دے رہی ہیں۔ بہار کا سبزہ، میرے ساتھ آپ کے آنے کا منتظر ہے!

اب اجازت چاہتا ہوں۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۳ ﴾

جنابِ محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ گذشتہ ۱۵ ر مئی کو میں نے آپ کی فرمائش کے مطابق سروے آف پاکستان سے وسط ایشیا علاقے کے دو نقشہ جات خرید کر بھیج دیئے تھے۔ توقع ہے کہ آپ کو یہ مل چکے ہوں گے۔ اگر یہ نقشہ آپ کے کہنے کے مطابق والا نہ ہو تو مجھے فرما دیجیے۔ اگر دوسری قسم کا نقشہ مل جائے تو بھیج دوں گا۔ (احتیاطاً آپ کو مئی کے وقت کی ڈاک کی رسید ارسال کر رہا ہوں۔)

گرمی کا کیا مذکور! ملتان میں ۴۸ سینٹی گریڈ۔ اسلام آباد کے یہاں بھی ۴۳ سے زائد ہو چکی ہے۔ مگر چونکہ مارچ میں خوب بارش ہونے کی وجہ سے بجلی اور پانی کی کمی کا مسئلہ نہیں ہو رہا۔ کراچی جانے کی خواہش تو ہے مگر ایک تو اپنی مصروفیات کی وجہ سے، دوسری، وہاں کی صورتِ حال کے بدتر ماحول کی وجہ سے جا نہیں سکتا۔ اگر آپ گرمیوں میں اسلام آباد تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ضرور بتا دیجیے۔

آج کل اپنے عباس [۱] والے مقالے کی اشاعت کے سلسلے میں پہلی پروفنگ کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ وہ کتابی صورت میں اس موسمِ خزاں میں آ جائے۔

ہاں، گوہر نوشاہی صاحب [۲] نے ایک دلچسپ روزنامچہ مجھے دکھایا، یہ لاہور کے کسی نامعلوم نوکر نے ۱۹۴۵ سے لے کر ۱۹۴۸ تک (غالبًا) کے زمانے میں لکھا تھا۔ ذاتی معاملے کے ساتھ ساتھ اس زمانے کے یعنی پاکستان بنتے وقت کے لوگوں کی اور ماحول کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ وہ اس روزنامچے کو شائع کرانا چاہتے ہیں۔ اس روزنامچے کے لیے جاپانی کاغذ استعمال ہوا ہے اور لگتا ہے کہ یہ کاغذ پرانے زمانے (یعنی دوسری جنگ عظیم سے قبل) کی کسی جاپانی کمپنی کے ہاں استعمال ہو رہا تھا۔ میں بھی آج کل پڑھ رہا ہوں۔ کافی مزے دار ہے۔ خواہش ہے کہ اس کا جاپانی ترجمہ کروں۔ ایک بے نام ملازم کا روزنامچہ، اس زمانے کے عوام کی وضع و شکل کو بہت دلچسپ انداز میں اجاگر کر دیتا ہے۔

اہل خانہ تو خیریت سے ہوں گے۔ میری جانب سے سلام کہیے۔

اب اجازت چاہتا ہوں۔

فقط

سو یامانے

۷ جون ۔ ۹۵ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۴ ﴾

26/9/95

جناب محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب

یہ میری خاموشی کا کیا جواز ہوگا؟ یہ میری سستی کا کیا جواز ہوسکتا ہے؟ بس اس کا کوئی جواز نہیں، صرف اتنا کہ خط لکھنے میں تاخیر ہونے سے مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔

آج ہورپے صاحب ۱؎ اسلام آباد آپہنچے، آپ کے گرامی نامہ کے ساتھ آپ کی جانب سے خوب صورت سی ٹائی کا تحفہ، اب میں یہاں کیا عرض کرسکتا ہوں؟ آپ کو کیسے خوش کرسکتا ہوں؟ بس اتنا کہ میں جلد از جلد جواب لکھ ڈالوں۔ آپ کی خیریت کا پوچھوں اور اپنے خوش حال کا بتادوں۔

جناب مجھے یہاں آئے ہوئے ڈیڑھ سال ہوچکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو خوب علم ہوگا کہ افغانستان میں خاصی تبدیلی ہورہی ہے۔ اسی دائرے میں پھنسا ہوا ہوں۔ اردو زبان و ادب کے لیے خدمت نہ کر سکتا۔ اگلے ماہ (اکتوبر) میں غلام عباس ۲؎ والا میرا مقالہ کتابی صورت میں شائع ہو جائے گا۔ ان دو سالوں میں صرف اتنا کرسکا۔

باقی، گوہر نوشاہی صاحب ۳؎ سے مل کر چند رسائل کا عکس بنا رہا ہوں جو صد سال قبل لاہور سے شائع ہوا کرتے تھے۔ ان کے پاس اپنے رسائل کے علاوہ مشفق خواجہ صاحب ۴؎ کے پاس محفوظ رسائل کا عکس موجود ہے۔ میری کوشش یہ ہوگی کہ ان کا زیادہ سے زیادہ عکس بنا کر جاپان واپس لے آؤں۔ تاکہ آئندہ اس پر تحقیقی کام ہو جائے۔

آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟ اِن دنوں کراچی واپس آئے تھے یا نہیں؟ مامیا ۵؎ سے ٹیلی فون پر لمبی گفتگو ہوئی تھی۔ دل خوش ہوا کہ وہ بخیریت ہیں۔ کاتاؤکا صاحب ۶؎ یہاں تشریف لائے تھے۔ اُسی ملاقات کے موقع پر میں نے گوہر صاحب کو اپنے گھر بُلا کر ادب پر بحث کرنے کی تیاری کی۔ گوہر صاحب خوش ہوئے تھے اور امید ہے کہ کاتاؤکا صاحب بھی خوش ہوئے ہوں گے۔

نئی کتب تو چھپتی رہی مگر کوئی خاص کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ ناصر کاظمی ۷؎ کے روزنامچے کو یکجا کر کے لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی دلچسپ کتاب ہو تو مجھے اطلاع دیجیے۔

مجھے اب واپسی کی تیاری کرنی ہے۔ چونکہ میرے اور وزارت خارجہ کے معاہدے کے مطابق مجھے جنوری کے آخر میں جاپان واپس آنا ہے۔ اِس لیے اب آہستہ آہستہ کتابوں کو بھیجنا شروع کروں گا۔

یہاں موسم بہتر ہو رہا ہے۔ اب تو اے سی استعمال کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہو رہی۔ شام کو، صبح کو خاصی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ موسم ٹوکیو سے کہیں زیادہ خوش گوار ہوگا۔ خنکی کے ساتھ دن کے وقت ہلکی سی گرمی، یہ جاپان کے خزاں سا موسم معلوم ہوتا ہے۔

آپ کے اہل خانہ کا ذکر میں نے رسالہ ''پاکستان'' میں پڑھا، جاپانی لوگوں کو پاکستانی تہذیب سے آگاہ کرنا بھی بہت عمدہ کام ہوگا۔ گویا آپ بہ ذاتِ خود سفیر ہیں۔ یعنی پاکستانی ادب و ثقافت کا نمائندہ ہوں گے۔

امید ہے کہ آپ خوشی سے ہمارے بہترین موسم کو قبول کریں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو صحت مند رکھے۔

خیر اندیش

سو یامانے

اسلام آباد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۵ ﴾

بہ تاریخ ۱۶ر ستمبر ۱۹۹۶ء

عقیل صاحب

آداب

امید ہے کہ آپ بخیریت سفر سے واپس آ گئے ہوں گے۔ ماتسومورا صاحب [۱] نے مجھے آپ سے لندن میں ملاقات کا ذکر کیا تھا۔ دنیا کتنی چھوٹی ہوگئی! اور اردو والے جہاں بھی جائیں اردو کی خوشبو سونگھ لیتا ہے! ٹوکیو آئے مدت ہو چکی ہے۔ اب ان شاء اللہ آنے والی ۱۶ اکتوبر کو مامیا بھائی [۲] کی تقریر سننے آؤں گا۔ تب ہی ملاقات ہوگی۔

خاک سار بھی ۶ ستمبر تک پاکستان میں رہا۔ کراچی میں ناکانو صاحب [۳] اور مشفق صاحب [۴]

سے ملاقات ہوئی۔خوشی ہوئی۔خوشی کی اور بات یہ تھی کہ کراچی میں آدھی رات تک موٹروں کا شور سنائی دے رہا تھا۔میں مشفق صاحب کے ساتھ روٹی لینے ناظم آباد کے کوچے میں گیا، بچے کھیل رہے تھے۔رات گیارہ بج چکے تھے۔اب مجھے یقین آیا کہ کراچی میں رونق آ گئی۔

مامیا صاحب نصرت فتح علی خان ۵ کی ہمراہ ہونے کے لیے فوکواوکا ٦ جا رہے ہیں۔ راستے میں اوساکا ۷ رکیں گے۔کیا آپ تو نہیں آ رہے؟ تبسم صاحب ۸ فوکواوکا جا رہے ہیں۔ ہمارے شعبۂ ہندی کا نیا استاد بھی تبسم صاحب کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔اگر آپ کا پروگرام ہو تو اوساکا میں ضرور رکیے۔

بیگم صاحبہ اور صاحب زادی کو سلام پہنچایئے۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ١٦ ﴾

9/96اکتوبر ء

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ملاقات مختصر ہونے کے باوجود مجھے مزہ آیا اور آپ کا دیدار ہونے سے خوشی ہوئی۔ان شاء اللہ اگلی دفعہ تو آرام سے آؤں گا۔اور آپ کے اہل خانہ سے بھی ضرور ملوں گا۔

اِس وقت آپ کی خدمت میں اُس مقالے کا عکس بھیج رہا ہوں جسے میں نے آپ کو ٹوکیو میں دکھایا تھا۔امید ہے کہ آپ کے مطالعے کے لیے مفید ہو۔

آج رات کو ناگانو ١ سے خواجہ محمد ذکریا صاحب ٢ اوساکا تشریف لا رہے ہیں۔تین دنوں کے لیے تبسم صاحب کے خانہ میں رہیں گے۔کل ہم کیوٹو کی سیر کے لیے نکلیں گے۔موسم اچھا، بلکہ بہترین

ہے۔آپ اور اہلِ خانہ کا منتظر رہوں گا۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۷ ﴾

بہ تاریخ ۱۴؍نومبر ۹۶ء

محترم عقیل صاحب

آداب عرض

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔آج ماتسومورا صاحب [۱] کی جانب سے دلچسپ مضامین کا عکس موصول ہوا۔ بے حد ممنون ہوں۔آپ کو فورٹ ولیج کالج [۲] والا عکس مل گیا ہوگا۔اگر کبھی کسی کتاب کی ضرورت پڑے تو ہمیں بھی ضرور بتا دیں۔ جو کتاب آپ کی تلاش میں ہو۔ ہمارے لیے بھی بے شک ضروری چیز ہونا چاہیے۔

اوسا کا میں سردی شروع ہو چکی ہے۔خاص طور پر ہماری یونیورسٹی کے اردگرد کا تو کیا کہنا، گویا ہم گلگت [۳] میں پڑھ رہے ہیں۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۸ ﴾

۱۲؍۲؍۹۷ء

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

آپ کی جانب سے اسلامی مخطوطات کے جائزے کا عکس موصول ہوا۔ بے حد ممنون ہوں۔ اونا صاحب۱ کو بھی یہ عکس بھیج دوں گا۔ جس طرح آپ کے شعبے کو وزارتِ تعلیم کی جانب سے کسی منصوبہ بندی کی بنا پر وظیفہ قسم کی امداد مل کر اردو یا ہندی کی تحریروں کی فہرست بنانے کی اجازت ملی تھی، میرا خیال ہے کہ اونا صاحب کو بھی اسی قسم کی اجازت ملی ہوگی۔ مگر مجھے اس منصوبے کی تفصیلات کا علم نہیں کہ کتنے لوگ کتنی مدت کے لیے اس منصوبے میں شامل ہیں۔ مگر اس فہرست (یعنی آپ کی بھیجی ہوئی صرف کتب خانوں کی فہرست، کتابوں کی نہیں!) کو دیکھتے ہوئے یقین ہوتا ہے کہ یہ کام اکیلے اور چند دنوں میں مکمل نہیں ہوسکتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس فہرست میں آپ کا مشفق خواجہ صاحب ۲ کا اور خلیل الرحمٰن داؤدی صاحب ۳ جیسی شخصیات کے نام موجود ہیں۔ (یعنی موجود ہونا تو لازمی بھی تھا) اونا صاحب ٹوکیو میں ہوتے ہوئے، اور ٹوکیو گائی دائی ۴ میں جز وقتی طور پر پڑھانے کے لیے آتے رہتے ہیں۔ باوجود اس کے، انہوں نے آپ یا اسادا صاحب ۵ سے نہیں پوچھا۔ چراغ تلے اندھیرا تو اسی بات کو کہتے ہیں نا؟ امید ہے کہ اس قسم کی ذاتی لائبریریاں بھی محفوظ رہیں۔

تبسم صاحب ۶ اپنے اہل خانہ کے ساتھ عید منانے کے لیے لاہور چلے گئے۔ وہ ۲۷ مارچ کو واپس آئیں گے اوساکا میں آج بھی برف باری ہو رہی ہے۔ بہار کے سب منتظر ہیں۔ اپریل میں ہمارے شعبے سے رخصت ہونے والی لڑکی تانا کا، این ایچ کے ۷ کے شعبۂ اردو میں ہاشی موتو صاحب ۸ کے ساتھ کام کرے گی۔ یہ اچھی لڑکی ہے۔ اگر اس کا آپ سے رابطہ ہوا تو براہ کرم اس کی مدد کیجیے۔ افسوس یہ کہ اس بیچاری کو بہت ہی کم اردو آتی ہے۔ (انگریزی خوب آتی ہے) اب این ایچ کے صرف اردو کے لیے جگہ نہیں رکھ رہے۔ مگر اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آئندہ این ایچ کے کا پروگرام انگریزی کا ترجمہ ہوگا۔ اردو کا اصلی مزہ نہیں ہوگا۔

اہل خانہ کو سلام پہنچا دیں۔

خیراندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱۹ ﴾

۲/۷/۹۷ء

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب وتسلیمات!

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔تبسم صاحب ؎ کی جانب سے آپ کا ارسال کردہ عکس ملا۔ بے حد ممنون ہوں۔ خاک سار آج کل انیسویں صدی کے ہندوؤں کی اصلاحی تحریکوں پر جاپانی مقالہ جات پڑھ رہا تھا۔تو آپ نے یہ عکس مجھے پہنچا دیا!اس بات کو ہم جاپانی کہاوت میں کہتے ہیں کہ''جہاں کھجلی وہاں تیرا ہاتھ!''

آپ اپنے تحقیقی دورے کی تیاری کے لیے مصروف ہوں گے۔امید ہے کہ آپ کا یہ سفر خوش گوار اور کامیاب رہے۔تعطیلاتِ گرما میں دعا گو ہوں۔آپ کا!

خیراندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۰ ﴾

۹۷/۱۲/۱۵

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔گذشتہ ہفتہ میں آپ اور آپ کے اہل خانہ سے ملاقات ہو کر بے خوشی ہوئی اور بیگم صاحبہ کے ہاتھ سے پکایا ہوا مزے دار کھانا خوب کھا کر میرا پیٹ بھی خوش

ہوا تھا۔ آپ لوگوں کی محبت کا بے حد ممنون ہوں۔

دوسرے دن، میں چیبا اکے اپنے چچا کے گھر سے نکل کے ناکانو ۲ میں واقع ایک چائے خانے گیا، جہاں میرے عزیز کی بیگم کے collection کی نمائش لگی ہوئی تھی۔ نمائش ایسی عمدہ تھی! بلوچستان کے کپڑوں کی تھی۔ چند دلچسپ تصاویر جو کہ پاکستان کے مختلف مقامات پر کھینچی گئی تھیں ان کی بھی نمائش لگی ہوئی تھی۔ وہ نمائش ۲۵ تاریخ تک جاری رہے گی۔ اگر آپ کو فرصت ہو تو ضرور جائیے۔

دُعا گو ہوں کہ آپ کا سفر خوش گوار ہو۔

سب کو سلام پہنچائیے۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۱ ﴾

۱۶/۲/۹۸

محترم معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔

آپ کی فرمائش کے مطابق یہاں ولیم کالج ا کی کتابوں کی فہرست کا عکس ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ یہ عکس آپ کے کام کے لیے مفید ہو۔

آج کل ہمارے شعبے کے کمروں سے پرانے قالین اٹھائے جا رہے ہیں۔ جب ہماری یونیورسٹی کی عمارات نئی بنوائی گئی تھیں (بیس سال قبل) تو قالین بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ (سنا تو ہے) مگر اب کا کیا کہنا، صرف گندگی ہی پیدا کر دیتے ہیں۔ ہمارے اساتذہ مدت سے شکایت کر رہے تھے تو بالآخر یونیورسٹی کے دفتر والوں نے اٹھوانے کا فیصلہ کر دیا۔ اس لیے، ہمارے کمروں سے ساری کتابیں، کاغذات اور میزیں اٹھائی جا رہی ہیں۔ اور ہمیں اس کام کی نگرانی کرنی پڑی ہے۔ توقع ہے کہ اس کام سے اور

یونیورسٹی کے داخلے کے امتحانات سے فارغ ہونے کے بعد ٹوکیو آسکوں گا۔
اہل خانہ کو سلام پہنچائیے۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۲ ﴾

۸ مارچ ۱۹۹۹ء

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ آج ماتسومورا صاحب [۱] کی جانب سے آپ کا علمی تحفہ موصول ہوا۔ غلام عباس [۲] شناسی پر نئے اضافے کے لیے ممنون ہوں۔ اور آپ کے نئے کام، نئی ادبی خدمات کو پڑھ کر (خدا بخش لائبریری والا)، لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ یہ نقطۂ نظر، نیا تو نہیں مگر بہت کم توجہ کی گئی، بلکہ بہت کم کام (مجھے یاد نہیں کہ ایسا کام شائد آپ سے پہلے ہوا ہو) ہوا ہے۔ یہ ایک نیا اضافہ ہے یقیناً خاک سار آج کل لاہور کے چند اشاعت خانوں اور پطرس بخاری [۳] کے دوستوں پر لکھ رہا ہے۔ یعنی مجلس اقبال (جی سی لاہور)، نیاز مندانِ لاہور، آل انڈیا ریڈیو، ریڈیو پاکستان میں پطرس اور زیڈ بخاری [۴] کے کون کون دوست تھے۔ اور دوسرا، چوہدری برکت علی (مکتبہ جدید، مکتبہ ادب کے بانی) پر۔ کہ ان کے بچوں نے نیا دور [۵]، ادب لطیف [۶]، قوسین جیسے کتب خانوں اور رسائل کے ذریعے اردو ادب پر کس قسم کی خدمات انجام دی تھیں۔ اس ماہ کے آخر تک مقالے مکمل ہو جائیں گے، تب آپ سے مشورہ لے لوں گا۔ جس طرح دل کے استعارے پر آپ سے مشورہ لیا تھا، اسی طرح کرنا چاہتا ہوں۔

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۳ ﴾

۱۹۹۹/۱۲/۱۵ء

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

رمضان مبارک!!

امید ہے کہ آپ اور اہل خانہ سب بخیریت ہوں گے۔آپ کی جانب سے،آپ کی نئی تصنیف اور زاہد منیر عامر صاحب ۱؎ کی دو کتابیں،تبسم صاحب ۲؎ کے ہاتھ سے موصول ہوئیں۔ بے حد ممنون ہوں۔ اور آپ نے ایک ایسا مضمون مجھے دے دیا،جس قسم کا مضمون خاک سار خود لکھنا چاہ رہا تھا۔ خدا بخش لائبریری کے جرنل میں شائع شدہ شفقت رضوی صاحب ۳؎ کا مضمون پڑھ کر، لطف اندوز ہوا۔یعنی حسرت موہانی صاحب ۴؎ نے علامہ اقبال ۵؎ پر تنقیدی مضمون کو چھاپتے ہوئے اڈیٹر کے طور پر کیا کچھ لکھا تھا، اگر یہ بات اہل پنجاب کو اچھی طرح سے معلوم ہوتی تو اس قسم کا معرکہ ہمارے سامنے نہیں آ سکتا تھا۔ (مگر اہل پنجاب بھی تو خاموش بیٹھنے والے بھی نہیں ہوتے!) صفحہ نمبر ۳۰ میں دیا ہوا اشاعت خانے کا نام ''تالیف واشاعت'' ہے،مگر اس کے بعد'پنجاب' ہی آنا چاہیے۔تاج صاحب کی کمپنی کا نام ہوگا۔ بہر حال، ان معلومات سے مجھے بہت کچھ حاصل ہوا۔مگر میں اپنے موضوع کو یہاں تک چھوڑنا نہیں چاہتا، اگلے سال اس ہی موضوع پر لکھنے کا خواہش مند ہوں۔

گذشتہ اکتوبر میں، میں نے جاپان ساؤتھ ایشیا ایسوسی ایشن کے اجلاس میں،عہد مغلیہ کے آخری زمانے کی اردو شاعری پر مضمون لکھا اور پڑھا تھا، اور اس کی تیاری کے سلسلے میں آپ سے چند باتیں پوچھنے کے لیے ستمبر کے آخر سے مسلسل رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی، غالباً ایک آدھ دفعہ آپ کی رہائش گاہ پر پیغام بھی چھوڑا تھا، مگر افسوس کہ اس وقت آپ کی رائے سننے کا موقع مجھے میسر نہیں ملا تھا۔آئندہ بھی اگر کسی نہ کسی موضوع پر میرے ذہن میں سوال پیدا ہو جائے تو آپ کو زحمت دوں گا۔

اور میں نے سنا کہ آپ لوگ آنے والے بہار کے موسم میں کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔تو

آپ لوگ کراچی جانے سے پہلے، اوساکا کا چکر ضرور لگا دیجیے اور مجھے، اوساکا اور کیوٹو کی سیر کرانے کا حکم دیجیے۔ مجھے خوشی ہوگی۔ آپ لوگوں کی تشریف آوری کا منتظر رہوں گا۔

دعا گو ہوں کہ آپ لوگوں کا یہ رمضان مبارک کا مہینہ خوش گوار رہے۔

اہلِ خانہ کو سلام!

خیر اندیش

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۴ ﴾

۱ء

بخدمت جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

آپ کو نیا سال مبارک ہو۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ واپسی کے وقت کا شکریہ۔ آج کل میری طبیعت کچھ خراب ہے۔ یہ خط بھی ہسپتال میں لکھ رہا ہوں۔ معدے اور جگر کی خرابی کی وجہ سے روزانہ الٹی ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں یہ کیوں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ تیل یا گھی زیادہ کھانے سے جگر میں چربی حد سے زیادہ نظر آ رہی ہے۔ ہاضمے کے لئے اچھی نہیں۔ اس کے علاج کے لئے روزانہ ہسپتال جا رہا ہوں۔ تین ہفتے میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔

آپ کے گھر والوں کو بھی میری جانب سے سلام پہنچائیں۔

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۵ ﴾

بنام

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب

امید ہے کہ آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں گے۔ اس وقت آپ کی خدمت میں اپنے مقالے کا مسودہ ارسال کر رہا ہوں۔ اور اس مقالے کے تکمیل کے لیے آپ کے مشورے کی ضرورت ہے۔

اگر آپ اسے پڑھ کر کوئی مشورہ دے سکیں تو عین نوازش ہوگی۔ (اس ماہ کے آخر تک یہ مقالہ پیش کرنا ہے)

(اس لفافے میں دوسرا لفافہ، جس پر میرا پتہ اور نام لکھا ہوا ہے۔ اس میں ڈال کر واپس بھیج دیں تو نوازش ہوگی)

خیر اندیش

سو یامانے

پس نوشت: چونکہ مقالے کے آخر میں آپ کا شکریہ ادا کر چکا ہوں اس لیے آپ کو نظر ڈالنی پڑے گی!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۶ ﴾

بنام

جناب معین الدین عقیل صاحب

آداب عرض!

ٹھیک ہوں! بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کی دُعا ہے کہ خاکسار بالکل ٹھیک ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ سب بخیریت ہوں گے۔

آپ کی تصاویر بھی اور ''فریادِ سندھ'' کے متعلق معلومات کا متعلقہ خط بھی موصول ہوا تھا۔ جواب لکھنے میں دیر ہونا میرا قصور یہی ہے۔ جس کا آپ کو قیامِ کراچی کے وقت سے خوب علم ہے۔ اس لیے معذرت خواہ ہوں۔ ادب اور زبان کا مطالعہ کرنے والا اگر خط تک لکھنے میں تامل کرے تو کیا کرے۔ بہر

حال ان تصاویر کو دیکھ کر یادیں اور تازہ ہوگئیں۔ بے ممنون ہوں۔

موسم گرما تو شروع ہوگیا ہے جس کے سوا گرمی کیا۔ اس سال تو موسم خاصا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے لیے بھی آسانی ہوگی۔ کیا آپ کا اوسا کا تشریف لانے کا پروگرام ہے؟ اگر اس اگست میں کوئی پروگرام بنے تو مجھے ضرور اطلاع کیجیے۔ ویسے ہی اکتوبر کے شروع میں کیُوشو ۲؎ میں جاپان ساوتھ ایشین سٹڈیز کا سالانہ جلسہ ہونے کو ہے۔ اُس وقت کیُوشو کے اردگرد کی سیر بھی کر سکیں گے۔

پنجاب کی صحافت پر آپ نے جس انگریزی کتاب کا ذکر فرمایا، اسے منگوانے کی کوشش کروں گا۔ اتفاق سے ہمارے شعبے کی ایک لڑکی امریکہ گئی ہوئی ہے۔ اس سے پوچھنے والا ہوں۔

تبسم صاحب ۳؎ ۱۵راگست کو لاہور چلے گئے۔ ۶ ستمبر کو واپس آئیں گے۔ ان کے ذریعے ایم ایس ناز ۴؎ کی تصنیف ''لاہور نامہ'' بھجوا رہا ہوں، جو کہ ہماری یونیورسٹی کی لائبریری میں آچکی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مصنف ۱۹۷۰ء تک مضامین لکھتے رہے اور یہ کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ ناز صاحب کون تھے۔ اور وہی شخص جس نے فریادِ سندھ لکھا تھا، پیر علی محمد راشدی ۵؎ کا بھی مجھے علم نہیں۔ تبسم صاحب کی رائے تو پنجابی کی ہے۔ اندازے سے شخصیت کا معلوم ہوتا ہے مگر آپ کی رائے بھی سننا چاہتا ہوں کہ یہ شخص کیسے تھے۔ ایک پنجابی شخص نے ''آؤ پنجابی کو قتل کریں'' نامی کتاب میں فریادِ سندھ کا خاکہ دکھایا ہے۔ مجھے اس بات سے دلچسپی ہے کہ سندھ والے پنجابیوں کی اردو زبان اور علامہ اقبال ۶؎ پر کیا رائے رکھتے ہیں۔ لاہور نامہ بھی اس لیے پڑھ رہا ہوں کہ اس کتاب میں لاہور کے مختلف چائے خانوں کا ذکر موجود ہے۔ جہاں چھاپہ خانے کے لوگ اور ادیب اکٹھے بیٹھا کرتے تھے۔ اشاعتی اداروں کے ساتھ اس سطح کی ادیبوں کی ملاقاتوں نے بھی پنجاب میں اردو ادب کے فروغ کے لیے بہت کچھ کیا ہوگا۔ آج کل مجھے اس بات سے دلچسپی ہے کہ لاہور کیوں اور کیسے اردو کا ایک بڑا مرکز بن سکا۔ اس کے متعلق آپ کے ذہن میں کتابوں کی فہرست ایک دم بنے گی، اس کا عکس آئندہ مجھے بھیج دیں!

ملاقات کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ وہ لڑکیاں، ساسا گاوا ۷؎ اور اوسا کی ۸؎ بھی آپ، آپ کی بیگم صاحبہ اور رمیثہ جان ۹؎ کو یاد کرتی ہیں۔ امید ہے کہ جلد از جلد دوبارہ ملاقات ہو۔

دُعا گو ہوں کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

فقط

سو یامانے یاسر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲۷ ﴾

۱۶/۹/۲۰۰۶

محترم معین الدین عقیل صاحب

آداب!

اردو کا ایک محاورہ ہے ''عید کا چاند''۔ میں بھی اس چاند کی طرح آپ کے شہر میں کم آتا تھا۔ مگر اس بار مجھے اتنا مزہ آیا کہ میرا دل یہاں سے کہیں اور جانے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جس انداز میں آپ لوگوں نے میری خاطر مہربانی فرمائی۔ اس کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ اور اس بار آپ کے کتب خانے کو صحیح معنوں میں دیکھنے کا موقع ملا۔ اتنا لطف پہلے کبھی نہیں محسوس کیا تھا۔ کاش! مجھے پہلے سے اس قسم کا (تاریخ سے، یا مخطوطات، دستاویزات سے) شوق ہوتا۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کے پاس آیا کروں گا اور آپ کی کتابوں سے اور ان کتابوں کو پڑھ کر رہنمائی کرنے والے آپ ہی سے جتنا ممکن ہو۔ سیکھ لوں گا۔ اور اس کے لیے آپ کو ہمارے یہاں بلانے کی ہر ممکن کوشش کروں۔ آپ جیسے عالم کے ساتھ کام کرنے سے مسرت سا جذبہ ہوتا ہے اور اردو کا مطالعہ کرنے میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

گذشتہ سال، سوزوکی صاحب[۱] اور مشفق صاحب [۲] کے انتقال کے بعد، اپنی یونیورسٹی کی سازشوں سے تھک کر میں بہت بیمار ہو گیا تھا۔ خاص طور پر پچھلے سال کے جون جولائی میں یعنی صرف دو مہینوں میں میرا ۱۸ کلوگرام وزن کم ہو گیا تھا اس وقت مجھے نہ نیند آتی تھی اور بولنے میں دقت بھی محسوس ہو رہی تھی۔ ابھی آپ کی خواجہ صاحب [۳] کے بارے میں تحریر پڑھی تھی تو مجھے اپنے آپ کی یاد آئی تھی۔ کیونکہ پچھلے سال مجھے واقعی ایسا احساس ہو رہا تھا کہ مجھے کچھ ہونے والا ہے۔

اب چار ماہ کی چھٹیاں منانے آیا اور اردو صرف اردو کی دنیا میں کھو جانے سے مجھے پھر سے کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا محسوس ہو رہا ہے۔ بلکہ ہوا ہے۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی اور اب میں اردو کے لیے کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس کے لیے آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اہلِ خانہ کو میری

طرف سے سلام اور شکریہ پہنچا دیجیے۔ رمضان کے دوران آپ لوگوں کو میری وجہ سے جو کچھ مشکلات پیش آئیں اور آپ لوگوں نے انھیں برداشت کیا، اس کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔ میری جانب سے ہزاروں دعائیں قبول فرمائیں۔

افطاری کے پھل، پکوڑے، شربت، کھانے کے لیے قیمہ، سرسوں، گائے کا گوشت سب کچھ یاد گار رہیں گے۔

بے حد شکریہ

نیازمند

سو یامانے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ا:

ا۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی: اردو کے نام ور محقق، نقاد، ادیب، مدرس، ماہر اقبالیات، اورینٹل کالج لاہور کے سابق صدر شعبۂ اردو

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی: اردو کے معروف محقق، مدرس، نقاد، شاعر، ادیب اور جامعہ پنجاب اورینٹل کالج لاہور کے سابق صدر شعبۂ اردو

۳۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۴۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی دختر رمیشہ نوین عقیل

خط نمبر ۲:

ا۔ اردو کے معروف افسانہ نگار و ادیب

۲۔ فورٹ ولیم کالج: سن ۱۸۰۰ء میں کلکتہ (کولکتا) میں انگریزوں کا قائم کردہ تعلیمی ادارہ

۳۔ قصور: پاکستان کے صوبۂ پنجاب کا ایک چھوٹا شہر

۴۔ آنندی: افسانہ نگار غلام عباس کا مشہور افسانہ

۵۔ پاکستان کے چند شہروں کے نام

س

خط نمبر ۴:

۱۔ پروفیسر مامیا کین ساکو، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے صدر شعبہء اردو، مدرس، محقق، مترجم، ادیب اور ماہر لسانیات

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ پروفیسر سوزوکی تاکیشی (۱۹۳۲ء - ۲۰۰۵ء): ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو، معلم، محقق، نقاد، مترجم، ادیب، المعروف 'جاپان کے بابائے اردو'۔ حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ امتیاز سے نوازا گیا ہے۔

۴۔ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴؍اگست ۱۹۴۸ء۔ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۵۔ پرفیسر ہیروشی ہاگیتا: مدرس، محقق، مترجم، لغت نویس اور ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبہء اردو۔ ۲۰۲۲ء میں سبک دوش ہوئے۔

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر تبسم کاشمیری: اردو کے معروف محقق، معلم، نقاد، شاعر اور ادبی مؤرخ، اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز سے ۲۰۰۵ء میں سبک دوش ہوئے۔

خط نمبر ۵:

۱۔ رشید حسن خاں (۱۹۳۰ء۔ ۲۰۰۶ء): بھارت سے تعلق رکھنے والے اردو کے معروف ماہر لسانیات

،قواعدنویس،محقق اور ادیب۔

۲۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ سہیل بخاری (۱۹۱۴ء۔۱۹۹۰ء): اردو کے ممتاز ماہر لسانیات،محقق،نقاد، مدرس اور مصنف۔

۴۔ پاکستان کے صوبۂ پنجاب میں واقع ایک چھوٹا شہر

۵۔ پاکستان کے صوبۂ پنجاب میں واقع ایک اہم اور بڑا شہر

۶۔ پاکستان کے صوبۂ سندھ میں واقع پاکستان کا سب سے بڑا شہر

خط نمبر ۶:

۱۔ اردو زبان کی طالبہ

۲۔ اردو زبان کی طالبہ

۳۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۴۔ پروفیسر تا کا متسو ماتسومورا: اردو زبان وادب کے مدرس،محقق،نقاد، ادیب،مترجم اور اوسکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے سابق صدر شعبۂ اردو۔حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں 'ستارۂ پاکستان' سے بھی نوازا گیا ہے۔

۵۔ ذاتی معلومات کے تحفظ واحترام کے پیشِ نظر پتا حذف کر دیا گیا ہے۔

۶۔ مشفق خواجہ (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۵ء) اصل نام خواجہ عبدالحئ :اردو زبان کے نام ور محقق،نقاد، کالم نگار،مصنف اور شاعر۔

۷۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۸۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۷:

۱۔ نقوش: طویل عرصے تک پاکستان سے شائع ہونے والا مشہور و معروف ادبی رسالہ

۲۔ ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء): اردو اور فارسی کے غیر معمولی شاعر، دانش ور،

قانون دان اور مفکر

۳؎ آل احمد سرور (۱۹۱۱ء۔۲۰۰۲ء): پروفیسر، اردو کے نامور نقاد، محقق اور ادیب۔

۴؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۵؎ میراجی (۱۹۱۲ء۔۱۹۴۹ء): ان کا اصل نام محمد ثنااللہ ڈار تھا۔ اردو کے شاعر تھے۔ ان کی وجۂ شہرت آزاد نظم اور علامتی شاعری ہے۔

۶؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۷؎ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۸:

۱؎ نارا: جاپان کے ایک شہر کا نام

۲؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۳؎ ایم ایس ناز: اردو کی مشہور تصنیف 'لاہور نامہ' اور 'حیات اقبال' کے مصنف

۴؎ نقوش: طویل عرصے تک پاکستان سے شائع ہونے والا مشہور و معروف ادبی رسالہ

۵؎ بازار حکیماں: لاہور کے چیلسی بھاٹی گیٹ کو بازار حکیماں کہا جاتا ہے۔ جہاں ماضی میں ہونے والی ادبی بیٹھکوں میں بڑے بڑے ادیب و شاعر اپنا کلام سناتے تھے۔ علامہ اقبال نے بازار حکیماں میں ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۵ء تک قیام کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اقبال کا باقاعدہ ادبی سفر بھی بازار حکیماں کی ادبی بیٹھکوں سے ہوا تھا۔

۶؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۷؎ میرزا ادیب (۱۹۱۴ء۔۱۹۹۹ء): اردو کے معروف ڈراما نگار، افسانہ نگار و ادیب

۸؎ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۹؎ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال: جامعہ کراچی کے سابق صدر شعبۂ اردو۔

۱۰؎ کیوشو: جاپان کا ایک بڑا جزیرہ

۱۱؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۱۲؎ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۱۳۔ اردو زبان کی طالبات

خط نمبر ۹:

۱۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۲۔ اوساکا یونی ورسٹی

۳۔ پاکستان کا ایک معروف پبلشر

۴۔ پاکستان کے صوبے پنجاب میں واقع ایک اہم اور بڑا شہر

۵۔ پاکستان کا دارالحکومت

۶۔ خط نمبر ۶ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۷۔ پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر: اردو کے پروفیسر، معروف محقق، ادیب، شاعر اور معلم۔

خط نمبر ۱۰:

۱۔ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴/اگست ۱۹۴۸ء۔۲۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۳۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۴۔ ایس او اے ایس: لندن کی ایک درسگاہ 'سکول اوف اورینٹل اینڈ افریکن سٹڈیز' کی تخفیف

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ میتھیوز (۱۹۴۲۔۲۰۲۱): اردو زبان کے نامور مستشرق، سکول اوف اورینٹل اینڈ افریکن سٹڈیز کے شعبۂ لسانیات کے استاد

۶۔ مظہر الاسلام: اردو کے افسانہ نگار، ناول نگار و ادیب، اکادمی ادبیات پاکستان کے سابق ڈائریکٹر جنرل

۷۔ خط نمبر ۶ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۸۔ ہیروکی فوکاماچی: مطالعہ پاکستان اور پاکستان کی معیشت کے ماہر، ڈاکٹر عقیل کے پرانے اور گہرے دوست

خط نمبر۱۲:

۱۔ ہورے ہیرو میچی: دائیتو بنکا یونیورسٹی کے اردو کے سابق طالب علم۔ بی اے کے بعد انھوں نے اورینٹل کالج، لاہور سے چار سال مزید اردو کی تعلیم حاصل کی۔

۲۔ شوئیچی ناکانو، سابق سفارت کار ہیں جاپان ایمبیسی اسلام آباد میں بہ حیثیت سفارت کار اور کراچی میں بہ طور قونصل جنرل طویل عرصے تک خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اپنی ملازمت کے ابتدائی عرصے میں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے اردو زبان سیکھتے رہے ہیں۔

۳۔ اتاکا محمد عظمت شی گے یوکی جاپانی نژاد پاکستانی ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں پاکستان کے شہر کراچی تشریف لائے اور کراچی یونی ورسٹی کے شعبے پولیٹیکل سائنس سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء میں کراچی میں جاپانی قونصل خانے سے منسلک ہوگئے۔ اسلام قبول کر کے ۱۹۸۴ء میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کی بھانجی آصفہ صاحبہ سے شادی کر کے پاکستان مستقل سکونت اختیار کی۔ اتاکا صاحب کراچی میں گزشتہ ۴۶ برس سے مقیم ہیں۔

۴۔ پروفیسر میزوکامی تومیو، شعبۂ ہندی میں اُس وقت ہندی زبان کے استاد۔ انھیں پنجابی اور بنگالی زبانوں پر بھی عبور حاصل ہے۔ اوساکا یونیورسٹی کے پروفیسر امریطس

۵۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

خط نمبر۱۳:

۱۔ غلام عباس (۱۹۰۹ء۔۱۹۸۲ء): اردو کے معروف افسانہ نگار و ادیب

۲۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (۱۹۴۰ء۔۲۰۲۱ء): اردو اور فارسی کے نامور محقق و نقاد

خط نمبر۱۴:

۱۔ ہورے ہیرو میچی: دائیتو بنکا یونیورسٹی کے اردو کے سابق طالب علم۔ بی اے کے بعد انھوں نے اورینٹل کالج، لاہور سے چار سال مزید اردو کی تعلیم حاصل کی۔

۲۔ غلام عباس (۱۹۰۹ء۔۱۹۸۲ء): اردو کے معروف افسانہ نگار و ادیب

۳۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (۱۹۴۰ء۔۲۰۲۱ء): اردو اور فارسی کے نامور محقق و نقاد

۴۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۵۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۶۔ پروفیسر ہیروجی کتاؤکا: مدرس، مترجم، محقق اور سابق ڈین اور دائتو بنکا یونی ورسٹی، جاپان کے پروفیسر امریطس۔ حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں 'ستارہ امتیاز' سے نوازا گیا۔

۷۔ ناصر کاظمی (۱۹۲۵ء۔۱۹۷۲ء): اردو زبان کے ایک بڑے شاعر

خط نمبر ۱۵:

۱۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو

۳۔ شوئچی ناکانو، سابق سفارت کار ہیں جاپان ایمبیسی اسلام آباد میں بہ حیثیت سفارت کار اور کراچی میں بہ طور قونصل جنرل طویل عرصے تک خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اپنی ملازمت کے ابتدائی عرصے میں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے اردو زبان سیکھتے رہے ہیں۔

۴۔ خط نمبر ۲ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

۵۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ پاکستانی گایک اور قوال

۶۔ جاپان کے ایک بڑے جزیرے کیوشو میں واقع ایک شہر

۷۔ جاپان کے جزیرے ہونشو میں واقع ایک بڑا اور اہم شہر

۸۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۱۶:

۱۔ جاپان کا ایک شہر

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد خواجہ زکریا: مدرس، محقق، شاعر۔ نقاد، اردو کے پروفیسر امریطس، سابق صدر شعبۂ اردو، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان۔

۳ے خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

خط نمبر۱۷:

۱ے خط نمبر ۶ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۲ے فورٹ ولیم کالج: سن ۱۸۰۰ء میں کلکتہ (نیا نام: کولکتا) میں انگریزوں کا قائم کردہ تعلیمی ادارہ

۳ے پاکستان کے شمالی علاقہ جات کا ایک مرکزی شہر

خط نمبر۱۸:

۱ے اونا یاسویوکی: مؤرخ، خصوصاً مغلیہ دور کی تاریخ کے ماہر

۲ے مشفق خواجہ (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۵ء) اصل نام خواجہ عبدالحئی: اردو زبان کے نام ور محقق، نقاد، کالم نگار، مصنف اور شاعر۔

۳ے خلیل الرحمٰن داوٗدی (۱۹۲۳ء۔۲۰۰۲ء): اردو، فارسی اور عربی کے نام ور محقق، نقاد اور ماہرِ مخطوطات

۴ے ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز

۵ے خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۶ے خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۷ے این ایچ کے (NHK): جاپان کے سب سے بڑے قومی نشریاتی ادارے 'نپون ہوسو کیوکائی' (Nippon Hoso Kyokai) کی تخفیف۔

۸ے این ایچ کے (NHK) کی اردو سروس کے سربراہ

خط نمبر۱۹:

۱ے خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

خط نمبر۲۰:

۱۔ ٹوکیو کے مشرق سے متصل ایک شہر

۲۔ ٹوکیو شہر کے ایک علاقے کا نام

خط نمبر ۲۱:

۱۔ فورٹ ولیم کالج: سن ۱۸۰۰ء میں کلکتہ (نیا نام: کولکتا) میں انگریزوں کا قائم کردہ تعلیمی ادارہ

خط نمبر ۲۲:

۱۔ خط نمبر ۶ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

۲۔ غلام عباس: اردو کے معروف افسانہ نگار

۳۔ پطرس بخاری (۱۸۹۸ء۔۱۹۵۸ء): اردو زبان کے مشہور و معروف طنز و مزاح نگار۔ مشہور تصنیف 'مضامین پطرس' کے خالق

۴۔ ذوالفقار علی بخاری (۱۹۰۴۔۱۹۷۵): ،معروف صداکار اور ماہر نشریات، پطرس بخاری کے برادر خورد

۵۔ بھارت میں شائع ہونے والا ایک معروف ادبی رسالہ

۶۔ اردو کا ایک معروف علمی و ادبی رسالہ

خط نمبر ۲۳:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر: اردو کے پروفیسر، معروف محقق، ادیب، شاعر اور معلم۔

۲۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۳۔ پروفیسر شفقت رضوی (۱۹۲۷ء۔۲۰۰۹ء): معروف محقق، نقاد، افسانہ نگار اور اردو کے پروفیسر

۴۔ حسرت موہانی (۱۸۷۵ء۔۱۹۵۱ء): اصل نام سید فضل الحسن، اردو زبان کے معروف شاعر، صحافی، نقاد اور محقق

۵۔ ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء): اردو اور فارسی کے غیر معمولی شاعر، دانش ور،

قانون دان، مفکر

۶۔ کیوتو: جاپان کا پرانا دارالحکومت اور تاریخی شہر

خط نمبر ۲۴:

۱۔ خط کی تاریخ ندارد

خط نمبر ۲۵:

۱۔ خط کی تاریخ ندارد

خط نمبر ۲۶:

۱۔ خط کی تاریخ ندارد

۲۔ کیوشو: جاپان کے ایک بڑے جزیرے کا نام

۳۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو

۴۔ ایم ایس ناز: اردو کی مشہور تصنیف 'لاہور نامہ' اور 'حیات اقبال' کے مصنف

۵۔ پیر علی محمد راشدی: پاکستان کے سیاست دان، صحافی، سفارت کار اور ادیب

۶۔ خط نمبر ۲۳ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو خط نمبر ۲۳ کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۷۔ اردو کی طالبہ

۸۔ اردو کی طالبہ

۹۔ خط نمبر ۱ کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۷:

۱۔ خط نمبر ۴ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو

۲۔ مشفق خواجہ (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۵ء) اصل نام خواجہ عبدالحئی: اردو زبان کے نامور محقق، نقاد، کالم نگار، مصنف اور شاعر۔

۳۔ ایضاً

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یوکاری ریکوکاوا

Yukari Rikukawa

زمانۂ طالب علمی میں یوکاری ریکوکاوا صاحبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی ہونہار شاگرد تھیں۔ یوکاری صاحبہ کا اردو سے تعلق اس وقت قائم ہوا جب انھوں نے ۱۹۷۹ء میں ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں شعبۂ اردو میں داخلہ لیا اردو زبان سیکھنے کی ابتدا کی۔ یوکاری صاحبہ نے ۱۹۸۳ء میں اردو میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں اسی درس گاہ سے ۱۹۹۲ء میں اردو میں ایم اے کیا۔ ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۱ء کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں دو سالہ ڈپلوما کورس مکمل کیا۔ اس سے قبل یوکاری صاحبہ ۱۹۸۲ء میں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ پاکستان کا مطالعاتی دورہ کر چکی تھیں تاہم ڈاکٹر عقیل صاحب سے یوکاری صاحبہ کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب انھوں نے ۱۹۸۹ء میں جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو میں داخلہ لیا۔ جون کوواتاسے صاحبہ (ان کا تفصیلی تعارف زیرِنظر مجموعے میں ان کے مکاتیب کے ساتھ محررہ ہے) بھی ان کے ساتھ ہی شعبۂ اردو، کراچی یونی ورسٹی میں اردو سیکھتی رہی ہیں اور دونوں نے کراچی کی تہذیبی زندگی میں بھرپور حصہ لیا اور اچھا وقت گزارا اور دوست بنائے۔ ایک عرصے سے یوکاری ریکوکاوا صاحبہ شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ، جو یورپی ہیں، اب یورپ ہی میں قیام پذیر ہیں۔

یوکاری ریکوکاوا صاحبہ کو اردو کے افسانوی ادب سے گہری دل چسپی رہی ہے۔ انھوں نے اردو کی نام ور افسانہ و ناول نگار قرۃ العین حیدر کے مشہور افسانے ''ہاؤسنگ سوسائٹی'' کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا جو ٹوکیو سے شائع ہونے والے ادبی جریدے ''اردو ادب'' میں شائع ہو چکا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۸ مارچ ۱۹۹۲

محترم معین الدین عقیل صاحب

السلام علیکم

مجھے بڑی امید ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے سب خیریت سے ہوں گے۔ سب سے پہلے میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں کہ مجھے آپ کو خط لکھنے میں بہت دیر ہوگئی۔ لیکن یہ نہیں بھولیے گا کہ میں ہمیشہ آپ لوگوں کے بارے میں سوچتی ہوں اور آپ لوگوں کی یاد بہت کرتی ہوں۔ میں نے خط بھیج تو نہیں دیے۔ لیکن بار بار لکھ تو دیے تھے۔ یعنی میں ایک خط بھی مکمل نہیں کر سکی تھی۔ اس لیے کہ جاپان واپس جانے کے بعد میں آپ لوگوں کو اپنے بارے میں اچھی خبریں نہیں سنا سکی تھی۔ اس لیے آپ لوگوں کو خط بھیجنے میں دیر ہوگئی۔

پاکستان میں میری پڑھائی کے دوران میری نانی، دادی دونوں کا انتقال ہوگیا تھا۔ جس وقت مجھے دونوں کے انتقال کی اطلاع ملی تھی اس وقت میں نے غموں کو زیادہ محسوس نہیں کیا تھا کیونکہ میں دور تھی۔ لیکن چھوٹی بہن کی شادی کے بعد میں اپنے والدین کے ساتھ ان دونوں کے سوئے ہوئے قبرستان گئی تھی تب نئے غموں کا صدمہ مجھ پر پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ میری چھوٹی بہن کی طبیعت ہونے والی ماں کی وجہ سے بہت خراب رہی تھی اور ہسپتال میں داخل ہوئی تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ دو سال کے بعد میرے ماں باپ ذرا کمزور ہوگئے۔ میں سب سے بڑی بیٹی ہوں۔ اس لیے میں آج کل اپنے والدین کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری کو بہت محسوس کرتی ہوں۔

اب میری چھوٹی بہن کی طبیعت ٹھیک ہوگئی اور اس نے بیٹے کو پیدا کیا۔ اس لیے مجھے بھی خوشی ہوئی۔

میں آپ کی مہربانی کی وجہ سے مقالے کو پیش کر سکی۔ میں نے قرۃ العین حیدر [1] کے ''آگ کا دریا'' [2] میں دریا کے تصور کے معنی کے متعلق لکھا تھا۔ (میں نے جاپانی میں لکھا۔ اس لیے بعد میں اردو میں لکھنے کی کوشش کروں گی) میں نے ان ناولوں اور افسانوں کے پس منظر کو سمجھنے کی بہت کوشش کی۔ حالاں کہ میرے لیے بعض ناول اچھی طرح سمجھنا مشکل تھا۔ اس لیے کہ خاص محاورات، خاص علاقے کی بولیاں استعمال کرتی ہیں۔ ''آگ کا دریا'' تو کم سے کم تین دفعہ پڑھنے کے بعد میری سمجھ میں آنے لگا۔ مجھے ''آخر شب کے ہمسفر'' بھی بہت پسند آیا۔ اب میں ''ہاؤسنگ سوسائٹی'' کا ترجمہ دوبارہ کر رہی ہوں۔ واقعی ترجمہ

کرنا آسان کام نہیں۔

اصل میں، میں نے آپ لوگوں سے ملنے کے لیے اس مارچ میں کراچی آنے کا پروگرام بنایا تھا۔ میں آپ لوگوں کو اطلاع دینے کے لیے خط بھیجنے والی تھی۔ اور ویزا، ٹکٹ، سامان وغیرہ سب تیار کر چکی تھی۔ مگر مجھے اچانک آنکھ کی سخت تکلیف کی وجہ سے اپنے پروگرام کو چھوڑنا پڑا تھا۔ یہ بالکل اچانک کی بات تھی۔ آنکھ کی تکلیف نے مجھے بہت اداس کیا۔ سب سے پہلے میں آپ لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکی۔ دوسرے تین ہفتے تک پڑھنے لکھنے میں بڑی دقت آئی۔ میں اداسی کے ساتھ ساتھ مایوس بھی ہو گئی۔

خیر، اب، میں کافی بہتر ہو گئی۔ میں کبھی کبھی پاکستان میں خریدے video ''دھوپ کنارے''، ان کہی وغیرہ کو بار بار دیکھتی ہوں اور آپ لوگوں اور پاکستان کی یاد کرتی ہوں۔ جاپان واپس جانے کے بعد میری طبیعت ٹھیک نہیں رہی تھی۔ لیکن اب بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اب مجھے آپ کی اردو کی مدد کی ضروری بہت محسوس ہے۔ میں بہت امید کرتی ہوں کہ آپ کو بیگم صاحبہ ۳ اور ریمو ۴ کے ساتھ جاپان جلد از جلد آنے کا موقع ملے گا۔ میں اس دفعہ سے باقاعدگی سے ضرور خط لکھوں گی۔

کراچی کا موسم کیسا ہے؟ شاید گرمی شروع ہو جاتی ہو گی۔ ٹوکیو میں اب اچھا موسم آنے والا ہے۔ حالاں کہ کبھی کبھی بارش (یا کبھی برف) کی وجہ سے سردی ہوتی ہے۔ میرے گھر کے نزدیک خوبصورت بڑا باغ ہے۔ وہاں پھول کھلنے لگتے ہیں۔ اب ہمارا قومی پھول ''ساکورا'' بھی کھلتا ہے۔ لوگ ''ساکورا'' سے بہت لطف اٹھاتے ہیں۔ آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ ''ساکورا'' ہمارے ملک میں سب سے زیادہ اہم پھول ہے۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ کراچی میں گرمی کی وجہ سے درخت کم ہیں۔

اچھا، اب اجازت دیجیے گا۔

میں پھر خط لکھوں گی۔ میری طرف سے آپ کے گھر والوں کی خدمت میں سلام دیجیے گا۔ آپ کی بیگم صاحبہ، ریمو کو ضرور سلام دیجیے گا۔ میں بیگم صاحب کے کھانے کی بہت یاد کرتی ہوں۔

آپ کی شاگرد

یوکاری

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۲۰۰۳/۲/۲

محترم عقیل صاحب

محترمہ فریسہ صاحب اور رمیشہ

نیا سال مبارک ہو

آپ لوگ ہمیشہ کے لیے خوش خوش رہیں۔

یوکاری

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۱۹۹۱

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

محترمہ بیگم صاحبہ

عید کے پر مسرت موقع پر میری طرف سے دلی عید مبارک آپ لوگوں کو قبول ہو۔

یوکاری

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ۱:

۱۔ قراۃ العین حیدر (۱۹۲۷ء۔۲۰۰۷ء): اردو زبان کی نام ور ناول نگار اور افسانہ نگار

۲۔ قرۃ العین کا تحریر کردہ اردو کا معروف ناول

۳۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی اہلیہ اور اردو کے ادیب و نقاد اور براڈ کاسٹر محمد عمر مہاجر کی صاحب زادی فریسہ عقیل صاحبہ

۴۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی دختر رمیشہ نوین عقیل

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یوکو کینوشیتا

Yuko Kinoshita

یوکو کینوشیتا صاحبہ، اوساکا یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں۔ انھوں نے پنجاب یونی ورسٹی سے اورینٹل کالج اردو کی مزید تعلیم حاصل کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

۲۴ر جنوری ۲۰۰۰ء

عقیل صاحب

السلام علیکم۔ اور عید مبارک ہو!

میں خیریت سے ہوں۔ اور آپ لوگ بھی خیریت سے ہوں گے۔

آج کل کام کی وجہ سے بہت مصروف ہوں۔ اور کہاروں کے graduate report مکمل کرنے کے لیے مصروف تھی۔ اسی وجہ سے ہم ملاقات کرنے کا موقع نہیں ملا۔

اس نیا سال اپنے خاندان کے ساتھ گزرنے کے لیے میں اپنے وطن واپس گئی۔ اس وقت یہ تصویریں لیں ہے۔

پھر ملیں گے۔

یوکو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

۱۵ ارمئی ۲۰۰۰ء

عزیزم عقیل صاحب

السلام علیکم

آپ کیسے ہیں؟ میں ٹھیک ہوں۔ میں نے کہاروے سے سنا ہے کہ اب پاکستان میں بہت گرم ہوتی ہے۔ آپ جاپان واپس آنا چاہتے ہیں؟ میں پاکستان واپس جانا چاہتی ہوں۔ تقریباً ایک مہینہ میں اردو بالکل نہیں پڑھی تھی۔ اس لیے شاید میری اردو کی قواعد اچھا نہیں ہے۔ ۲، ۳ دنوں سے کتاب پڑھنا شروع کی۔ پڑھنا تو آسان ہے۔ لیکن اس کی طرح لکھنا تو اب میرے لیے مشکل ہے۔ لغت بار بار دیکھ کے اس خط کو لکھ رہی ہوں۔ اب میں یونیورسٹی کی طالبہ نہیں۔ یعنی اردو میں باتیں کرنے کا موقع بالکل نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے اردو آج کل بھول ہوگئی ہوں۔ اور میں اب کام تلاش کرتی ہوں۔ ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ شاید ۲، ۳ مہینے کے بعد ملے گا۔ اس وقت ضرور آپ کو بتاؤں گی۔ پھر خط لکھوں گی۔ اور تصویریں بھی بھیجوں گی۔ انتظار کیجیے۔

خدا حافظ

یوکو

P.S. جاپان واپس آ کے ۳kg موٹی ہوگئی ہوں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۳ ﴾

۳۰ ؍ مارچ ۲۰۰۸ء

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم!

مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ پاکستان واپس جائیں گے۔ ہم نے آپ کے ساتھ صرف چھ مہنے گزارے۔ یہ ہمارے لیے کافی نہیں ہیں۔لیکن میں نے سنا کہ آپ پھر جاپان میں تشریف لائیں گے۔ اوساکا میں بھی ضرور تشریف لائیے گا۔ہم آپ کا انتظار کریں گے۔آپ اپنا خیال رکھا کیجیے۔اور بیگم صاحبہ اور بیٹی کو میری طرف بہت سلام کہیے۔پھر ملیں گے! خدا حافظ۔

والسلام

آپ کی طالبہ

یوکو کینوشیتا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿۴﴾

اوساکا

۱۸۔مئی۔۲۰۰۸ء

محترم عقیل صاحب،

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں یہاں خیریت سے ہوں۔ میں اتنی دیر سے آپ کو خط لکھتی ہوں۔معاف کیجیے۔ہم آپ کو یاد کرتے ہیں۔ جاپان میں گرمی کا موسم شروع ہو رہا ہے۔آج کل موسم سب سے اچھا ہے! میں نے لاہور کی دوست سے سنا کہ پاکستان میں آج کل گرمی ہے۔آپ اپنا خیال رکھیے گا۔

میں آج کل کام تلاش کرتی ہوں۔ یہ مشکل کام ہے۔لیکن میں کوشش کروں گی تا کہ میں مسکراہٹ کے ساتھ کام تلاش کرنا مکمل کر سکوں گی۔

میں نے سنا کہ آپ جولائی میں پھر کیوٹو میں تشریف لائیں گے۔ہم دل سے آپ کو انتظار کرتے

ہیں۔
آپ کے گھر والے کیسے ہیں؟ خاص طور پر آپ کی بیگم صاحبہ اور بیٹی کو میری طرف سے بہت سلام کہیے گا۔
اور آپ کے دوست جو کراچی میں ہمیں ہوٹل تک گاڑی سے لے گئے اور اُن کی بیگم صاحبہ کو بھی میری طرف سلام دیجیے۔

پھر ملیں گے۔خدا حافظ۔

والسلام
آپ کی طالبہ
یوکو کینوشیتا

Yuko

اس پھول کو''اَجی سائی'' (Ajisai) کہتے ہیں۔آج کل یہ پھول بہت خوب صورت ہے۔[۱]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر۱:

۱۔ کہارو: اردو زبان کی طالبہ اور مکتوب نگار کی دوست

۲۔ مذکورہ تصاویر اس خط کے ساتھ ارسال کی گئی تھیں

خط نمبر۲:

۱۔ کہارو: اردو زبان کی طالبہ اور مکتوب نگار کی دوست

خط نمبر۴:

۱۔ اصل خط میں مکتوب نگار نے ہاتھ سے اس پھول کے نقش بنا کر وضاحت کی ہے۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یوکو آنے زا کی

Yuko Anezaki

یوکو آنے زا کی صاحبہ،ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں اور اردو میں خط لکھنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ڈاکٹر عقیل سے بے تکلفی یا قربت بھی ایسی رہی ہے کہ خط و کتابت بھی جاری رکھی ۔ یہ خط بھی ان کی اسی ضرورت یا خواہش کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم۔

میں خیریت سے ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں کہ آپ لوگ بھی خیریت سے ہوں گے۔آج کل جاپان کا موسم بدل رہا ہے۔ پاکستان کی زندگی کیسی ہے؟ جاپان کی سے اچھی ہے؟ میں اب بہت مصروف ہوں۔ایک ہفتے میں ۲ کام کرتی ہوں۔ایک temp staff اور دوسرا part time job ہیں۔ مجھے بھی اوکیشی ما اور اواکورا کی طرح اُدھر جانا چاہیے۔پھر ملیں گے۔

من جانب

یوکو آنے زا کی

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

کہکشاں (ہوشینو یوکو)

Hoshino Yuko

ہوشینو یوکو صاحبہ، ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کی فارغ التحصیل سابق طالبہ اور ڈاکٹر عقیل صاحب کی شاگرد رہی ہیں۔ اردو اور پاکستان سے محبت کے اظہار کے لیے اپنے نام کے ساتھ پاکستانی نام ''کہکشاں'' بھی استعمال کرتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۱ ﴾

پیر، ۲۳ / اکتوبر ۲۰۰۰

السلام علیکم،

آپ کے خط کا بہت بہت شکریہ!

جلدی خط واپس لکھنا چاہتی تھی لیکن میرے پاس ڈرامہ کے مطابق دو تین کام کرنے ہیں، معاف کیجیے۔ ابھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ نئی یونیورسٹی میں ''کھانا'' کیسا ہے؟

اگر آپ کو پسند آیا تو میں اور تصور بھیجوں گی۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

کہکشاں (ہوشینو یُوکو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

﴿ ۲ ﴾

بدھ/۲۵/اکتوبر ۲۰۰۰

السلام علیکم

آج 'نیونیشنل تھیٹر' میں ایک ہندی ڈراما پیش کیا گیا، بہت طالب علم دیکھنے گئے۔ اس ڈرامے کی ہدایت کارہ انورادھا کپور تھی۔ ان سے مل کر میں اسادا صاحب ۱؎ کے دفتر کی تصویر آپ کو دکھا رہی ہوں۔ اس میں تمبا کو نشید ھ ہے۔

باہر جا کر پینا چاہیے۔ اچھی بات ہے۔

خدا حافظ

کہکشاں (ہوشنو یوکو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حواشی

خط نمبر ۲:

۱؎ پروفیسر اسادا یوتاکا (۲۴/اگست ۱۹۴۸ء۔ ۲۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء) ٹوکیو یونی ورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے شعبۂ اردو کے سابق سربراہ، معلم، محقق، مترجم، حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں ستارہ خدمت سے نوازا گیا۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

یوکاری ریکوکاوا/ جون کو چی مورا واتاسے

Yukari Rikukawa/Junko Chimura Watase

یوکاری صاحبہ اور جون کو صاحبہ نے یہ تہنیتی پیغام مشترکہ طور پر تحریر کیا ہے۔ یوکاری ریکوکاوا صاحبہ اور جون کو چی مورا واتاسے صاحبہ کے تعارف ان کے مکاتیب کے ساتھ ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

السلام علیکم!

ہماری طرف سے آپ اور آپ کے گھر والوں کو بہت بہت عید مبارک قبول ہو۔

مخلص

یوکاری اور جونکو

منجانب

یوکاری ریکوکاوا　　　جونکو واتاسے

روم نمبر 29　　　روم نمبر 28

ایوان لیاقت، یونیورسٹی گرلز ہوسٹل

یونیورسٹی آف کراچی

کراچی 32 پاکستان

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

مکتوب نگار

سال دوم کے طلبہ

تعارف:

درج ذیل مکتوب، اردو کے سال دوم کے ان طلبہ کا ہے جو انھوں نے مشترکہ طور پر اس وقت تحریر کیا جب سن ۲۰۰۶ء میں وہ پاکستان میں ایک اردو اسٹیج ڈراما'' ہیروشیما کی کہانی '' پیش کرنے کے لیے کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے دورے پر تھے۔ اس موقعے پر کراچی میں اپنے قیام کے دوران ان طلبہ نے عقیل صاحب سے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کرنے کے لیے یہ مشترکہ خط تحریر کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

آپ کی بڑی مہربانی!! کراچی میں دو دن بیمار میں مبتلا ہوئی۔ لیکن، میں اب سے اور طاقت ور ہو جاؤں گی۔

یُوکو ماچیدا
Yuko Machida
(سچی کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بہت شکریہ۔

Rinko Sakai

(ریوتا کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ڈاکٹر عقیل صاحب،

بہت بہت شکریہ۔ ان شاء اللہ میں پھر کراچی جاؤں گی۔

Reina Sasaki

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

شکریہ، ہمارا ڈراما دیکھنے کا۔ پھر جاپان آیئے۔ میں ضرور پاکستان جاؤں گا۔

Aizawa (PAO) Mitsuhiro

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

بہت بہت شکریہ۔ پھر جاپان ضرور آیئے۔

یومی کوئیدے

Yumi Koide

(شینجی کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

میرے پاکستان کے خاندان سے کافی دنوں کے بعد ملاقات ہو سکی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ ان شاءاللہ میں پاکستان میں کام کرنے کے لیے واپس آ جاؤں گی۔

میکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میرے ابّا۔۔اور میری امّی ،

پاکستان میں آپ سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کراچی میں جتنا بھی میرا وقت گزرا، وہ بہت اچھا رہا۔ وہ بھی آپ کے ہونے کی وجہ سے ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

آسوکا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ لاہور اور اسلام آباد میں بھی کوشش کروں گا۔

تانیواکی شیغتارو
(فائر مین کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب۔

پاکستان بہت اچھا ہے! ہمارا ڈرامہ کے لیے میں اچھی طرح کوشش کروں گی۔ آپ کی مہربانی۔ پھر ملیں گے۔

ہاشیموتو میگومی

(ماں کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

آپ اور آپ کے خاندان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اور ہمارے ڈرامے کے لیے کیسا ادا کرنا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

سایاماسودا

(رہنما کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

لاہور اور اسلام آباد میں بھی میں کوشش کروں گی۔ بہت بہت شکریہ۔

ماروؤ شینو

(آپا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عقیل صاحب

بہت بہت شکریہ! اگر آپ جاپان آجائیں تو ہمیں اردو پڑھائیے گا۔

شمبو کاتا کویا

(ابا کا کردار)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عقیل صاحب

جب میں کراچی آتی ہوں تو ہمیشہ آپ اور آپ کے خاندان کے لوگوں کی مدد لیتی ہوں۔ آپ کی وجہ سے کراچی میرا پسندیدہ شہر ہوتا ہے اور ہمارا ڈراما کی کامیابی بھی ہوئی ہے۔ میں پھر ضرور کراچی آؤں گی!!

اُس وقت Pashmina لے کے آؤں گی!!

بہت بہت شکریہ!!

یُومیکو

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷

日本におけるウルドゥー語書簡

日本人作家、教員および学生のウルドゥー語書簡

ムイーヌッディーン・アキール先生に宛てた
外国人および非母語話者による初めてのウルドゥー語書簡集

選、編集、註：
アーミル・アリー・ハーン
東京外国語大学ウルドゥー語専攻



تعارف

عامر علی خان کا تعلق تدریس کے شعبے سے ہے۔ انھوں نے کراچی یونیورسٹی سے ایم اے (اردو ادب) اور ایم اے (لسانیات) کی اسناد حاصل کیں ۔ ۲۰۰۰ء میں کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو سے منسلک ہو کر درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوئے۔ گزشتہ ۲۳ برس سے اس شعبے میں اپنی خدمات پیش کررہے ہیں ۔ ٦ سال کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اردومیں تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد ۲۰۰٦ء میں جاپان چلے گئے اوروہاں جاپان کی معروف درس گاہ "ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز" کی دعوت پر بہ حیثیت وزیٹنگ پروفیسر منسلک ہوئے۔ ٹوکیو میں پولیس اکیڈمی کے ہیڈ کوارٹر میں بھی اردو کی تدریس کے فرائض انجام دیے۔ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز میں ٦ برس خدمات پیش کرنے کے بعد۲۰۱۲ء میں پاکستان واپس آئے اور کراچی کے ایک معروف کالج میں بہ حیثیت اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں دوبارہ ٹوکیو یونیورسٹی کی دعوت پر۲۰۱۸ء میں بہ حیثیت وزیٹنگ پروفیسر مقرر ہوئے اور تا دم تحریرگزشتہ ساڑھے پانچ برس سے یونیورسٹی کے شعبے" ورلڈ لینگویج اینڈ سوسائٹی ایجوکیشن سینٹر" سے وابستہ ہیں۔

"لسانیات" عامر علی خان کی خاص دل چسپی کاموضوع ہے۔انھوں نے "فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات، انگریزی بہ اردو" نہ صرف مرتب کی بل کہ تقریباً تین ہزار ایسے الفاظ و اصطلاحات کا اردو ترجمہ بھی کیا جو اس سے قبل اس نوعیت کے لغات میں موجود نہیں تھے۔ اس لغت کو حکومتِ پاکستان کے ادارے مقتدرہ قومی زبان (ادارہ فروغ قومی زبان) نے شائع کیا۔اس کے علاوہ انھوں نے ٹوکیو یونیورسٹی اوف فورن اسٹڈیز کے اون لائن ای پروگرام اور "سی ای ایف آر۔جے کین ڈوٹیسٹ پروجیکٹ" کے لیے مختلف موضوعات پر متعدد اسباق اور تعلیمی نصاب بھی تحریر کیے ہیں جن سے اردو زبان کے جاپانی طلبہ استفادہ کرتے ہیں ۔

جاپان میں اردو مکتوب نگاری

ZAK BOOKS